CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

منشی دوارکا نکھر افق لکھنوی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

Page no. 67

شری رام ناٹک

ھتنا - جے جے گنیش - جے گنپت - رن پت - جن پت - تربھون
پت سری ایکدنت گرو رگھیدن - جے جے . . . . . .
گرجا کے دُلارے ہو - شنکر کے پیارے ہو - سکل جگت اُجیارے
ہو - گن وایک شوبھا سدن - جے جے . . . . . .

ڈراپ - ۱

باب اوّل - دربار مہاراجہ دسرتھ

(نظر آنا اہل دربار و بششٹ جی کا - اور کہنا چوبدار کا)

چوبدار - آمد ہے تاجدار فلک بارگاہ کی - آنکھیں بچھی ہیں زیر قدم مہر و ماہ کی
اُمیدوار چشم کرم پائبوس ہوں - پیشانی ادب پہ ملیں خاک راہ کی
ہو جائیں پیشوائی کو استادہ جاں نثار - پتلی کھڑی ہو دیدۂ ہر خیر خواہ کی
سب ٹکے ذات پاک کر دیں یہ دعا افق - بڑھتی ہو مال و دولت اقبال و جاہ کی

اہل دربار

گانا

مہاراج ادھیش آئے — جے ہو ان کی - ان کی جے
رگھو کل سن رگھو کل سمن — تیجوان بھان پکے سماں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دھرم سہائیک ودیا داں

سب بدھ لایک سب گن کھان — جگ سُکھ دایک روپ ندھان

کریں دیا بھگوان — ہوجے ہوجے دشمن کی چھے

نرپت دسرتھ آئے راجوں کے سرتاج ہو راج اٹل سب کاج سپھل

ہووے سدا کلیان

دسرتھ۔ بششٹ سے نتر۔ مہاراج۔ آج راج پاٹ ٹھاٹھ باٹ سے بالکل بے
دل اچاٹ ہے۔ نہ تخت و تاج سے دل بہلتا ہے۔ نہ راج کاج سے
دل پر داغ ہے گھر بے چراغ ہے۔ کوئی آنکھوں کا تارا بڑھاپے کا
سہارا نہیں۔ ہائے

گانا

سفید ہے رنگ موئے سر کا۔ چراغ بجھنے کو ہے سحر کا
نہیں ہے گھر میں چراغ گھر کا۔ یہ کیا غضب ہے یہ کیا غضب ہے
بصر ہے نور بصر نہیں ہے۔ نظر ہے نور نظر نہیں ہے
جگر ہے لخت جگر نہیں ہے۔ یہ کیا سبب ہے یہ کیا سبب ہے
نہیں نصیب آنکھ کا جو تارا۔ ہے روئے افکار کا نظارہ
ہو زندگی کا کوئی سہارا۔ یہی طلب ہے یہی طلب ہے
بغیر دلبند و راحت جان ہیں جان و دل مضطر و پریشان
یہ دل میں گریاں وہ دل میں نالاں یہ نیم جاں ہے وہ جاں بلب ہے
اُفق شجر کیا جو بے ثمر ہو۔ صدف وہ کیا ہے جو بے گہر ہو
بشر وہ کیا ہے جو بے پسر ہو کہ بے نگین زیب تاج کب ہے

بششٹ۔ پرتھی پال۔ ہے کس طرف خیال۔ گودی کا ایک لال۔ ملنا ہے کیا
محال۔ اس کے لئے یہ حال۔ یہ رنج یہ ملال۔ بھگوت ہے پرتپال۔ جس وقت ہو
دیال۔ پورا کرے سوال۔ پل میں کرے نہال۔

گانا

راجن ایشور کی گت نیاری — دینا ناتھ بھروسہ بھاری
سوکھ بیج کو روکھ بناوت — کرت ہری بھری ہر پھلواری
س کی پیاسی چانک کو پربھو — سواتی جل سے کرت سکھاری
شرنگی رکھ پربھو کی کرپا سے — کریں پورن آس تمہاری

۔ تو پھر شرنگی کیسے آئیں۔ عقل لڑائیے۔ تدبیر بتائیے۔
۔ وہ سہل میں آنے کے نہیں۔ بس اتنی ہی تو ٹیڑھی کھیر ہے۔
لیکن ہاں خوب یاد آیا۔ ایک تدبیر ہے۔

۔ وہ کیا؟
۔ بس یہی کہ آپ خود تشریف لیجائیں اور اُن کو ساتھ لئے چلے آئیں۔
۔ مجھ سے نہ جان نہ پہچان میرے بلائے وہ کیوں آنے لگے۔
۔ بس یہی تو بھید ہے آپ جائیں تو فوراً چلے آئیں اور کوئی لاکھ سر ٹپکے
ناک تک گھسے تو شرنگی رکھ کا آنا معلوم

رتھ۔ آخر یہ کیوں۔ کوئی وجہ۔ کوئی سبب؟
ٹ۔ جی ہاں سبب ہے۔ راجہ روم پاد آپ کے رفیق ہیں۔ شفیق ہیں۔ جب
وہ بے اولاد تھے۔ ناشاد تھے۔ تو آپ نے غمخواری کی۔ سانتا اپنی راجکماری
دی۔ انہوں نے اسے فرزند کی طرح پالا۔ دل کا ارمان نکالا۔ جب انگ
دیش والے کال فاقوں سے مرنے لگے
تو راجہ قہر آسمانی سے ڈرنے لگے۔ رشیوں اور برہمنوں نے صلاح دی کہ کنیا
دان کرو۔ مشکل آسان کرو۔ راجہ نے اسپرائیں روانہ کیں۔ وہ شرنگی جی کے پاس
پہنچیں۔ رشی سمجھے کہ یہہ سب فخر عالم موجودات ہیں۔ صاحب کشف و کرامات
ہیں۔ اس خیال سے وہ انگ دیش آ پہنچے۔ جہاں راجہ روم پاد نے اور
ہی سامان کیا۔ آپ کی راجکماری سانتا کا کنیا دان کیا۔ شرنگی رکھ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ہوائے نفسانی سے آگاہ نہ تھے۔ واقف رسم و راہ نہ تھے۔ مگر دعائے خیر سے اُنہوں نے ایک بیٹا پیدا کر دیا۔ نخل امید سے دامن بھر دیا۔ اب راجہ روم پاد ہی کے یہاں ہیں۔ وہیں جلوہ کناں ہیں۔ آپ تکلیف کریں تو سب کام بن جائے۔ رنج و محن جائے۔

دسرتھ۔ راجہ روم پاد کے یہاں ہیں تو میں ضرور جاؤں گا۔ وہ غمخوار ہیں۔ غمگسار ہیں۔ امداد کریں گے بامراد کریں گے

بششٹ۔ اور پھر راجکماری سانتا کا رشتہ سونے میں سہاگا۔ شرنگی جی مہاراج ضرور آجائیں گے۔ بے تکلف قدم رنجہ فرمائیں گے۔

دسرتھ۔ تو اچھا آپ یگ کا سرانجام کریں۔ سب انتظام کریں۔ میں جاتا ہوں شرنگی رکھ کو لاتا ہوں۔

بششٹ۔ سدھ داتا گنیش میں بھی سب انتظام کرتا ہوں۔ یگیہ کا سرانجام کرتا ہوں۔

پردہ ۔ مکان ۔ بدوشک

گانا

بدوشک۔ یہاں نگر بنے۔ وہاں ڈگر بنے۔ یہاں بسے بمبئی پونا۔ یہاں بنگلہ بنے یہاں کوٹھی بنے۔ بنے محل سُرگ سے دونا۔ کہیں لونڈی پھرے کہیں باندی پھرے۔ کبھی رہ نہ پائے گھر سونا۔ گھر صاف در صاف پھرے شرد چند۔ کا گونا

بنے خوب حویلی ساری۔ کہیں بنے باغ پھلواری
کہیں روش بنے کہیں کیاری۔ کہیں صاف نہر ہو جاری
ہوں لعل جواہر ڈھیر۔ بناؤں سمیر۔ نہ ہو کچھ دیر۔ لے آئے کبیر
سچے موتی سیپ کا چونا

بی بی۔ یا وحشت یا وحشت۔ کیوں کیوں خیر تو ہے۔ کیا آج زیادہ چڑھ گئی۔ کوئی دور زیادہ ہو گیا۔ روز تو گھوٹے کی سوجھتی تھی۔ لوٹے کی سوجھتی تھی۔ کونڈی سونٹے کی سوجھتی تھی۔ آج یہ بوندی کوٹے کی کہاں سے سوجھنے لگی۔

بدوشک۔ اری تو کیا جانے۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک۔ یہاں لیشو کرماں کو ٹھیکہ بھی دے آئے کل سے یاقوتوں کی سُرخی کٹے گی سونے کی اینٹوں کا پزادہ لگیگا۔ لنکا سے موتیوں کی کیپیں آنا شروع ہونگی۔

بی بی۔ واہ میرے شیر کیا کہنا۔ ذرا دھنتر بید کو نبض تو دکھا لو کہیں دماغ کو چھچھوندر تو نہیں سونگھ گئی

بدوشک۔ مسخری ہو۔ پاگل ہو گئی ہو۔ نہ سمجھو نہ بوجھو اور بس جب بولو حلق کا دربان بننے کو موجود

بی بی۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ حواس بجا ہیں۔ مجھے تو ڈر ہے کہیں سنپات نہ ہو گیا ہو میں نے تو سرسام میں بھی ایسی باتیں نہیں سنیں۔

بدوشک۔ اسی سے تو کہتے ہیں کہ عورت بی بی دیکھو چڑھنا نہیں خفا نہونا ناقص العقل ہی ہوتی ہیں۔ ارے پگلی۔ دیوانی اب محل ماڑی ملنے میں دیر ہی کیا ہے ہمارے مہاراج شرنگی جی کو لائے اور بس شیش محل رنگ محل موتی محل۔ دیوانخانہ۔ فراش خانہ۔ توشک خانہ سب محل اور خانے تیار۔

بی بی۔ جھونپڑی میں رہیں۔ خواب دیکھیں محلوں کا اے واہ اور بہت سے محل اور خانے تو رہ ہی گئے

بدوشک۔ ہاں ہاں۔ میں بھولا۔ تمہارے زچہ خانہ کا خیال نہ رہا تھا

بی بی۔ اے کیوں نہ ہو۔ بوڑھے منہ مہاسے۔ دیکھو لوگ تماشے زچہ خانہ نہانے والوں کی تو ایسی ہی صورت ہوتی ہے مرن چلیں شوق سامنے۔

بدوشک۔ واہ وا بال کھچڑی ہیں تو کیا ہوا اب بھی چہرے پر تر مالوں کی ویسی ہی چکنائی ہے۔

بی بی۔ بس بس بیٹھو دماغ کا کیڑا نہ بنو سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا جوبن کھپیٹ اور پیٹ

بدوشک۔ بس بس اس سمجھ کے قربان۔ اری محل کھڑا سمجھو۔ جھوٹے پر لعنت۔

بی بی۔ جی ہاں۔ وہ دیکھئے محل کھڑا ہو گیا۔ حویلی طیار ہو گئی اتنا دماغ چاٹ گئے پھر یہی نامعلوم کہ جناب کا گھر دندا کیسے تیار ہو گا۔ زین لگام کھوڑی بات رہی تھوڑی سوار ہونے کی دیر ہے۔

بدوشک۔ اور نہیں تو کیا دیکھ لینا۔ سونے کی لنکا یہیں کھڑی ہو گی۔

بی بی۔ تو پھر کیا پانی برسے گا تو بوجھاڑ ادھر بھی آوے ہی گی۔

بدوشک۔ ہاں کیوں نہیں۔ سر سے پاؤں تک سونے سے منڈھ دوں گا۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

تم بھی کیا یاد کروگی۔ کہ کسی کے ساتھ بیاہ ہؤا تھا

بی بی ۔ میں تو اب بھی جانتی ہوں مگر جب تم اس وقت جانو

بدوشک ۔ یہ ایک ہی کہی۔ سب تمہارا نہ ہوگا تو اور کس کا؟ میرے لئے تو کونڈی سونٹا اور بھنگ کا لوٹا ہی کافی ہے۔

بی بی ۔ بس آ گئے نا۔ اصلیت پر

بدوشک ۔ اری تم اصلیت کیا جانو۔ جب سر سے پیر تک لاد دوں گا۔ تو گھوڑی کی طرح سونے سے لدی پھروگی۔ اچھا پیاری آج ہم نے خوش خبری سنائی ہے۔ ایشر ہمارے مہاراج کو پُتر دے۔ ہم لوگ بھی مالا مال ہو جائیں۔ اور کیا لے ہاں ایک چیز سنا دو

بی بی ۔ یوں تو نہ گاتی۔ مگر مہاراج کے پُتر ہونے کی خوش خبری سُنی۔ اس خوشی میں چھوٹی سی ٹھمری سُنائی دیتی ہوں۔

گانا

بن ٹھن آئی جوبن مدھ ماتی ۔ نین کے سین سے میں جگاتی
مدھ بھرے نین امیں بھری چتون ۔ رنگ بھری انگیا۔ رس بھری چھاتی

دوہا ۔ سین کٹاری نین کی لیت رین دن پران
نت چلاوت چت پر بین مین کے بان
بھامن الکیں۔ دامن پلکیں۔ کامن گج گامن جیا بھاتی ۔ بن

دوہا ۔ دنتیاں موتیئں کی لڑی۔ چھتیاں رس کی کھاں
بتیاں پھولن کی جھڑی ۔ رتیاں الک انوناں
مدہر ادہر سے جوبن پھبن سے افق پیا کو من للچاتی ۔ بن ٹھن

یگ بھومی ۔ (شرنگی رکھ کا آنا۔ سب کا کھڑے ہو جانا)

اہل مجلس ۔ درشن دیئے آئے آج۔ سب رشیوں کے سرتارج۔ شرنگی رکھ مہاراج بندیں بدپار بار۔ کمل چرن افق پکھار۔ واریں سب ساج باج ۔

شرنگی رکھ ۔ لو مہاراج سب کاج سپھل۔ راج اٹل۔ رانی کو کھیر کھلاؤ۔ گود میں پُتر کھلاؤ
(راجہ کا کھیر لے کر جانا۔ یگ کا انجام پانا)

سین ۔ بازار

نارد جی ۔ جے جے شری رما کنت کملا اُر باسی
پدمانکھ۔ سکھ پہ واری ۔ موہت امریک پیاری کچھمی ساگر کماری
چرن کمل داسی جے جے . . . . . .
نیل برن بدن شیام۔ چھیر جلدھ شین نام روپ سدن شوبھا دھام
سندر چھبداسی جے جے . . . . . .
بھسما سر دیت جارو۔ راہو سر کاٹ ڈارو۔ جگ ہت نر روپ دھارو
سُر اُر پرواسی۔ جے جے . . . . . .
سارونت سجش گات۔ نارد مُن گُن سُنات سندھ ستا۔ اُفق مات درشن
کی پیاسی . . . . . .

غزل ۔ دنیا میں سری رام کا اوتار ہؤا ہے ؛ ابتک جو نراکار تھا ساکار ہؤا ہے
ہے جلوہ گری کی وہ خوشی جلوہ نما کو ؛ دیدار سے خود طالب دیدار ہؤا ہے
کیونکر نہ کھلے رمز حقیقت کی حقیقت ؛ خود پردہ کشا پردۂ انوار ہؤا ہے
جب پاپ بڑھا خود ہی نمودار ہوئے ہیں ؛ بھگتوں پہ کرم یونہی کئی بار ہؤا ہے
ظالم ہوں خبردار ستمگر ہوں خبردار ؛ دنیا کا خبر گیر خبردار ہؤا ہے
تب راجہ دسرتھ کو پھلا اگلے جنم کا ؛ پیوند جگر نور نراکار ہؤا ہے
چہروں پہ شریروں کے برستی ہے اُداسی ؛ لیکش کا منہ فق سر دربار ہؤا ہے
آکاش سے آج اے افق آتی ہے یہ آواز ؛ اُدھار ہؤا جگت کا اُدھار ہؤا ہے

دربار مہاراجہ دسرتھ

(چوبداروں و خواصوں کا مبارکباد دینا)

321

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

چوبدار - میسر نجم قسمت کو ہوا قرونی مہ لو کی ؛ سمند فتح و نصرت کو رہے عادت تگ و دو کی
سلفچی ماہ ہو مہر آفتابہ آسماں چو کی ؛ در دولت پہ دے اقبال پہرہ دبدبہ چو کی
اسا نیچی کرے مونچھ اپنی ضیغم افگنی سنکر ؛ کمان و تیر پہنکے قوس ناوک کا دھنی سنکر

ایک خواص - بوئے گل لیکے نسیم سحری آئی ہے ؛ لیکے خود خوش خبری خوشخبری آئی ہے

دوسری خواص - چار راجکماروں کا ظہور ہوا ؛ رنواس میں عالم نور ہوا
خیر خواہوں کو سرور ہوا ؛ سب رنج و غم دور ہوا -

گانا

گلوں کو فصل گل میں گلشن آرائی مبارک ہو
بہار آئی بہار آئی بہار آئی مبارک ہو
مبارک ہو سمترا کیکئی کو گود کی رونق
پھلیں پھولیں شری کوشلیا مائی مبارک ہو
رماپت مکھشمی پت بشن جو ہیں چھیر ساگر میں
بنے رگھوناتھ رگھبر رام رگھو رائی مبارک ہو
مبارک شیش جی کو منزلت اوتار لینے کی
اجودھیا کو لکھن کی جلوہ فرمائی مبارک ہو
مبارک بھرت جی کی ذات سے رنواس کی شوبھا
محل کی ستروہن سے رونق افزائی مبارک ہو
میان دہر اُستت جن کی چاروں وید کرتے ہیں
اجودھیا میں بنے چھوٹے بڑے بھائی مبارک ہو
مبارکباد غل سے اُفق آکاش گونج اٹھا
بجا جب بین نارد کا صدا آئی مبارک ہو

دسرتھ - آج دل نہال ہے - تائید اقبال ہے - زندگی کا پھل ملا - غنچۂ مراد کھلا - ایشور نے مہربانی کی سپھل زندگانی کی - آہا - آج ہم سب کی خوشی کا بدپار بار - مل چرن ...

روز ہے - موقع دلفروز ہے

بدوشک - مہاراج - مبارک - مبارک - آہا بھاگ کھل گئے - اب تو ہم بھی جواہرات میں تل گئے -
آپکو بھرت لکھن ستر ہن و رام ملے - چوگنا آج بدوشک کو بھی انعام ملے
نام پر چاروں کے ہوں چار عطا جاگیریں - چین و تبت ملیں کابل ملے آسام ملے
گاف ہے رہے کی نچھاور ملے رے رے کی نثار سین یے میم ملے میم الف لام ملے
خ خ خلعت - گ گ گھوڑے - ہ ہ ہاتھی - اُ اُ اونٹ - دو دولت - ع عطا ہو
اا اکرام ملے - ہر فے - تر فہنیت ار فے - ر ر فاجہ نر قدر - مر فلے صر فلہ خر فاص
نہ عرفام ملے -

دسرتھ - (وزیر سے) دعا گویوں کو منہ مانگے انعام دو خلعت اکرام دو - انہوں نے بھی مدتوں کے بعد مراد پائی ہے آرزو بر آئی ہے - خزانہ کھولو - سب کو زر و جواہر میں تولو (وزیر) جو حکم (انعام لینے والو آؤ)

گانا

خواصین - واہ کیا ہے سماں - نیا ہے سماں
اعلےٰ سماں - نرالا سماں - متوالا سماں
خوش ہیں - جزو کل - لالوں کا ہے غل - گاتی ہے بلبل - رجھاتی صلصل
ہیں خندہ زن گل - بہار دکھاتی ہے سوسن سنبل - گلشن ہے
بے خزاں . . . . . .
ہری بھری کیاری کیاری پھولی ساری پہلواری - واری واری بلہاری
کیسی شوبھا پیاری پیاری - چمن کی - سمن کی - شجر کی - ثمر کی - واہ کیا . . .

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ڈراپ ۲

سین کھیت

(راجہ جنک کا کھیت میں ہل چلاتے نظر آنا۔ اور ہمراہیوں کیساتھ بارش کے لئے دعا مانگنا۔ اور سیتا جی کا پرگٹ ہونا۔)

جنک۔ برساے ناتھ اب پانی

ہرے ہرے رُوکھ سُوکھ گئے جل بن کھیتیاں سکل سکھانی برساوے ....

اندر کوپ سے کوپ سوکھ گئے ندیاں بھوم سمانی ۔ برساوے ....

تال بیچ کہوں ۔ کیچ نہ ورست ۔ کمل نال مرجھانی ۔ ایضاً .....

مول سکھانی پھول سکھانے ۔ کلی کلی کہلانی ایضاً .....

تلپت میں مرگ ورگ کلپت ۔ بلپت سکل پرانی ایضاً .....

جل برسائے جیا ہر کھادو ۔ ہے پربھو جگ سکھدانی ایضاً .....

(سیتا کے رونے کی آواز سُنکر)

جنک۔ ہیں ۔ گھڑے میں بچّہ کے رونے کی آواز کیسی ۔ ذرا کوئی دیکھے تو ۔

ایک ہمراہی۔ (گھڑے کے پاس جاکر) مہاراج اسمیں تو کوئی جیتی جاگتی بھگوتی کی مُورت ہے واہ کیا موہنی مُورت ہے ۔

جنک۔ (جنک کا سیتا جی کو گود میں لے لینا) پرمیشور تیرا ہزار ہزار شکر ۔ تیری مایا اپرم پار ہے ۔ مراد بھی دی اولاد بھی دی ۔ دل کو سُرور دیا نظر کو نُور دیا ۔ جان کو راحت بخشی آرام کی دولت بخشی ۔

گانا

جنک و ہمراہی۔ ہوئی کرپا بھگوان کی ۔ پوری ہوئی سب کامنا ۔ کامنا ۔ کامنا ۔ کامنا

سیتا کو دیکھا تو جان و جگر کو عشرت سے ہو گیا سامنا پوری ....

پانی جو برسا مارے خوشی کے مشکل ہؤا دل تھامنا ۔ پوری .....

پردہ ۔ مکان ۔ بدوشک

بدوشک۔ کونڈی سونٹا ۔ لوٹا اوٹا ۔ پانی وانی ۔ لاری پیاری آج لگے ۔ گہرا گھوٹا

جھٹ پٹ پی لُوں ۔ غٹ غٹ پی لوں ۔ بھنگ سار میں لوٹا ۔ آج تو پوری تھیلی ماری ۔ اَینہٹ سے لایا گبہا بہاری ۔ مہریں پیلی پیلی ساری ۔ خوب جمے رنگ ۔ چھنے خوب بھنگ ۔

بی بی لو لو لو لو لو جلدی سے تھیلی کھولو ۔ چھنا نا نا چھن ۔ کھنا نا نا کھن ۔ لو بی بی ۔ لو بی بی ۔ یہ تھیلی روپہلی سنہلی ۔ یہ سکّے چہرے وار یہ مہریں دو ہزار ۔

بی بی۔ جیو جیو جیو پیارے ۔ سر مکٹ ہمارے ۔ واری واری واری واری ۔ بلہاری بلہاری تن واروں ۔ دھن واروں ۔ رائی نوں اُتاروں ۔ آؤ بھنگ پلاؤں پیڑے برفی کھلاؤں ۔ لاؤ لاؤ تھیلی کھولوں ۔ مہریں پلوں میں تولوں میری جان میرے پران ۔

گانا

ایضاً بدوشک ۔ تیرے قدموں پہ صدقے ہے یہ مال ۔ دھن دولت ہے منہ کا اگال

بی بی۔ مجھے ساڑہی منگا دو ۔ دوپٹے بنا دو ۔ اور منگا دو دوشالے رومال

بدوشک تجھے مخمل منگا دوں اورنگ آبادی ۔ ڈھاکے کی ململ امرسر کی شال

بی بی۔ مجھے بالے گڑھا دو ۔ جھمکے بنا دو ۔ موتی کے ہار اور مونگے کی مال

بدوشک۔ تو ہے مونگے منگا دوں سرندیپ کے میں ۔ موتی عدن کے بدخشاں کے لال

ابھی لاؤں ابھی لاؤں ابھی لاؤں جان ۔ ساری بنارس کی لال

نثر۔ یہ چیزیں کیا اور جو کچھ کہو منگا دوں ۔ لکھنؤ کی چکن ۔ قنوج کا عطر ۔ چین کی اطلس ۔ کلکتہ کی گہریں ۔ بمبئی کے پونڈے ۔ تاتار کا مشک ۔ سہارنپور کے آم تالڑے کے تربوز ۔ الم غلم اغیرہ وغیرہ ۔ سب لو ۔ جان کی مالک ہو ۔ جو کچھ ہے تمہارے ہی لئے ہے ۔ (لڑکے کا تھیلی چھُونا)

بدوشک۔ (لڑکے کو دھکّا دے کر) بیٹھ الگ جس میں دیکھو ۔ اس میں ہاتھ ہی گھسیڑنے کو موجود ہے ۔ چل دور ہو ؛

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

لڑکا - اُوں اُوں - اُوں - اُوں

بی بی - تم تو جیسے لڑکے کو دیکھ ہی نہیں سکتے - جہاں سامنا ہُوا بس پھاڑ کھانے کو موجود ہو گئے - واہ اس کے ہاتھ لگانے سے کوئین ہی تو جھڑی جاتی ہیں کہ ڈکھیل بھی دیا - گھڑک بھی رہے ہیں - پیٹ میں رکھنا پڑا ہوتا پڑیں لگی ہوتی تو معلوم ہوتا -

بدُشک - بس بیٹھو تمہاری ہی شہ نے چھوکرے کو ہاتھ سے بے ہاتھ کر دیا نہ کسی کا دباؤ - نہ کسی کا رعب - جو کرتا ہے - اپنی ہی کرتا ہے - جب دیکھو شیطینٹ جب سنو شرارت نہ لکھنا نہ پڑھنا -

بی بی - بچپن میں سب ایک سے ہوتے ہیں - تم اپنی کہو کب سے نیک پاک بنے ابھی کہو تو تمہاری ہی باتیں گنا جاؤں - ماں پہ پوت پتا پہ گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا - میرے سامنے پاٹ شالہ سے بھاگے بھاگے پھرتے تھے - آج سپوت کے لئے لکھنا پڑھنا لے بیٹھے -

بدُشک - تمہاری زبان بہت بڑھ گئی ہے - زبان کے آگے کھائیں - خندق ہی نہیں ذرا لونڈے کو گھڑک دیا - تو آسمان سر پر اٹھا لیا - خوب -

بی بی - ذرا گھڑک دیا - اور کیا حلال کر کے رکھ دیتے واہ - واہ - واہ - وہ تو خوشی خوشی آیا کہ باپ جی خرچ دیں گے - آپ لگے ڈانٹنے - گھڑکنے (لڑکے کو چھاتی سے لگا کر) واہ بچارے کا کنول کملا گیا - آؤ بیٹا آؤ - تو کتنے روپے لے گا - میں تجھے دوں گی -

بدُشک - چھوٹی موٹی ہے - دیکھو مرجہانہ جائے - ہم گھڑکیں یہ پچکاریں - چھوکرا اور شیطان نہ ہو تو کیا ہو - خوب سر چڑھا دیا - ایک دن یہی نہ ٹیٹوا دالے تب کہنا -

بی بی - آپ کی بلا سے -

بدُشک - ایک بلا نہیں ساڑھے سوا ہزار بلا سے اچھا تو اب جان بھی چھوڑو گی

بی بی - جان چاہے چھوٹے یا نہ چھوٹے - مگر ایک روپیہ ہاتھ سے نہ چھکایا جائے گا بننے کو تو باپ - پیسہ ہاتھ پر رکھتے نانی یاد آتی ہے -

بدُشک (لڑکے کے ہاتھ روپیہ دیکھ کر) لے لے اب تو کلیجے میں ٹھنڈک پڑی

لڑکا - (روپیہ پھینک کر) میں یہ نہیں لیتا - اٹھا لیجئے - اُوں - اُوں - اُوں

بدُشک - (بی بی سے) دیکھی ہٹ مردی اور پھر کہتی ہو کہ کیوں گھڑکتے ہو -

بی بی - کانے مُراؤ مولی دے - بڑے سہاون بول - تم روپیہ دیتے ہو یا کوچا لگاتے ہو -

بدُشک - اچھا پھر تمہیں دے دو - ہمکو چالگاتے ہیں - تم تو پھولوں میں تولو گی

بی بی - ہم تو پھولوں میں رکھتی ہی ہیں - دیکھو پیار سے دیں - تو کیوں نہ لے -

بی بی - (لڑکے سے) لو لال یہ روپیہ لے لو -

لڑکا - میں تو ایک نہ لونگا -

بی بی - (پچکار کر) دو لو گے

لڑکا - نہیں نہیں - گانا - اماں مجھے پانچ اشرفی دلائے دے -
گڈی اوڑاؤں گا - ڈور منگا دے - کبھی گھوڑے پر چڑھوں - من مانے کروں ساج باج یہاں راگ کی سماج جمے - بڑے مزے سے دیکھو ناچ

بدُشک - (لڑکے سے) واہ رے کلیجگ کی کھونٹی ماں کے پیٹ میں بھی کنکوا ڈور مانگا تھا - وہاں رنڈی کا ناچ کس نے دکھایا تھا - ساری رقم کی بدھ ملا دی بہی کھاتے میں دمڑی کی بھی کسر نہ چھوڑی -

بی بی - (لڑکے سے) جو ملتا ہے خوشی سے لے لو - ضد نہیں کیا کرتے

لڑکا - تو پھر مجھے دو ہی - اُوں - اُوں - اُوں

بی بی - (دو روپیہ دیکر) لے بس اب بھاگ جا - بدُشک - کیا باپ کا سامال بگاڑ دیا -

بی بی - میرے باپ کا مال نہ تھا تو اس کے باپ کا تو تھا - کہو اب تو ہنہ کی کھائی

بدُشک - ہنہ کی کھائی ہونگے بیوقوف - یہاں پہلے ہی سے استعفا ہے کہ باپکا عہدہ نامنظور

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بی بی - کھسیانی بلی کہمیا نوجی - ہارا بہانڈا ڈالی گاوی کہا تو بدے اور پھر شرم نہیں آتی

بدوشک - اچھا صاحب ہم نے کہا بدی ہم نے منہ کی کھائی دماغ کا پنڈ بھی چھوڑو گی

بی بی - اب تو خوش ہو گئے - لیجئے صاحب چھوڑ دیا - بس -

بدوشک - اچھا تو ہم نے بھی سب خاطر کر دی - لے ایک پھڑکتی ہوئی چیز سُنا دو -

بی بی - کیا دو گے ؟

بدوشک - منہ سوئی پیٹ کوئی کسی طرح نیت ہی نہیں بھرتی - پڑھگی کا دودھ لادو - گاڑی کی چوں چوں منگا دو - چیل کا موت - گدہے کا سینگ بھینس کا انڈا - گولر کا پھول - دنیا بھر کی کوئی چیز نہ چھوٹی - پچاس ہزار فرمائشیں اور پھر بھی نخرے تتّے -

بی بی - یہ ہے - تو خیر صاحب سنائے دیتی ہوں - تم بھی کیا کہو گے - مگر فرمائشیں نہ بھول جانا -

گانا

یہ نوکیلے جوبنا کیا کٹیلے بنے ہیں

جوبن میرا اُبھار دکھاوے - پھبن بن ٹھن من بھاوے - یہ . . . .

مکھڑا ہے چاند کا ٹکڑا - کارے کجرارے نینا بخر بخر انوماں

سہاتے - جیسا بھاتے دل لُبھاتے ارے ہاں رے نویلے جوبنا

مدھ ماتے جوبن میرا اُبھار

آنکھیں ہیں آم کی پھانکیں - کاری گھنگراری الکیں البیلی

نویلی بنی میں ؛ رنگیلی - چٹکیلی - مٹکیلی ارے ہاں رے

رسیلی - سبھیلی ہوں چھبیلی - جوبن میرا اُبھار . . . . . .

سین - دیوانخانہ دسرتھ

(آنا وسوامتر کا واسطے لینے رام لکھشمن کے)

چوبدار - شریمن - مہاراج - ادّھراج رکھراج وسوامتر براجمان ہیں - سربلندی

کے سامان ہیں -

دسرتھ - جاؤ جلد تعظیم سے لاؤ - (وسوامتر کا آنا)

گانا

اہل محفل - مہاراج پگ دھاریئے رکھ راج پدھاریئے ،

درشن دینو پرسن کیسو آئے سیوک گرہ ماں - مہاراج

لینی سدھ اپنے داس کی پوری افق سب آس کی

کا میں برن کی کومل چرن کی چرن سرن کی گاؤں مہماں - مہاراج

دسرتھ - دہن دھنیہ کرپا درشٹ دہن شبہ آگمن مہاراج کو

چھند - نرلوک میں موسم تپت سم بھاگ شالی آج کو

رج سیس دھاروں - پد پکھاروں مکٹ راروں چرن پے

جیون سدھاروں پاپ ٹاروں ہوں درڑہ پد سرن پے

وسوامتر - آنند رہو - خورسند رہو پد دی اٹل - کامنا سپھل کہو چاروں کمار اچھے ؟

دسرتھ - سب آپ کے چرنوں کی دیا ہے فرمائیے سیوک سے بھی کچھ آگیا ہے ؟

وسوامتر - ہاں ہاں اسی لئے تو اتنے پاؤں توڑے ہیں - پتوبن کے سُکھ چھوڑے ہیں -

دسرتھ - آہا تقدیر کو دھن باد - فرمائیے ارشاد - جو حکم ہو بجا لاؤں - جو کام ہو کر دکھاؤں -

بسوامتر - راجن مجھے پہاڑ اٹھوانا نہیں - برہمانڈ ہلانا نہیں نہ مال دھن سے مطلب ہے - فقط رام لکشمن کی طلب ہے -

دسرتھ - رام لکھشمن کو آپ کیا کریں گے - میں خود ہی کروں گا - جو آگیا کریں گے -

بسوامتر - تار کا ماریچ اور سُبا ہونے تنگ کیا ہے جپ تپ بھنگ کیا ہے رفع شرط مدنظر ہے - رام لکشمن ہی کا ہونا بہتر ہے -

دسرتھ - بس اتنے کے لئے رام لکھشمن کی ضرورت - میں کر دوں رفع کدورت لشکر جزا کو حکم ہو جان نثاری کرے فوج خونخوار کو ارشاد ہو خدمت گذاری کرے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کہئے تو میں خود تلوار تولوں - دشمنوں کی آنکھیں کھولوں

بسوامتر - نہیں نہیں نہ مجھے فوج چاہیئے - نہ لشکر - نہ سردار چاہیئے نہ افسر - نہ آپ سے ضرورت امداد ہے - نہ آپ میں ایسی استعداد ہے - فقط رام لکھن ہی سے یہ کام ہوگا - اور کسی سے قضیہ نہ تمام ہوگا -

دسرتھ - حکم سر آنکھوں پر - مگر بندہ پرور ذرا غور تو کیجئے -

گانا

ابھی سن ہے رام لکھن کا کیا - کہاں ان میں تاب و تواں ابھی
نہیں دانت اکھڑے ہیں دودھ کے بھری دودھ سے ہے زباں ابھی
میرے دونو آنکھ کے تارے ہیں مجھے جان پران سے پیارے ہیں
میری زندگی کے سہارے ہیں - انہیں گھر سے بھیجوں کہاں ابھی
یہ ہیں دونوں مجھ سے ملے ہوئے دل و جاں سے ہیں یہ ملے ہوئے
یہ ہیں پھول ابھی کھلے ہوئے کروں کیسے نذر خزاں ابھی
نہیں کھیل بچوں کا جنگ ہے - وہاں کار تیر و تفنگ ہے
نہ تو شیر ہے نہ پلنگ ہے - میرا کوئی راحت جاں ابھی
مجھے رنج ہوگا جدائی میں نہ پٹک سکیں گے لڑائی میں
کہ ہے موج آتی کلائی میں جو اٹھاتے ہیں یہ کماں ابھی
جو کرم کی مجھ پہ نگاہ ہو تو نہ تاڑکا نہ سباہ ہو
ابھی ہمرکاب سپاہ ہو - چلے ساتھ فوج گراں ابھی

بسوامتر زیادہ باتیں نہ بنائیے آلہانہ گائے رام لکھشمن کو بلوائے کہئے لیجائیے اگر نہیں منظور ہے تو پھر آپ کا قصور ہے آپ جانیں - اور آپ کا کام - مجھے نہ کیجئے گا بدنام - کئے کی سزا پائے گا - آپ ہی پچھتائے گا -

بششٹ - (دسرتھ سے) مہاراج تامل فضول ہے فضول نہیں بلکہ بھول ہے -

گانا

جنھیں رام چندر سمجھتے ہو - وہ تمہارے نور نظر نہیں
ہیں اگر تو کون جو ہیں تو کیا - تمہیں نام کو بھی خبر نہیں
یہ جہاں میں جملہ درو ست ہیں ہمہ اوست ہیں ہمہ اوست ہیں
ہمہ زوست جملہ ازوست نہیں - یہ بشر نہیں یہ بشر نہیں
یہ عدم میں ہیں یہ وجود میں یہ ہیں ہست میں یہ ہیں بود میں
یہ ہیں نفع میں یہ ہیں سود میں یہ جگت پتا ہیں پسر نہیں
یہی آب و تیر و خدنگ ہیں - یہی دار و تیغ و تفنگ ہیں
یہی شیر بیشۂ جنگ ہیں - انہیں بن میں جانے کا ڈر نہیں
یہ ہے ڈر نہ قہر و عتاب ہو - دل و جاں پہ مفت عذاب ہو
کہیں عاقبت نہ خراب ہو - کہ نہیں نہیں سے مفر نہیں

نیتر - راجن رام لکھشمن کو بلوائیے - وسوامتر جی کے ہمراہ روانہ فرمائیے تعمیل حکم میں بہتری ہے - عذر و انکار میں ابتری -

دسرتھ - (ہاتھ جوڑ کر) نہ مجھے رکھ راج سے انکار ہے نہ آپ سے عار - جب آپ کو تسکین ہے - تو مجھے بھی بہتری کا یقین ہے -

ایضاً - (راجہ کا سومنت کی طرف اشارہ کرکے) جاؤ رام لکھشمن کو لے آؤ - بن کی تیاری کریں - رکھ راج کی خدمت گذاری کریں -

(سومنت کا جانا - رام لکھن کو لانا اور ان کا ڈنڈوت کرنا)

بششٹ (رام لکھن سے) رگھوکل بھوشن رام لکھشمن رکھ راج تمہیں لینے آئے ہیں ساتھ جاؤ سب کام بناؤ -

رامچندر - جو آگیا مہاراج (راجہ کی طرف مخاطب ہوکر) کیا ارشاد ہے -

دسرتھ - اہو بھاگ - کہ تم سے رشیوں کے سرتاج مہاراج بسوامتر خدمت لیں رہے نصیب - کہ یگ میں بگھن ڈالنے والوں کو تمہارے ہاتھ سے سزا ملے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

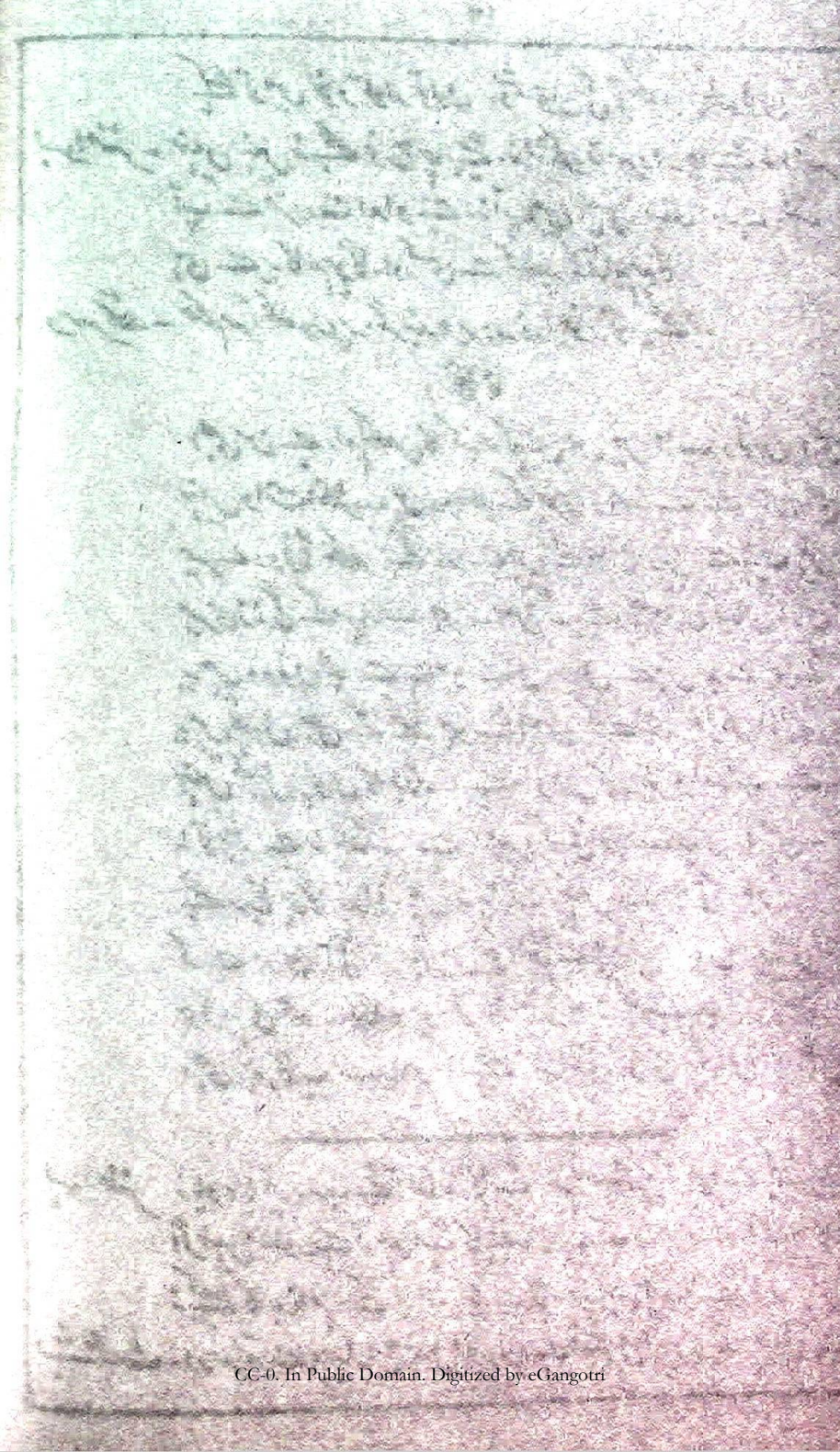
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گو جدائی گوارا نہیں مگر چارہ نہیں رگھو منشیوں کا دھرم ہے کہ دھرم کی رکھشا کریں

رامچندر۔ آہا آپ نے مجھے آگیا دی میں بڑا خوش نصیب ہوں (بسوامتر کی طرف مخاطب ہوکر) مہاراج میں چرنوں کی سیوا کو حاضر ہوں۔

بسوامتر۔ بس چلو دو رام لکھن اور بسوامتر کا چلا جانا)

سین۔ راستہ جنگل

(تاڑکا اور رامچندر جی کا مقابلہ ہونا۔ آخر میں تاڑکا کا مارا جانا)

رامچندر۔ (تاڑکا کو آتے دیکھکر) بس بس وہیں اسی میں خیر ہے خبردار جو آگے قدم بڑھایا۔

تاڑکا۔ آہا یہ غرے ڈبے یہ ہیٹ زپٹ دیکھنا دیکھنا کہیں ہنہ سے دودھ نہ ٹپک پڑے

رامچندر۔ منہ میں نہ پھڑ پھڑائیں۔ شامتیں نہ گھیریں۔ آنکھ بھر کر دیکھ لوں تو دم نکال لوں۔

تاڑکا۔ کیوں نہیں کیوں نہیں۔ ہاتھ پاؤں ہی کہہ دیتے ہیں مٹھی بھر ڈیل پہ نرس کھاتی ہوں نہیں تو دودھ کے دانت ابھی اکھیڑ کے رکھ دیتی۔

رامچندر۔ جبھی جو گر جتے ہیں وہ برسیں گے کیا۔ موٹے موٹے ہاتھ پاؤں پر اتنا نہ اترا۔ پہاڑ سے ڈیل پہ نہ پھول۔ مچھر کی طرح مسل کر رکھ دوں گا۔

تاڑکا۔ قہ قہ قہ۔ دودھ کے دانت ابھی اکھڑے نہیں۔ اور یہ دم واعیہ ہاتھی سے گنا چھینا۔ کہتی ہوں گھر بھاگ جاؤ۔ چھوکروں کیسا تھ گلی ڈنڈا کھیلو یہاں ایک پھونک میں تتلی کی طرح اڑتے پھرو گے۔

رامچندر۔ گستاخ مغرور۔ بس خاموش باتیں نہ بنا۔ سنبھل ہوشیار وہ بان آیا

تاڑکا۔ ہاں یہ دل گردہ۔ تو اچھا لے میرا بھی وار روک عوض وار گلہ ندارد

(تاڑکا اور رامچندر کا مقابلہ)

رامچندر۔ بس ٹائیں ٹائیں فش۔ اب بھی آنکھیں نہ ہوئیں۔ خبردار مرداں خالی نباشد

یہ لے تیر عارد شکار۔ وہ نشانہ بھرپور

(تاڑکا کا گرنا اور پھڑک کر مر جانا)

سین کٹ جنگل

(بسوامتر کا یگ کرتے نظر آنا۔ اور رام لکھشمن کا تیر و کماں لئے ہوئے یگ کی حفاظت کرنا۔ ماریچ سُباہ کا آنا اور لڑنا)

سُباہ ماریچ۔ آہا دو مرگ چھونے آئے تیغ و تبر کے کھلونے آئے

ایضاً کل کے بچے دل کے کچے اچھا اچھا کھائیں گے غچے

ایضاً پھینکو رگھبر تیر کمان لو لچھمن پہ آیا بان

ایضاً دیکھو دیکھو سمبھلو سمبھلو بھاگو بھاگو آوارہ

رام لکھن۔ سمبھلو سمبھلو آیا تیر لو یہ کمر یہ سر یہ چیر

حملہ روک دیکھ ہاتھ یہ ہنوٹ کا بچا وار یہ پالٹ کا

روک باہرہ انی کڑک بھاگ بھاگ بس سرک سرک

مت کر جھک جھک مت بک مت بک چُپ رہ مروک وُہ مارا

(سباہ کا مر جانا ماریچ کا بھاگ جانا)

بسوامتر۔ سب راکشس مر گئے۔ نر گئے۔ آؤ اب جنک پوری چلیں سوئمبر دیکھیں

رامچندر۔ مہاراج سوئمبر میں کیا کیا ہوگا؟

بسوامتر۔ دنیا جہاں کے راجے مہاراجے آئیں گے۔ سوئمبر کی کمان جھکائیں گے جو دھنک توڑے گا اس کیساتھ جنک نندنی کا بیاہ ہوگا۔

لکھشمن جی۔ یہ اونک توڑنے کی شرط کیوں رکھی ہے؟

بسوامتر۔ جنک نندنی ایک دن پوجا کا چوکا دے رہی تھی اور دھنک بھی وہیں رکھا تھا۔ اس نے بائیں ہاتھ میں دھنک اٹھا کر چوکا بیسا اور پھر دھنک رکھدیا۔ جنک نے دیکھا تو حیران رہ گئے۔ اسی وقت پرن کیا کہ جو اس دھنک کو توڑیگا اسکے ساتھ راجکماری کا بیاہ کرونگا۔ بس ؛

(اتنے میں پتھر کی سل کا عورت بن جانا)

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

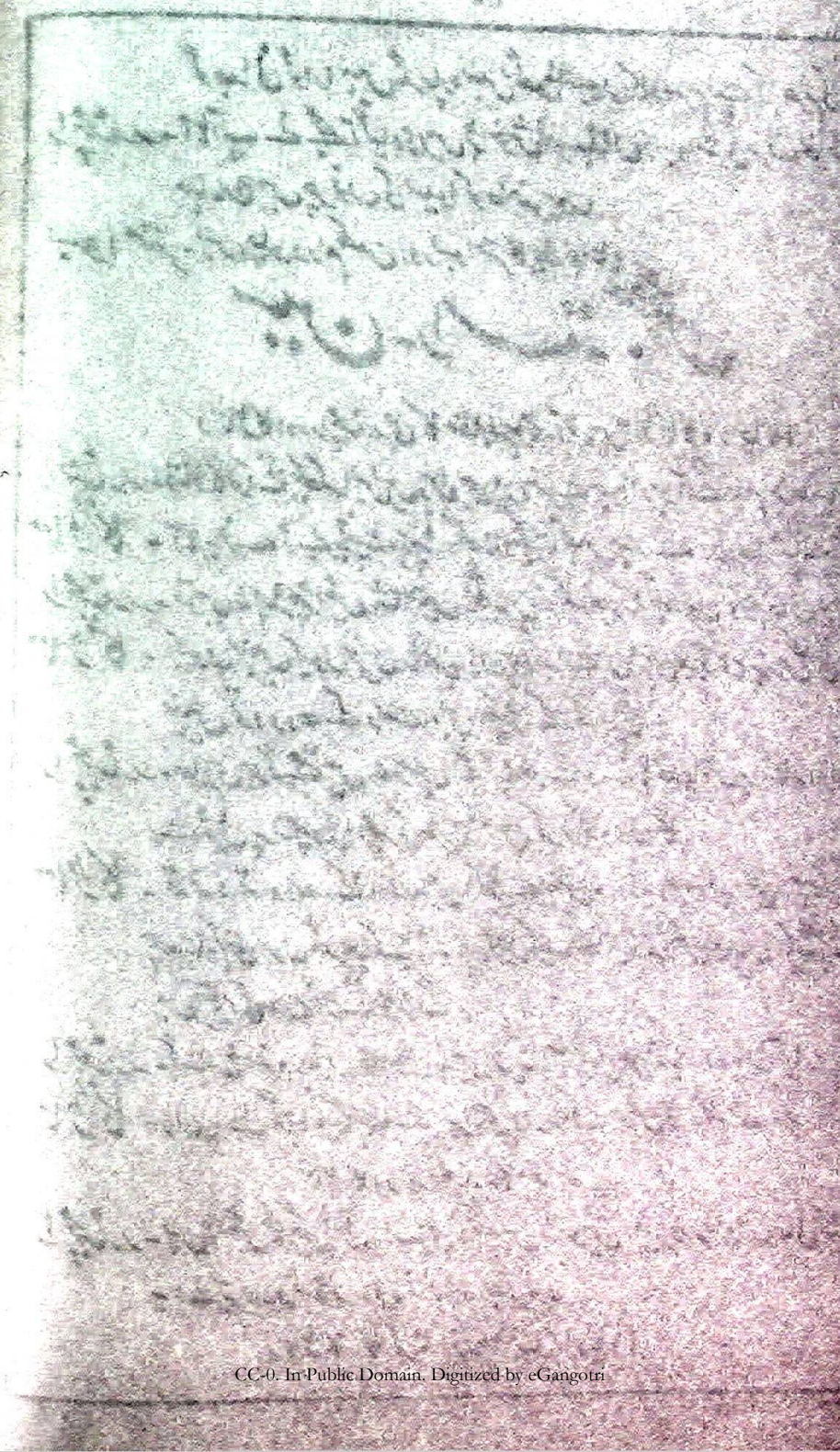

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بسوامتر - دھن ہو رام چندر دھن ہو - کچھ دیکھا تمہارے چرنوں کی دھور سے اہلیا اُتر گئی -

رامچندر - مہاراج سب آپ ہی کی کرپا تھی - (اتنے میں اہلیا کا استتی گانا -)

اہلیا - سری رام تُم مالک دو جہاں ہو — طرازندۂ نقشِ کون و مکاں ہو
کہاں تم نہیں ہر جگہہ تم کو پایا — اِدھر ہو اُدھر ہو یہاں ہو وہاں ہو
تمہیں سے ہے جلوہ وجود و عدم کا — ہویدا ہو گم ہو عیاں ہو نہاں ہو
پھرو تم تو پھر جائے سارا زمانہ — ہوں سب مہرباں تم اگر مہرباں ہو
کیا ہے جو احساں خاک قدم نے — کہا تک بیاں ہو کہا تک بیاں ہو
اُفق یہ ہوس چاہیئے زندگی میں - — سدا رام نام اور اپنی زباں ہو

ڈراپ ۳
باب سوم پھُلواری

(رامچندر جی اور لکھشمن جی کا باغ میں پھُول توڑتے نظر آنا)
(سیتا کا سہیلیوں کے ساتھ گوری پوجا کو آنا)

رامچندر - واہ وا کیا گلزار ہے - کیا باغ ہمیشہ بہار ہے - درخت جھومتے ہیں طاؤس گھومتے ہیں - کبکوں کے قہقہے قلب کو لبھاتے ہیں - بلبلوں کے چہچہے دلوں کو رجھاتے ہیں - شاخیں ہری ہیں - نہریں بھری ہیں -

لکھشمن - ہاں بھائی صاحب واقعی عجب بہار ہے - عجیب سبزہ زار ہے

شعر - دماغِ قلب بس جاتا ہے پھُول ایسے مہکتے ہیں
کلی کھل جاتی ہے دل کی جہاں غنچے چٹکتے ہیں

ہری ہوتی ہیں آنکھیں دیکھ کر سبزے کا نظّارہ
پھڑک اٹھتا ہے مرغِ روح جب طائر چہکتے ہیں

رامچندر - آؤ - باغ کی سیر ہی کر آئیں - ذرا دل بہلائیں پھول بھی چنیں - طائروں کے چہچے بھی سنیں (یہ کہہ کر دونوں کا پھُول چننا اُدھر سیتا کا آنا - اور ایک سہیلی کا رام چندر کو دیکھ کر ہنستے ہوئے سیتا جی کے پاس پہنچنا)

مالتی - کیوں بہن کیا پڑا پایا کہ ہنستی چلی آتی ہے - کلی کلی کھلی جاتی ہے -

چندر مکھی - کیا کہوں دل پھولا نہیں سماتا آپے سے باہر ہوا جاتا ہے وہ صورتیں دیکھی ہیں کہ بس الیشور کی قدرت یاد آگئی - وہ درختوں کی آڑ میں دو چاند سورج نظر آرہے ہیں - باغ میں ایک ساتھ دھوپ اور چاندنی چھٹکا رہے ہیں -

سکھیاں - (یہ سنکر سب سکھیاں رام لکھشمن کو دیکھ کر کہتی ہیں) راجکماری! آہا آنند آگیا

گانا - دیکھو دیکھو کیسو سیا سماں یہ سہاونارے
کہی نہ جات پھلواری شوبھا ؛ سُمن سُمن پراتی من لوبھا
اچرج واپر دو کنوروں کا آونارے - دیکھو . . . . . ،
لوچن چتر چتر چھل بل میں ؛ چلت پھرت جم بارج جل میں
چتنے چہلت چت بل کو جیسے باونارے - دیکھو . . . . . ،
نین سین کے بان چلاوت ؛ میں شین چت چین نہ پاوت
بہر یہ اچرج ایکو گھاونارے - دیکھو . . . . . ،
شیام گور کم کہوں بکھانی ؛ جیہہ آئیں نین بن پانی
نہکت اُفق چت ناہیں ایسی بھاونارے - دیکھو . . . . . ،

(سیتا جی اور رام چندر جی کا درختوں کی آڑ میں ایک دوسرے کو دیکھنا اور موہت ہونا)

سیتا جی - پیاری سکھیو سچ مچ بڑے اچھے سروپ ہیں کیسے بشال کیسے انوپ ہیں نیلم میں کندن کی دمک گھٹا مین بجلی کی چمک دیکھنا ہو تو سانولی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

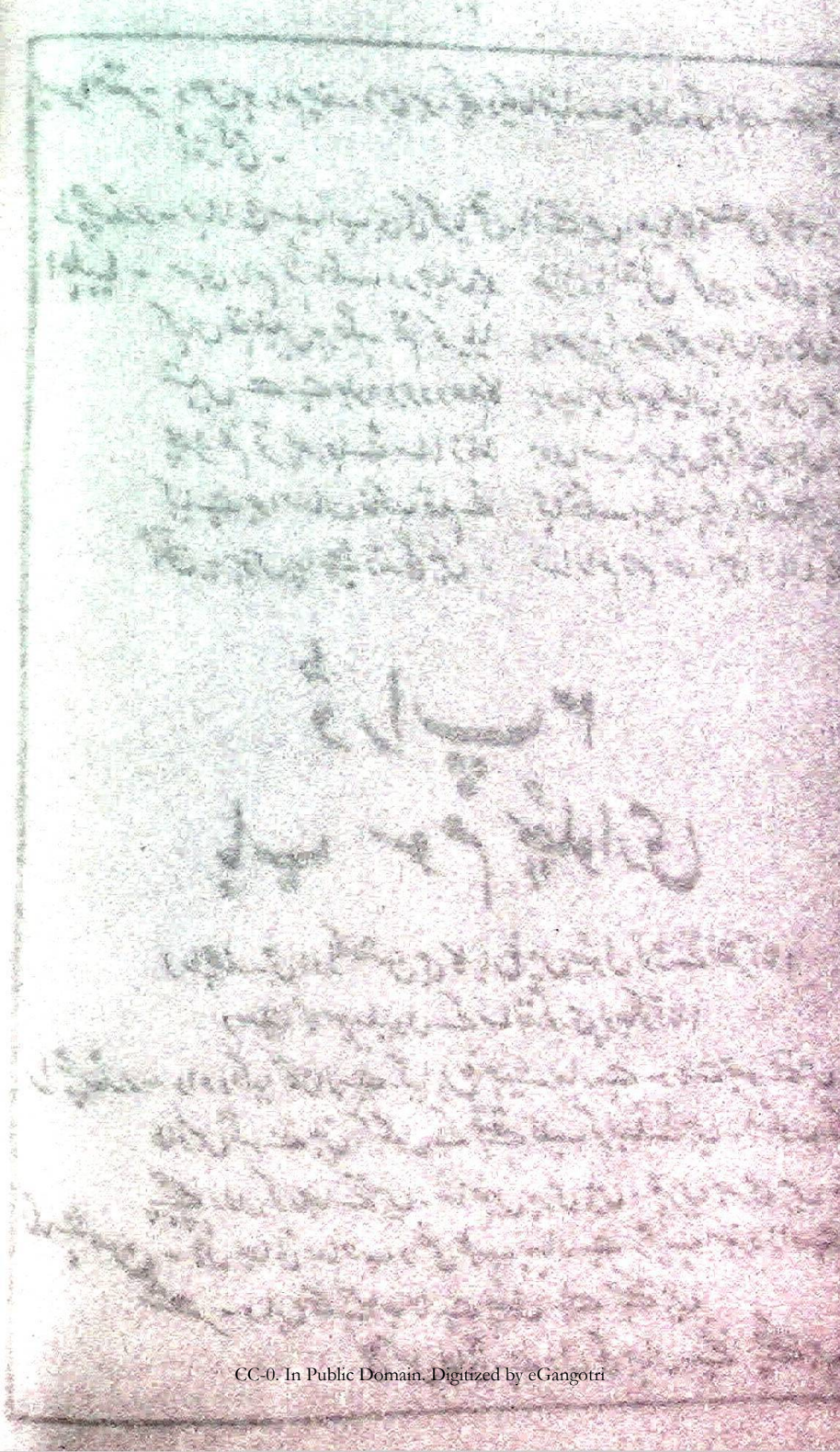

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

صورت میں دیکھئے۔ سامنے والی موہنی مورت میں دیکھئے۔

چندر مکھی ۔ راجکماری جی۔ سارا جنک پورا نہوں نے اپنا اپنا لیا۔ سب کو موہت بنا لیا ہے۔ ہر ایک زبان سے یہی دعا نکلتی ہے کہ یہی دھنک توڑیں اور ہم لوگوں سے ناطہ جوڑیں۔

سیتا ۔ اری چندر مکھی کیا باتیں کرتی ہے۔ دھنک ٹوٹنا آسان نہیں۔ تو جو کہتی ہے اس کا کچھ شان گمان نہیں۔

مالتی ۔ ایشور کی بڑی باہیں ہیں۔ وہ جس کو چاہے بڑھا دے عرش پر چڑھا دے رائی کو پربت کر ڈالے۔ پربت کو کرے رائی۔ کیا عجب کہ اس نے یہی جوڑی بنا دی ہو۔ اور ہمیں موقع مبارکبادی ہو

سیتا ۔ ہمارے تمہارے منصوبے فضول ہیں۔ جو ہونہار ہے کل آپ سے آپ ہوگی۔ اب دیر ہوتی ہے۔ پوجا کا سامان جلد لاؤ۔

(رامچندر اور لچھمن کا درختوں کی آڑ میں سیتا جی کو دیکھنا۔ اور خوش ہونا)

کبت

رامچندر ۔ لچھمن کچھ دیکھو بھگوت کو نیو لیکھو کیسی مورت صورت کیسی روپ رس بوری ہے
الکیں ہیں بھنور سماں۔ پلکیں مانو کنول دل چہلکیں دواو کپول گات گوری گوری ہے
نین بہئے چکور میرے۔ چندر مکھ نہار دا کو سوا ہو مانو میرے چندر مکھ کی چکوری ہے
جا کے نمت دھنش جگیہ رچیو ہے جنک رائے یہی سری جانکی جنک کشوری ہے

کبت

ایضاً ۔ دیکھیوں جب سکھن سنگ اُپجی سن بچ اوسنگ پرکن لگے دائیں انگ او بہت پربھاؤ ہے
چتون مکھ ہی کی اور۔ چندر ماں کو جم چکور۔ آج کون تات مور۔ کہا کہوں چاؤ ہے
چاہے کیتے پران جاہیں پھیرت منہ نہ رن ماہیں ہیرت پرنار ناہیں کل کو سبھاؤ ہے

درشٹ نہیں دہرت دہیر ہوت جات ستھل شریر۔ اچیو پریم ات گبھیر ناہیں کچھ اپاؤ ہے

(رامچندر و لکھشمن کا چلا جانا اور سیتا کا گوری پوجنا)

سیتا جی ۔ جے جے جے گر راج کشوری — جے مہیش مکھ چندر چکوری
جے جگبدن کھڑانن ماتا — جگت جنن دامن دُتی گاتا
نہیں تو آد مدھ آد سانا — امت پربھاؤ وید نہیں جانا
سیوت تو ہے سُلبھ پھل چاری — بروائن ترپُر ار پیاری
دیوی پوج پد کمل تمہارے — سُر نر مُن سب ہویں سُکہارے
مور منورتھ جانو نیکے — بسو سدا ار پر سب ہی کے

گوری ۔ سن سیاست اسیس ہماری — پوجھ منو کامنا تمہاری
نارد بچن سدا سُچی سانچا — سوئی بر ملے جاہ سن رانچا

دوہا { من جاہ راچو ملے سوئی بر۔ سہج سندر سانورو
کرنا ندھان سجان شیل سینہ جانت راو رو

چندر مکھی ۔ لو راجکماری مبارک۔ نارد جی کا بچن پتھر کی لیک جو تمہاری اچھیا ہے وہی ٹھیک۔

مالتی ۔ بس بس۔ اب کیا ہے جو ہم چاہتی ہیں وہی ہوگا۔ گوری ماتا نے صاف صاف تو کہہ دیا۔ اور کیا چاہیئے۔ (جانکی جی کا خوشی کے لہجے میں گاتے ہوئے چلا جانا)

جانکی ۔ سُرن نرن جن من ہرن ۔ مورت آنند کند
کمل چرن منگل کرن ۔ شیام برن مکھ چند
صورت اَت جیرا سو ہے ۔ مورتیا من موہے . . . . . ہاں ہاں
کنڈل کانن میں جھلکیں۔ اردہ چند نندک پلکیں۔ سوہیں ناگن جیسی الکیں
صورت . . . . . .
دواؤ کپول چندر بھاں۔ بھرکٹی مانو ہے کمان ہے اُفق جیہ کو درشٹ بان صورت

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

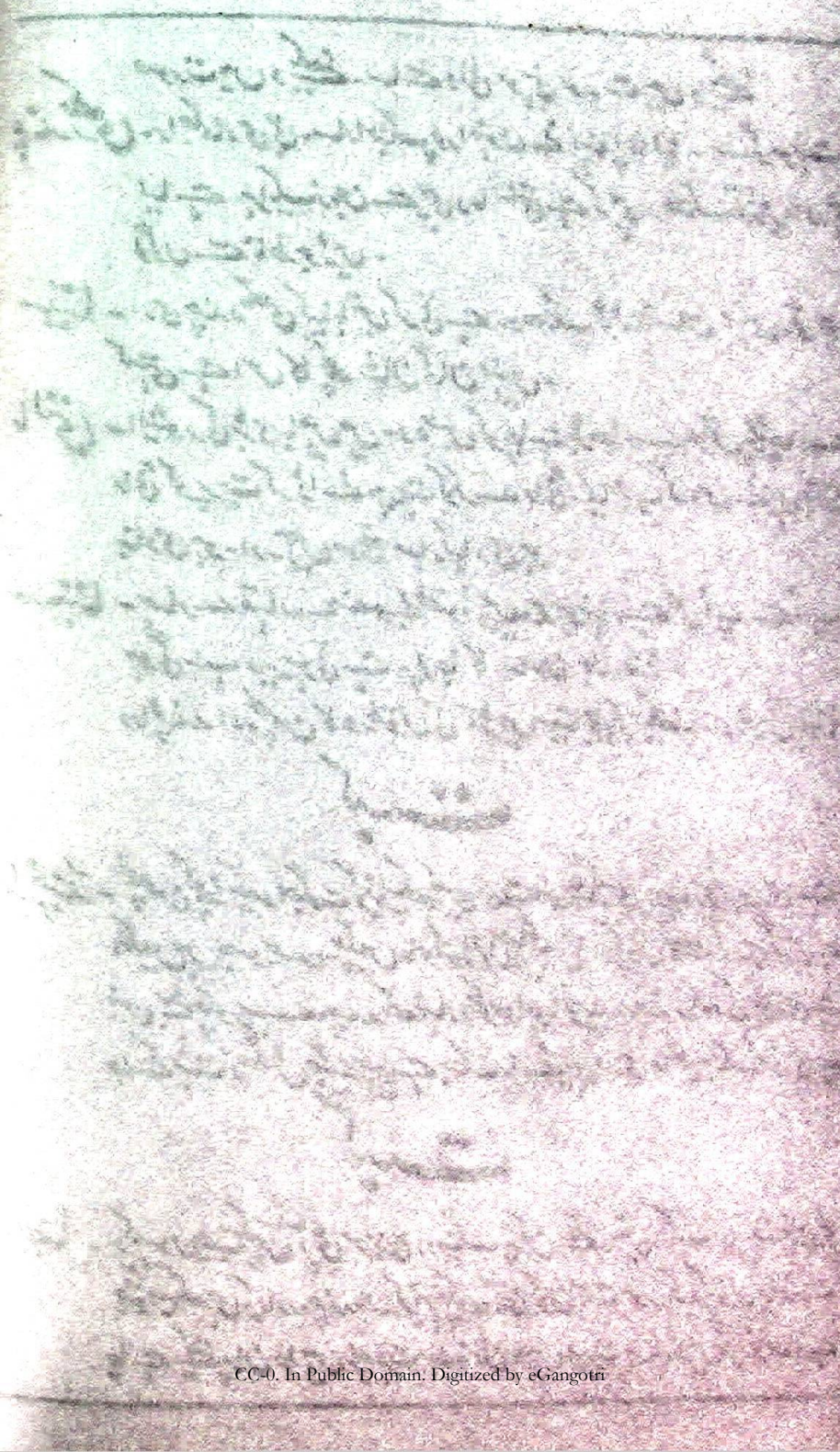
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سین بازار

سب لڑکے۔ ہم خوشیاں آج مناتے ہیں من مانی موج اُڑاتے ہیں
آؤ سب کلیل کریں نئے انوکھے کھیل کریں

ایک لڑکا۔ چل چل چل تو ہے پھٹبیل

دو لڑکے۔ چُپ رہو چُپ کولھو کے بیل

کھیلیں گیند ہاں لے روک ؛ اپنے کھیل کو بھاڑ میں جھونک

ایک لڑکا بیل نہ کودا کودی گون

دو لڑکے یہ تماشہ دیکھے کون

ایک لڑکا۔ لو یہ کمان لو غلیل آؤ کھیلیں ہم تم کھیل
ہم تو کھیلیں گلی ڈنڈا
گھر رکھ اپنا تو جھنڈا
بس بس۔ چل۔ چل اڑیل ٹٹو ماروں گا تڑ سے کوڑا
واہ نکھٹو واہ نکھٹو چمر گدھ کا ہے جوڑا۔

ایک لڑکا۔ کیا کرتا ہے اُو دھم چپ رہ۔ بے وال کے بُودم چپ رہ

پہلا۔ ہم بے وال کے بُودم۔ کیوں رے سنگ بے نُون خار بے دل

دوسرا۔ الگ الگ کہیں حجامت نہ بن جائے ایک جھانپڑ میں سیدھا کر دونگا

تیسرا۔ ارے یہ باتوں کا بھوت نہیں۔ لاتوں کا ہی بھوت ہے۔

چوتھا۔ دودھ پانی ہو جانے دو۔ ایک لات میں تو پوٹا پھٹ جائے گا۔

پانچواں۔ (اندر سے آکر کہتا ہے) ہیں یہ طویلے میں لیتا ہے کیسی۔ ایک پھٹیلی کے چٹے بٹوں میں کھٹ پٹ کیا معنے غصہ تھوک ڈالو۔ بھلے مانسوں میں دنگہ فساد کیسا اؤ میل ملاپ سے کھیلیں۔ کبڈی کھیلو۔ گلی ڈنڈے سے دل بہلاؤ آنکھ مچولا ہو۔ چھپّی چھپیا ہو چلو سادہ چور بنیں۔

(سب لڑکوں کا کھیلنے کو چلنا اتنے میں ڈھنڈورچی کا آنا سب کا کھڑا ہو جانا)

پانچواں۔ بھیڑو بھیڑو ڈھنڈھورا آرہا ہے۔ سُنیں تو کیا کہتا ہے۔

ڈھنڈورچی۔ لوگو یہ پرن ہے جنک رائے نے ٹھانا
سب سُن لیں مکٹ شرومنی راجہ رانا
منخلیش نگر میں سیا سومبر ہو گا
جیتے گا بازی جو قسمت ور ہو گا
ہے راج سبھا میں دھنش شمبھو کا بھاری
ہے دھنش جگہ کی بہت بڑی تیاری
دنیا بھر کے سب شور بیر آئیں گے
جتنے ہیں جودھا زور آزمائیں گے
توڑے گا جو شِو دھنک تیج بل دھاری
جے مال اُسے پہنائے گی راجکماری
ہے جنک رائے کا پرن اٹل سب جانیں
بلوان دھنک پھر توڑیں پہلے تانیں
(لڑکے اُچھلتے۔ کودتے اور یوں باتیں کرتے ہیں)

ایک لڑکا۔ آہا اب ہماری راجکماری کا بیاہ ہو گا جشن پیش نگاہ ہو۔

دوسرا لڑکا۔ دیکھو نا سب مکان سج رہے ہیں۔ نوبت نقارے بج رہے ہیں
آؤ ہم سب خوشیاں منائیں۔ تانیں اُڑائیں۔

گانا

سب لڑکے۔ ڈگر ڈگر کی شوبھا نئی ہے منگل کاج ہیں منگل ساج ہیں
نگر نگر آنند مئی ہے۔ ڈگر ڈگر . . . . . .
پرمیشور نے خوشی دکھائی۔ سب ہل مل کے بجائیں بدھائی
گائیں ترانے گیت سہانے۔ نگر نگر . . . . . .

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

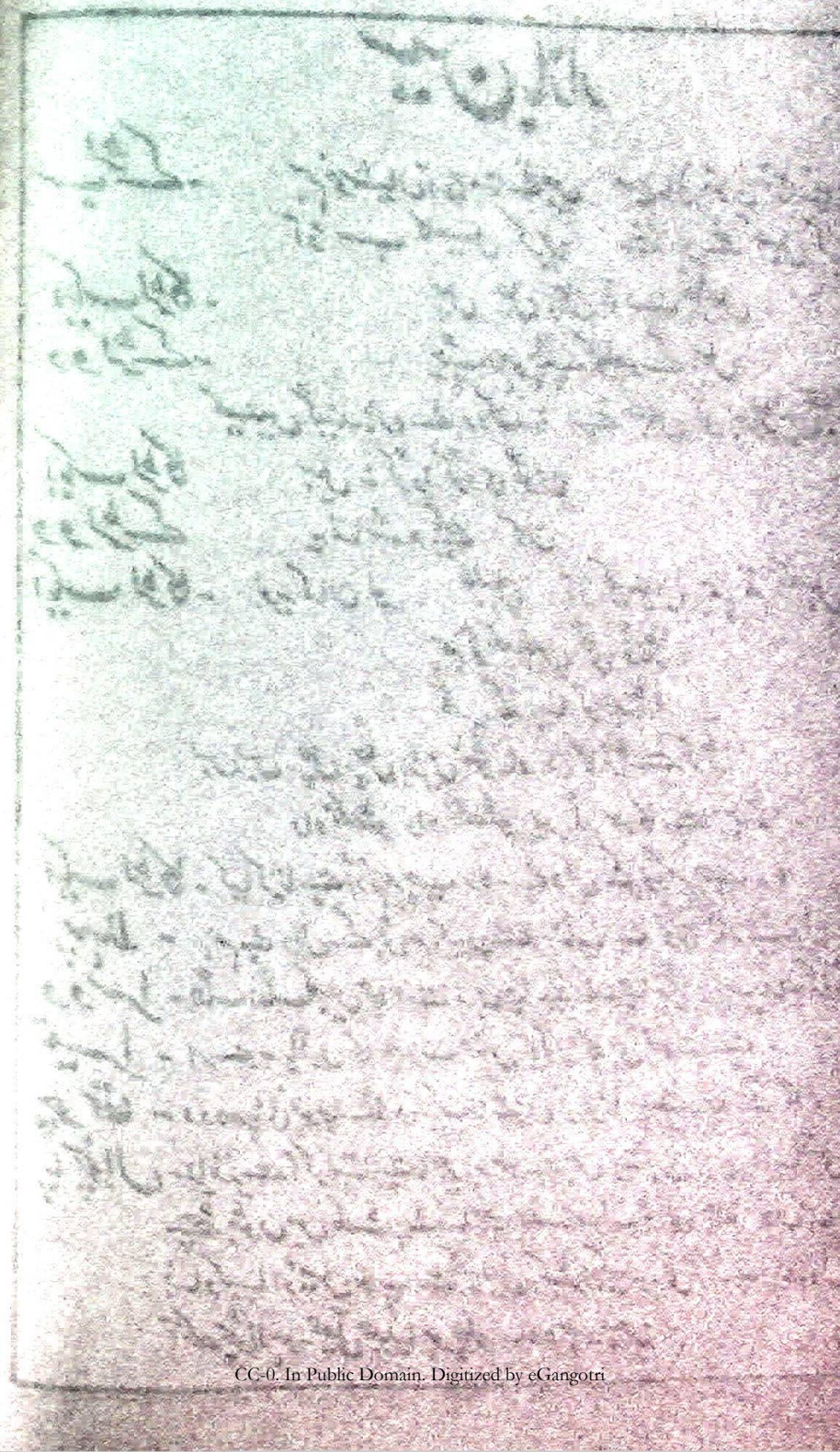
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

پن دان بھی کریں۔ چین چان بھی کریں۔ کہان پان بھی کریں
خوب گان بھی کریں۔ راگ بھی ہو رنگ بھی ہو جھانجھ جلترنگ بھی ہو
چنگ بجے۔ مرچنگ بجے شہنائی کے سنگ سارنگی بجے مردنگ بجے
ڈگر دگر.....

(اتنے میں رام لکھن کا آنا اور لڑکوں کا ساتھ ہو جانا)

ایک لڑکا۔ شرومکٹ آپ ہی لبسوامتر کے ساتھ پدھارے ہیں۔

لکھشمن۔ ہاں۔

دوسرا لڑکا۔ پرنام کرکے۔ تو مہاراج ذرا ہماری طرف بھی ہوتے چلئے۔

تیسرا لڑکا۔ نہیں مہاراج ہماری طرف سے۔

چوتھا لڑکا۔ ہمارے یہاں ضرور چلئے سب کو آپکے دیکھنے کا اشتیاق ہے۔

لکھشمن۔ آپ لوگ کچھ دیر معاف کریں بازار میں گھومتے ہوئے آپ ہی لوگوں کی طرف سے گزرتے ہیں۔ وہیں رہلیں گے۔

سب کا چلا جانا)

سین دہنش یگ

{راجہ جنک۔ لبسوامتر۔ رام لکھشمن۔ راون۔ بانا سُر اور راجوں کا بیٹھا ہونا
ایک میز پر تھال میں جیمال رکھی ہونا اور بھاٹ کا راجوں سے مخاطب ہو کر کہنا}

کبت

بھاٹ۔ منڈل بھو منڈل ماہین۔ ایکو کہوں دیکھو ناہیں ایسو جیسو بیاپک ہے مانک کنک کو
سو بھا بکھانن کی تنکو سمرتھ ناہیں نارو کو سارو کو پھنک کو سنک کو
کائرن کو ناہیں میں سناوت ہوں یا ہی ماہیں سورن کو پورن جو ہے پرن جنک کو

بھج بل سرا ہوں واکو تن من سے چاہوں اکو سیتا سے بیاہوں واکو توڑے جو دھنک کو

کبت

جیتے پدھارے سر دھارے مکٹ بیر۔ جیتے راج براجے مہاراجے بلوان ہیں۔
آویں جھکاویں دہن پر اکرم دکھاویں اپنو جاویں گرہ کو دھاویں جو جو سکیمان ہیں
شو کی کمان گر سمان ہے براجمان دھاویں کہاں مل دہن راس یہاں ہیں
سیتا کی بھر کٹی کو دہیان کر نپاک توڑیں رائے بچن دہنی سے نکلے ہوئے بان ہیں

بھاٹ۔ بھاٹ راون سے التجا کرتا ہے
شو جی کے بھگت لنک پتی بل دکھائیے۔
کیلاش اٹھایا پہلے تھا اب چاپ اٹھائیے۔

راون۔ ہیہ کے نین سیچ سیچ آوے گو ادھم نیچ میرے آگے سبھا کے بیچ تنک تنک کو
ہین بھجا پر چنڈ میرے پراکرمی ہیں ونڈ میرے دیپ میرے کھنڈ میرے کھنڈ کر دوں دھنک کو
سر ترم اکھاڑ ڈاروں تربھون اجاڑ ڈاروں سر دتور تاڑ ڈاروں گر سمیر کنک کو
توڑوں گا میں ہی چاپ بیاہونگا سیا کو آپ اور جو ہیں راجے پرن توڑ سنگے جنک کو

(یہ کہکر راون دھنک پر جھکتا ہے اور آکاش بانی ہوتی ہے)

اکاش بانی۔ چلاے دھنک توڑنے سیتا سے ناطہ جوڑنے گھر کی خبر لے بہن چل بسی

(راون چونک اٹھتا ہے اور سنتے ہی بھاگ جاتا ہے)

بھاٹ (بانا سُر سے عرض کرتا ہے)
بانا سُر اٹھے چٹکی سے چلہ چڑھائے
شو کے دھنک کو قوس قزح کر دکھائے

بانا سُر دیکھوں نظر قہر سے دریا کو تو جلجائے ؛ یہ کیا صفت موم ہر اک کوہ پگھل جائے
سورج پہ چڑھے تپ جو نظر میری بدلجائے ؛ ماہی زمین پاؤں کے سایہ سے کچل جائے
تنکے کی طرح قوس فلک توڑ کے رکھدوں ؛ یہ کیا کہ ہزار ایسے دھنک توڑ کے رکھدوں

(دہنک نہ اٹھنے کے بہانے سے کہتا ہے)

ارے میں پھوس کو ہاتھ لگاؤں۔ دنیا ہنسے گی کہ ترلوک کو ہانے والا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بانا سُر بھی سینگ کٹا کر بچھڑوں میں شامل ہونے چلا ہے۔ گولی مارو
ایسے دھنک کو۔ میں اس کو چھُو کر مفت کی ہتیا نہیں لینا چاہتا۔

بھاٹ — راجہ منتھرا سے کہتا ہے
منتھرا نرپش راجوں کی گردن جھکائے
ابرو کی طرح تن کے دھنک کو اٹھائے

راجہ منتھرا - راون پر دھرکال ہے۔ بانا سُر کیا مال ہے۔ ہم شیروں کی کلائی مروڑتے
ہیں ابھی ابھی دھنش توڑتے ہیں۔ (دھنک نہ اٹھنے پر)
ارے میں بھولا کہیں پیچھے سے چکمہ نہ ہو میں پہلے جیمال پہن لونگا
تب دھنک اٹھاؤں گا۔

بھاٹ — راجہ اُجین سے عرض کرتا ہے
مانند تیر راجہ اُجین آئے
جھک کر کماں کی طرح کماں کو اُٹھائے

راجہ اُجین - ذرا سا دھنک نہ ٹوٹا سب کا جی چھوٹا۔ لو ہم طاقت دکھائے دیتے ہیں۔ ابھی
پرخچے اُڑائے دیتے ہیں (دھنک نہ اٹھنے پر بہانیسے کہتا ہے) واہ یہ سویمبر ہے
کہ بھاڑے کے ٹٹوؤں کا تھان جب کوئی دھنک اٹھائے تو جیمال گلے میں
پڑے ہم کوئی مزدور نہیں کہ بوجھ اٹھانے پھریں۔ ہم ایسی مزدوری سے
باز آئے (یہ کہکر اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہے۔
(راجہ جنک کا رنج و غصہ کی حالت میں کہنا۔ (گانا)

جنک - دنیا میں ہائے کوئی توانا نہیں رہا — افسوس مردمی کا زمانہ نہیں رہا
جسکو سمجھئے مرد جو کہلائے شور بیر — راجہ نہیں رہا کوئی رانا نہیں رہا
تاثیر ماں کے دودھ کی مٹی میں مل گئی — طاقتوری کا جوش پُرانا نہیں رہا
جائیں بہن کے چوڑیاں بیٹھیں گھروں میں سب — نامردی کا کچھ بھی ٹھکانہ نہیں رہا
ہے کسی کو لاج نہیں ذرا بھی موچھ کی — بانکا مکٹ جوانوں کا بانا نہیں رہا
کنواری سگی کیا میرے بھگوان جانکی — شدزور کوئی میں نے یہ مانا نہیں رہا

(یہ سنتے ہی لچھمن جی کا پرجوش ہوکر کہنا)

لکھشمن - سب کو تلاحی سنا بیٹھا یہ جھک ہی کیا ہے
کہتا ہے اوروں کو خود راجہ جنک ہی کیا ہے
ہم کو بھی سان لیا ہیزوں میں نامردوں میں
بیوقوفی کا یقیں کرنے میں شک ہی کیا ہے
سارے برہمانڈ کو اک ہاتھ سے چکہ دوں میں
یہ دھنک تو ہے دھنک قوس فلک ہی کیا ہے
اور راجوں سے نہ اٹھی کہ نہ ٹوٹی جو کماں
اس سے رگھوکُل کی بھلا دہر میں زک ہی کیا ہے
کیا جنک سارے مہاراجوں کا توڑوں ابھمان
یہ سڑا اور گلا شو کا دھنک ہی کیا ہے
(رامچندر جی کی طرف دیکھ کر) گانا
آپ کی چشم کرم کا جو اشارہ ہو جائے
قوس کو اُنگلی سے چھُوؤں تو دوپارہ ہو جائے
نظر گرم سے دیکھوں تو جُھلس جائے سپہر
پھونک ماروں تو ہر ایک کوہ شرارہ ہو جائے
آتش قہر اگر آنکھوں سے ہو شعلہ فگن
آسمان ہو دھواں۔ چنگاری ستارہ ہو جائے
قوس چھُوؤں تو ہوں افلاک و زمیں زیر و زبر
طرفہ نظارہ میں اعجوبہ نظارہ ہو جائے
دیجئے حکم تو کیا چیز ہے شِو جی کا دھنک
کرہ خاک ابھی اُڑ کے غبارہ ہو جائے

(رامچندر جی کا اشارے سے لچھمن کو رُکنا اور لچھمن جی کا ہاتھ جوڑ کر
بیٹھ جانا اور لبسوامتر کا رامچندر جی سے کہنا)

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

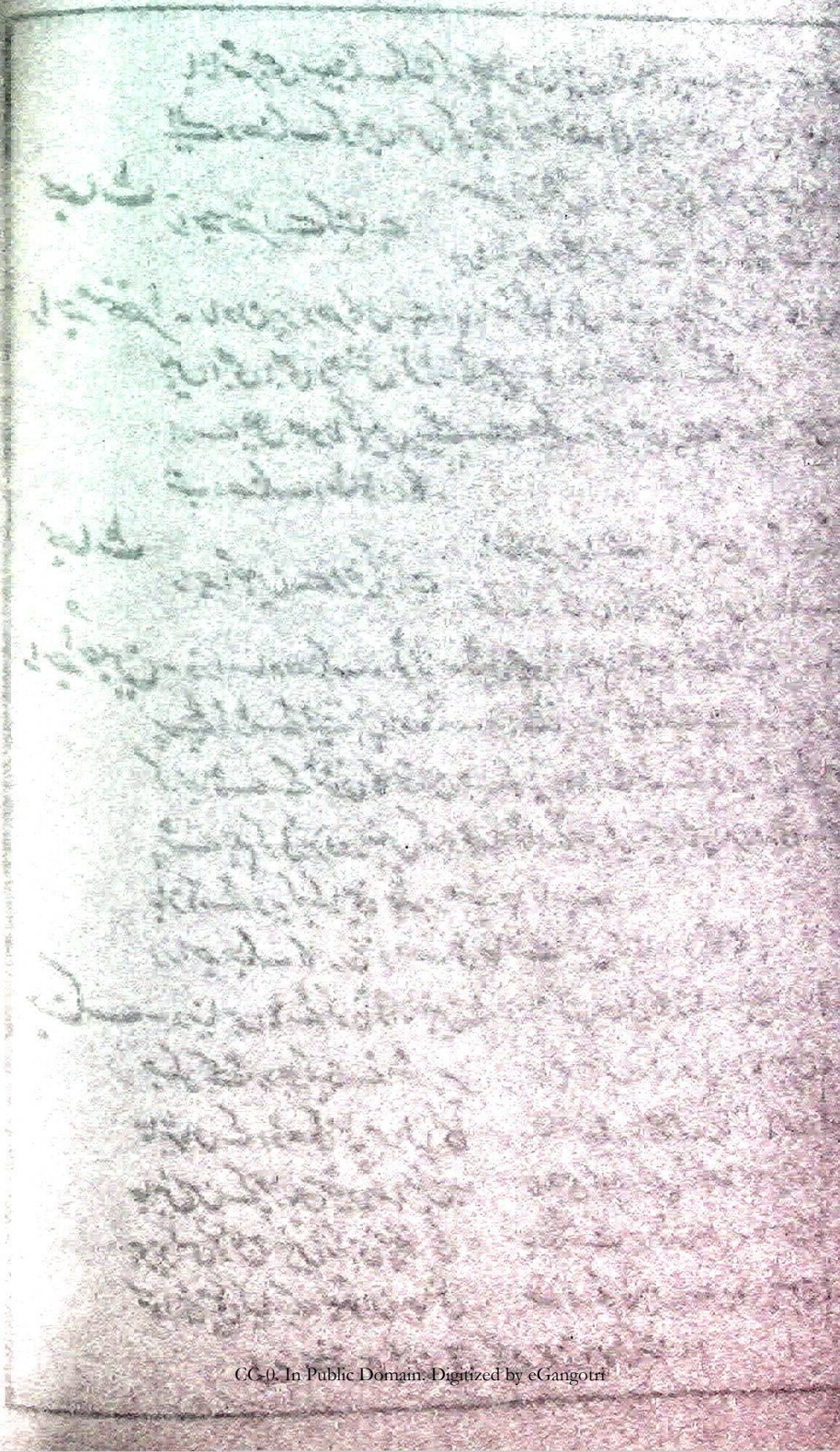
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بسوامتر۔ ہرو ہرو رگھوبنش من پڑی جنک پر بھیر
ترن سماں توڑو دھنک۔ اٹھو اٹھو رگھبیر

(رامچندر جی کا بسوامتر کے چرنوں پر سر جھکا کر اٹھنا اور دھنک کے پاس جا کر تھوڑی دیر شوجی کا دھیان کرنا اور دھنک کا توڑ ڈالنا اتنے میں سب دیوتاؤں کا پھولوں کی برکھا کرنا۔ سیتا جی کا جیمال پہنانا)

گانا

سہیلیاں و درباری۔ توڑو دہن دہن دہن جن من رنجن سنشے بھنجن رام
ہارے جودھا سارے۔ بن گئے سب کام
چھوڑو دھنک بہاجے۔ راون ایسے راجے۔ مہاراجے لاجے
رگھبر پر چھپ چہاجے۔ منگل باجے باجے ہوئی دھوم دھام
توڑو . . . . . .
ایسی آفت شبہ آئی گھڑی جیمال بشال گلے میں پڑی سُر سُر سے لگی پھولونکی جڑی
ادھر اُدھر ڈگر ڈگر نگر نگر گاتے ہیں گن سُر مُن ناچت رسبھا چھن چھن
گونجا جے گن دُہن سُن سُن سب سر گدھام
توڑو . . . . . .

(پرسرام کا آنا)

پرسرام۔ آج یہ بھیڑ بھاڑ کیسی ہے۔ ایک دھنش کی ٹنکار نے میرا جپ تپ بھنگ کر دیا۔ ذنگ کر دیا۔ معاملہ کیا ہے۔

راجہ جنک۔ مہاراج آج سیتا کا سوئمبر تھا۔

پرسرام۔ راجکماری کی جے۔ اس کے دشمنوں کی چھے۔ سہاگ اٹل۔ سب کارج سپھل (دھنش کی طرف دیکھ کر) اوراجہ جنک یہ دھنک کیسا ٹوٹا پڑا ہے۔ ارے شوجی کے دھنش کا یہ حال دہرکال۔ دہرکال راجہ جنک تیری شامت آگئی۔ قیامت آگئی۔ پلٹ دوں راج خاک میں

ملا دوں تخت و تاج آج سب راجے مہاراجے مارے جائینگے۔ موت کے گھاٹ اُتارے جائیں گے۔

گانا

رامچندر۔ دھنک مجھ سے ٹوٹا گنہگار ہوں میں
جنک کی خطا کیا خطاوار ہوں میں
خطا جو ہوئی اُس کا میں خود ہوں قایل
سزا جو ہو اُس کا سزاوار ہوں میں
خطا آپ کی رائے میں گر ہوئی ہے
معافی کا دل سے طلبگار ہوں میں
سزا ہو تو قسمت جزا ہو تو قسمت
ہر اک کے لئے دل سے طیار ہوں میں

پرسرام۔ تو چوہیا کو مار کر گوبر سنگھاتا ہے۔ شِو کا دھنک توڑنا اور پھر ہاتھ جوڑنا اور رام جو کمان شکن ہے وہ سہسر باہو کی طرح میرا دشمن ہے۔

لکھشمن۔ مہاراج جی! پرسے کو بغل میں رکھ لیجئے۔ کہیں ہوا نہ لگ جائے۔ آج جناب کیا ہے۔ باعث عتاب کیا ہے۔ کھیل کود میں ہزاروں دھنک توڑ ڈالے کبھی مردوڑ ڈالے کبھی نہ شکایت ہوئی۔ ہمیشہ نظر عنایت ہوئی۔ آج یہ سڑا گلا دھنک ٹوٹ گیا۔ تو جی چھوٹ گیا۔ آپ کو غیرت ہے مجھے حیرت ہے۔

پرسرام۔ او راجکمار۔ شتر بے مہار۔ زبان میں لگام دے۔ شوجی کا دھنک سڑا گلا کہتے تیرا مُنہ نہ جلا۔

لکھشمن۔ آپ کے نزدیک دھنک کوہِ گراں تھا۔ ہماری نظر میں تنکے کی کمان تھا۔ سری رامچندر جی نے ذرا ہلا دیا تو کیا بس ملا دیا۔ دھنک آپ ہی ٹوٹ جائے تو کسی کا کیا قصور۔ سمجھئے حضور۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

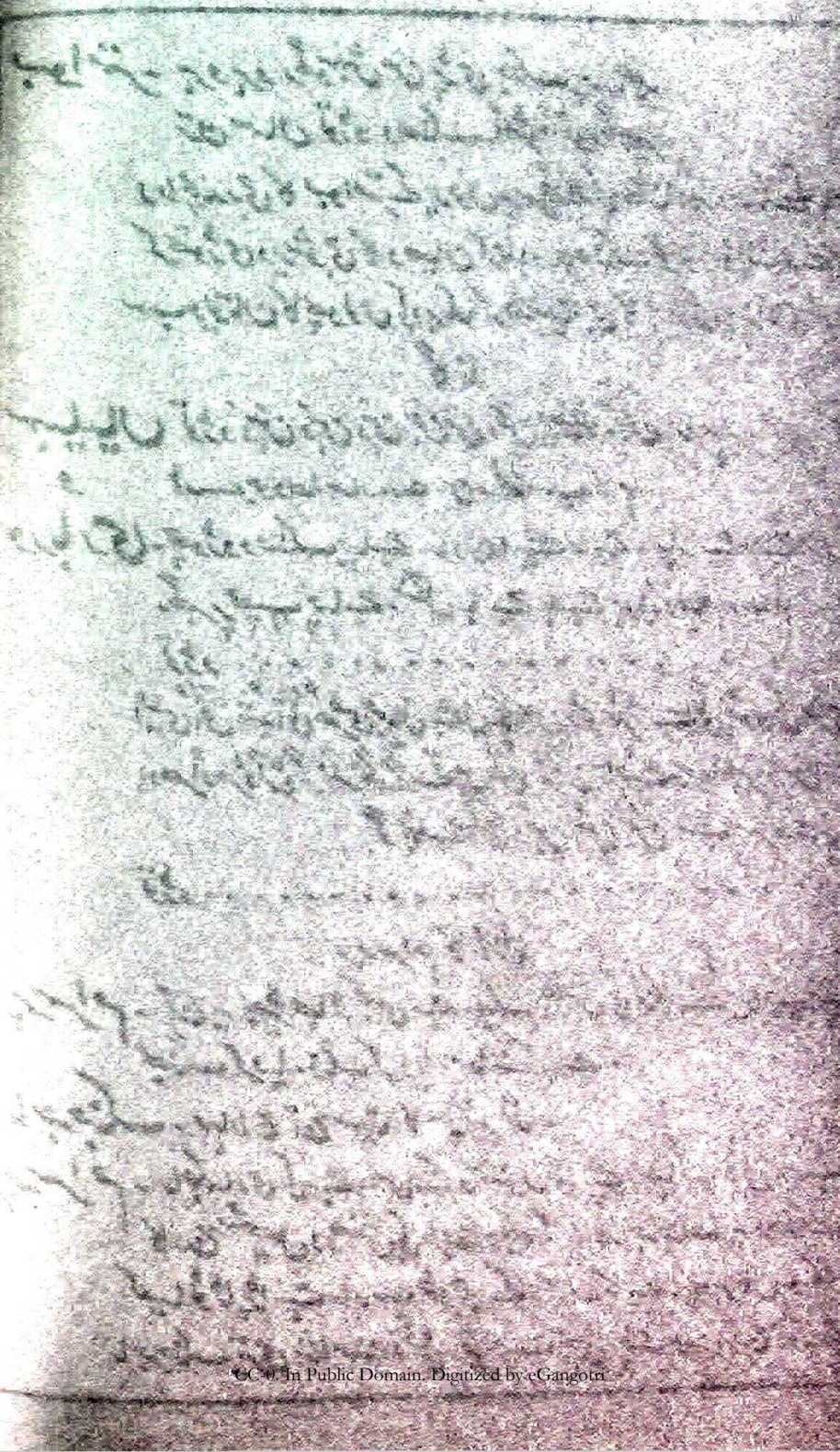
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

پرسرام ۔ اوگستاخ تو نے مجھے سیدھا سادھا منی ہی جان لیا ٹھے ٹھے راجوں میں سان لیا۔ بچہ سمجھ کر نہیں مارتا۔ نہیں تو تلوار کے گھاٹ اتارتا۔ میں نے پیدائشی برہمچاری تیج بل دھاری چھتری خاک و سیاہ کئے خاندان کے خاندان تباہ کئے تجھ کو میرے پرسے کی خبر نہیں۔ ذرا بھی ڈر نہیں۔ کیوں ماں باپ کے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے کریگا۔ کہتا ہوں بے موت مریگا۔

لچھمن ۔ حیرت غیرت (مجھ سے بچوں کو یہ پرسے کا دکھانا کیسا؟ مار کر پھونک پہاڑوں کا اڑانا کیسا یہاں کوئی چھوئی موئی کا پھول نہیں جو انگلی دکھاتے ہی مرجھا جائیگا آپ ہزار دفعہ پرسہ دکھائیں دل ہرا ہی ہوتا جائیگا آپ بھرگ کل شر و منی ہیں پرسے کے دھنی ہیں۔ اس کا ڈر نہیں خوف و خطر نہیں مگر بھرگ کل کا لحاظ جینو کا ادب ہے طرح دینے کا یہی سبب ہے ورنہ۔ یوں پرے ہوئے۔ شیر کو ڈکا ہے کسی نے؟ طوفان کی تھپیڑے کو بھی روکا ہے کسی نے برہمن اور گئو سے رگھو بنشی نہیں الجھتے رکھشا کرنا ہی اچت سمجھتے ہیں انکو مارنا دھرم سے گرا ہی ان سے ہارنا بھی رو سیاہی۔ مگر مہاراج آپ بار بار تیر و کماں سمجھا لئے پرسہ سے کیا حاجت نعیر رہے۔ شعر ٹیڑھی بھنوئیں ہیں عبث بل کماں میں ہے۔ پرسہ میں بھی کاٹ نہیں جو زباں میں ہے آپ جو کہتے ہیں میں شربت کا گھونٹ سمجھ کر پی رہا ہوں۔ ہونٹ سی رہا ہوں۔ اگر کوئی اور ہوتا تو طور بے طور ہوتا۔ آپ ماریں بھی تو پاؤں چھونا ہمارا کام ہے۔ ورنہ زندگی حرام ہے۔

پرسرام ۔ اولبو امترا اس کے منہ میں لگام نہیں دیتا۔ زبان تھام نہیں دیتا۔ کہتا ہوں رگھو بنش میں ماتم ہو جائیگا۔ قیامت کا عالم ہو جائے گا۔ اس کے سر پر موت سوار ہے۔ کچھ اور بات ہونہار ہے۔ میں کون ہوں اس کو بتا دو۔ میری طاقت کیا ہے جتا دو۔

لکھشمن ۔ آپ گورو مہاراج کو کیوں تکلیف دیتے ہیں خود اپنی تعریف کیا کم کر چکے ہیں اب اور جو کہنا ہو کہیئے۔ چپ نہ رہیئے آپ شور میں ویر ہیں سیف زبان میں صاحب شمشیر ہیں۔ منہ سے گالی دینا خلاف گستاخی معاف بہادر

شور بیروں کو مار کر تنتے ہیں۔ اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بنتے۔ لیکن بہادر جب خاموش ہوتے ہیں۔ تو ہیزاور ہی پر جوش ہوتے ہیں مہاراج آپ کو کیا کال بلا لایا ہے۔ کہ آپ کو خیال آیا ہے مجھ سے الجھئے اونچ نیچ نہ سمجھئے۔

پرسرام ۔ دیکھو سبھا والو! اسے سامنے سے ٹالو اب مجھ پہ الزام نہیں۔ اس کو نہ مارا تو پرسرام نام نہیں۔ چھوکرا سمجھ کر اب تک معاف کیا۔ بہادری کے خلاف کیا۔ اب تحمل کا یارا نہیں۔ بغیر مارے چارہ نہیں۔ لکھشمن کوئی گھڑی ہی کا مہمان ہے۔ یہ پرسہ اور اس کی جان ہے۔ لحاظ نے چھوکرے کو سر پر چڑھا دیا۔ گستاخی کو حد سے بڑھا دیا۔

لکھشمن ۔ چہا کیجئے آنکھیں بند کر لیجئے۔ میں نظر سے اوجھل ہو جاؤں گا آپ کو نظر نہ آؤں گا۔ (رامچندر کا لچھمن کو روک کر پرسرام سے کہنا)

گانا

رامچندر ۔ لکھن اے مہاراج داس آپ کا ہے
خطا کسی کی ہے یہ بے خطا ہے
عتاب اس قدر اس قدر غیظ و غصہ
یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے
دھنک مجھ سے ٹوٹا خطا کی ہے میں نے
نہیں عذر فرمائیے کیا سزا ہے
پرسرام جی آپ ہیں رام میں ہوں
بڑا ہے وہی نام جس کا بڑا ہے
خطا ہو گئی ہے تو بس ہو معافی
گذارش یہی ہے۔ یہی التجا ہے
ادھر دیکھئے سوچئے اپنے دل میں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ہے پرسہ نکالتے ہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے آپکی تقریر خود ہی سان پر چڑھی شمشیر اور زہر میں بجھا ہوا تیر ہے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سمجھئے تو غصّہ کہاں تک بجا ہے

چرن آپ کے بھی سہی چشم و سر پر
جہاں سینے پر بھرگ جی کی لتا ہے

پرسرام - سری رام چندر تم واقعی رام ہو - تو میرا دہنک چڑھاؤ - شک مٹاؤ - اسی پر ہمارا تمہارا فیصلہ ہے - پھر شکوہ ہے نہ گِلا -

رامچندر - جو حکم جو ارشاد - آگیا کا دھنباد

(رامچندر جی کا دھنشی چڑھانا)

پرسرام - آہا رام اوتار ہو گیا - رماپت چھما کرنا میں نے پہچانا نہ تھا - آپ تو ساکشات بشن ہیں -

آپ کو میرا پرنام ہے -

گانا

اہلِ دربار

پرنمام پرنمام رگھوکُل ابھرام - شوبھا دھام گُن گرام شام روپ
رام ہوئے انند سر برند ہے انند کند - چرنن پر سیس لگاویں
سُرن نرن کے دُکھ ہرن - ہیں شبھ کرن چرن پرُن ارُن ہیں
سب سرن بدن ہے گہن برن - امر اجرا چل اٹل ہو ہیں انیک نام
چرنن پر سیس نوادیں

ڈراپ

باب چہارم دیوان خانہ راجہ جنک

وزیر - راجہ جنک سے دہرم چُوڑامن پرتھی ناتھ بھگوان نے سب بات بنا دی - شکل مراد دکھا دی - خط تیار ہے - اجازت کا انتظار ہے - سفیروں کو ارشاد ہو جائیں - اجودھیا نریش سے کہیں - برات لائیں -

جنک - ہاں ہاں کہو جائیں - ادب سے پیغام سنائیں - جلدی لوٹ آئیں - آمد آمد کی خوشخبری سنائیں (سفیروں کو خط دیکر راجہ صاحب فرماتے ہیں) دیکھو بڑے ادب سے رہنا - جو کچھ کہنا عاجزی سے کہنا باقی تم خود ہوشیار ہو - سمجھدار ہو - جیسی بات چھیڑیں ویسا ہی جواب دینا -

سفیر - (سفیر خط ماتھے سے لگا کر) سرکار پھر اجازت ہے نا! ہم لوگ قدم چھوتے ہیں -

راجہ جنک - اچھا دہی مچھلی کہو خوش رہو -

وزیر - سدا بھوانی داہنی سدھ کریں - گنیش پانچ دیور چھیا کریں برہما بشن مہیش

(سفیر سنگھاسن پر سر جھکاتے - اور چلے جاتے ہیں -)

دربار راجہ دسرتھ

چوبدار - دہرم چُوڑامن پرتھی ناتھ متھلا سے سفیر آئے ہیں - خوش خبری لائے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

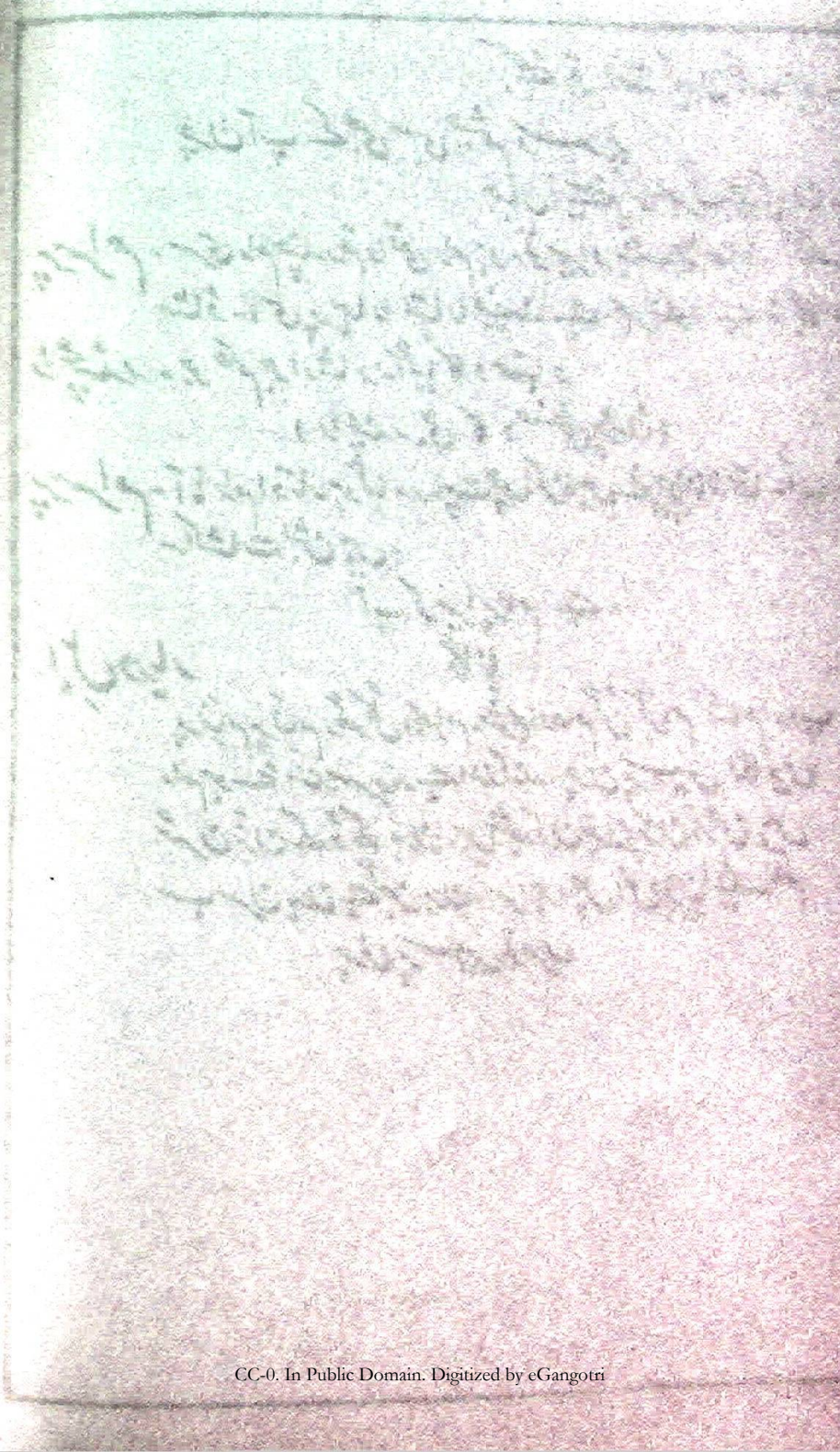
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دسرتھ۔ بلاؤ ساتھ لے آؤ۔ (سفیر حاضر ہوتے ہیں)

دسرتھ۔ کہو تمہارے مہاراج راضی خوشی سب امن چین۔

سفیر۔ آپ کا اقبال چھوٹے بڑے سب خوشحال۔ یہ نامۂ عجز رقم ہے۔ یہ خط مسرت توام۔

(وزیر سومنت سفیروں کے ہاتھ سے خط لیکر سناتا ہے) (خط راجہ جنک)

وزیر۔

اے افسر فرق تاجداری — وے طرّہ تاج شہر یاری
ہے فرق نیاز تاج کا جیم — ہے گردن عجز میم و بیم
سامان نشاط جزو کل ہے — جوبن پہ بہار فصل گل ہے
نسبت ہے دلہن ہے ہر شجر کو — پیوند کی ہے خوشی ثمر کو
ہے سرو سے ربط و ضبط صندل — بلبل ہے فدائے شاہد گل
پڑ انوں سے شان انجمن ہے — شمعوں سے لگی ہوئی لگن ہے
ہے ہنس کو جنجھ گھر کی۔ — ہے کبک کو آرزو قمر کی
ہر طاق کا جفت ہر جگہ ہے — ہر جیب سے اتصال مہ ہے
ہمسلک زمین سے آسمان ہے — خورشید سے زہرہ ہمقران ہے
بے وجہ نہیں یہ ساز و سامان — ہے دست مراد گل ہداماں
رام و لکھن انجمن میں آئے — دو سرو رواں چمن میں آئے
رگھوناتھ نے کرتے ہی اشارہ — کی شو کی کماں پارہ پارہ
سب تاجوروں کے سر جھکائے — راون سے گئے کمر جھکائے
پورا ہوا میرا جو پرن تھا — حیرت میں ہر اہل انجمن تھا
توڑی جو کمان رامجی نے — جیمال پہنائی جانکی نے
اب آپ سے عرض مدعا ہے — تمہید ادب سے التجا ہے
شادی کے بہم ہوں ساز و ساماں — ہو مرکب عزم ادھر خراماں
خدام فلک جناب آئے — چھوٹے بڑے ہمرکاب آئیں

مجھ کو ملے فخر سربلندی — ہو جشن نشاط عقد بندی
اس عرض پہ بس سخن ہے کوتاہ — سر آنکھوں سے ہو میں چشم براہ
آنکھوں کو ہے ذوق جیھ سائی — پتلی کو ہے شوق پیشوائی

معروضۂ بندۂ ادب کیش
گمنام جنک دیہ متھلیش

دسرتھ۔ سری رام نے شو جی کا دھنک توڑا۔ آہا۔ کیسی خوشی کی بات ہے سب راجوں نے جی چھوڑا۔ واہ واکیا فخر مباہات ہے سیتا نے جے مال پہنائی۔ ایشور نے سب بات بنائی۔ کارخیر میں تامل فضول پیغام منظور۔ شادی قبول

سفیر۔ جے مہاراج کی جے جگت سرتاج کی۔

متھلیش مہاراج کا پیغام مبارک — منظوری شادی سری رام مبارک
گوری سیا اور سانولے رگھبیر کی جوڑی — خورشید و قمر کو سحر و شام مبارک

درباری۔ جے بولو سیا بر رامچندر کی جے

گانا

ایضاً۔ آیو سمے ات سندر۔ سکھ مندر تینوں بھون بھئے آنند سر بند بھان چندر

چندر بھان۔ آیو . . . . . .

رب کل سن رگھو نندن — دشٹ دمن جگ بندن
بھئے سیتا ارچندن — توڑو دھنک ترن سمان۔ آیو . . .
ہلسے جیہ جیہ ہر کھے — پشپ چھوندش بر کہے
کنیر آو رگھوبر کے — کرن لگے کن بکھان۔ آیو . . .
لگن افق شبہ آئی — شکن سلبھ او بکائی
لگن مئی جگ چہائی — باجت گیگبے نشان۔ آیو . . .

بدشک۔ (بدشک لغلیں بجاتا۔ اور اچھلتا کودتا آتا ہے) آہا یہ سمدھیانہ کے لوگ ہیں۔ صورت تو دیکھ لوں۔ ذرا بھولئے گا نہیں جمعان گہرے گھاٹ اتریں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گے۔ کہیں یہاں کی طرح شرمانہ جائیں۔ سمدھیانہ کو باتوں میں چھپاتے ہیں۔ اور مونچھوں پر تاؤ دے کر کہتے ہیں۔ متھلا سے آئے ہیں۔ جنک پُور کے دُوت ہیں۔ یہ صاف نہ کہا کہ راجہ جنک کی بیٹی کا بیاہ لائے ہیں۔

اُوہ یا یہہ شرم

سومنت۔ چپ رہ یہ مسخرے پن کا موقع نہیں۔

بدوشک۔ واہ واہ یہ خوب ہی کہی سمدھیانہ والوں سے نہ ہنسیں تو کیا گھر والی سے

سومنت۔ کہیں خفا ہو جائیں۔ اپنے مہاراج سے کہیں دربار میں مسخراپن ہوتا ہے۔

بدوشک۔ خفا ہو جائیں تو جے مال موڑ لیں دہنک جوڑ لیں دو روٹیاں زیادہ کھا لیں۔ مگر ہماری پتل کی جھاڑن بھی نہیں جا سکتی یہاں پانچوں اُنگلیاں گھی میں ہیں اور دشمنوں کا سر کڑاہی میں۔

گانا ارے وَتو سَپُو تو واہ واہ لائے آہا اوہو خوب بیاہ
جیوے سندریا۔ تمہری مہریا۔ اب کی بسادو ہمری دہریا
سَجُوں گا سجریا بناؤنگا گجریا۔ پچرنگ لاکے اوڑھاؤنگا چنریا

لے دونگا

میں جھمکے بالے لے دوں گا
میں کنٹھے مالے لے دوں گا
میں شال دوشالے لے دوں گا
بنوں گا براتی سب کا سنگھاتی جنک پوری میں رہوں گا دن راتی
گروں گا سہاتی سب کے جیہ لہاتی باندھ کے گاتی ٹھونک کے چھاتی

کھاؤں گا

میں دودھ ملائی کھاؤں گا

میں نان خطائی کھاؤں گا
میں خوب مٹھائی کھاؤں گا

پردۂ کوشلیا کارنواس

بھرت۔ (خوشی خوشی شری کوشلیا سے) ماتا جی بھائی کے بیاہ کی خبر آئی۔ مُراد بر آئی۔ اب برات جائیگی۔ سیتا ماتا کو لائیگی۔

کوشلیا۔ (بھرت ستر ہن کو چھاتی سے لگا کر) سچ کہاں ٹھیرا۔ کب ٹھیرا۔ کس سے ٹھیرا۔

بھرت جی۔ جنک پور میں جنک نندنی کے ساتھ بھائی نے سوئمبر جیتا۔ راجوں کی گردن جھکائی۔ سیتا جی نے جیمال پہنائی۔ اب جنک کے دوت آئے ہیں شادی کا پیغام لائے ہیں۔ مہاراج جی نے خط ماتھے سے لگا لیا۔ بیاہ منظور فرما لیا۔

کوشلیا۔ (خوشی سے) اور ماتاؤں کو بھی خبر ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں تو جاؤ بلا لاؤ۔ وہ منظور کریں تو منظوری ہے۔ اُن سے رائے لینا ضروری ہے (بھرت جی ہاتھ جوڑ کر کیکئی جی کے پاس جاتے ہیں۔ سمترا کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور رانیوں کو ساتھ لاتے ہیں)

کوشلیا۔ (کیکئی اور سمترا کو آتے دیکھ کر) بہن منہ میٹھا کراؤ۔ تو خوشخبری سنائیں تمہارا کنول کھلائیں۔

کیکئی۔ تم ہمارا تو منہ میٹھا کراؤ۔ ہمارے رامچندر جی کا بیاہ آیا ہے۔ ایشور نے شبھ سنباد سنایا ہے۔

سُمترا۔ اکیلے ہی اکیلے مٹھائی کھائیگی یا ہم کو بھی کھلائے گی۔ زیادہ باتیں نہ بنائیے آئیے بدھائی گائیے۔

گانا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رانیاں - آؤ آؤری آؤ منائیں سب رنگ رلیاں
موج اُڑائیں مِل مل کے سہیلیاں
باغباں ہے شاداں - چمن چمن بوستاں - ہوگئی ہوا خزاں - کھل رہی
ہیں کلیاں - آؤ . . . . . .
ہیں نہال سب نہال پھُولی پھلی ہے ڈال ڈال پھول پھولے لال لال
ہری بھری ہیں پھلیاں - آؤ . . . . . .
مور پنکھ کھول کھول پنچھ پھرت ڈول ڈول پنچھین کے میٹھے بول
مصری کی ہیں ڈلیاں - آؤ . . . . . .
ہے انند سُر سماج منگل کے ہیں ساج باج پھُول سے آئی ہیں آج
سُر پُر کی کلیاں - آؤ . . . . . .
آفق ڈف مردنگ باجیں چنگ اور مُرچنگ باجیں جلترنگ سنگ باجیں
موہنی مُرلیاں - آؤ . . . . . .

راستہ پر دہ

دسرتھ - بسوامتر سے دُنڈوت ہے مہاراج

بسوامتر - سُکھی رہو پھلو پھولو ایہہ اپنے پُتر لو - پھر بہُو لو

دسرتھ - (رام لکھن کو چھاتی سے لگا کر) مہاراج کی کرپا نے یہ دن دکھایا - زندگی کا سُکھ اٹھایا -

بسوامتر - سب ایشور کی اچھیا ہے - مُنشیہ کی کیا سامرتھ اب چلو دیر نہ کرو - جنک جی انتظار میں ہوں گے -

دربار راجہ جنک

(رات آتی ہے اور جنک جی ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں)

جنک - آج کا دن میری زندگی میں مبارک روز ہے غریب خانہ پر آپ ایسا مہاراج ادھراج رونق افروز ہے - تقدیر کو سراہوں یا بندہ

نوازی کا مداح سراہوں
کھب گئی ہے نظر چشم کرم آنکھو نمیں - سرمہ پتلی کو بنی خاک قدم آنکھو نمیں
وہ ہوئی خواہش پا بوس دم استقبال - مُردم دیدہ اودے ہوئے خم آنکھو نمیں
فرش پلکیں ہیں کرم کیجئے رکھئے تشریف - دل سے حاضر ہیں جگہ دینے کو ہم آنکھو نمیں

(بسوامتر سے) آپ کی وجہ سے سب آنند ہو گیا - دل خورسند ہو گیا - اب ایک اور التجا ہے منظور ہو تو فہما -

بسوامتر - ہاں ہاں کیا بات ہے - فرمائیے تکلف کیا -

دسرتھ - میں رکھ رائے مہاراج کا پابند ہوں - ہر بات میں رضامند ہوں

جنک - ارشاد ہو تو اُرملا سے بھی چھٹی کر لوں - لچھمن جی کے ساتھ بیاہ دوں - بھائی کُشکیت بڑی بیٹی بھرت کے ساتھ بیاہتے ہیں - چھوٹی کے لئے شترگھن کو چاہتے ہیں -

بسوامتر - منظور مہاراج - واہ وا ایک پنتھ چار کاج - آپ شوق سے شادیاں رچائیے - شادیانے بجائیے -

دسرتھ - راجہ جنک سے آپ کی بندہ نوازی کا شکر گذار ہوں - تعمیل ارشاد کو تیار ہوں - تو بس ہم اور آپ خوشی منائیں - اہل دربار مبارکباد گائیں - (اہل دربار کھڑے ہو جاتے اور مبارکباد گاتے ہیں -

گانا

درباری - آئی بہار - چہائی بہار باغ جہاں میں - دیکھو ہری بھری کیسی کیاریاں - بلبل کے چہچہے ہیں - کبکوں کے قہقہے - طوطی کی ہے دلکش آواز - آئی بہار . . . . . .
ہر رنگ کے پھول مہکتے ہیں - آم اور انگور ٹپکتے ہیں -
شاخوں پہ طیور چہکتے ہیں - طاؤس روش پہ تھرکتے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

نادِر دِردیم لُوم تا نانانا نانا نانا کِٹ تک دُھم کٹ تک دُھم
گھنگرو باجے چھُم چھُم چھُم چھُم - آئی بہار . . . . . .

ڈراپ

ڈراپ کا آہستہ آہستہ آتا اور کھیل کا اختتام پانا -

سری رام ناٹک

حصّۂ دوم

سری گنیش آئینمۂ

پرارتھنا

جگت سوامی جگت سوامی - جگت ایش - جگدھر - ہر برگن شگُن کرتا . .
جگت پتا - شکن کُرامی - جپامی - جپامی - نمامی - نمامی . . . . . .
جگت کے کرتا - سب دکھ ہرتا - نِروکار - نراکار - جوتوان شیکشمان . . . .
نِسدن پل چھن اُفق گھست سب دُکھ رٹت رٹت انتر جامی . . . .

ڈراپ

سین اوّل دیوانخانہ

بششٹ - جگدیشور راج بڑ جائیں - پل پل - چھن چھن -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

اٹل راج سچل کاج راج بلاس بڑھے دن دن
رام لکھن ستروگھن بھرت کی جے ہو جے ہو جے ہو
دھرم پرشٹھا نہیں۔ اِن بن جگدیشور۔

نثر

وسرتھ۔ آپ کے درشنوں نے دل کی آنکھیں کھول دیں۔ آج میں اپنی زندگی کے معاملات کے لئے آپ سے کچھ مشورہ کرنا چاہتا تھا۔
اشیرباد نے اور بھی تحریک کی۔

بششٹ۔ ہاں ہاں پرتھوی ناتھ فرمایئے کیا۔

وسرتھ۔ رشی جی مہاراج ؎

بدل گیا رنگ قدِ موزون شبِ جوانی کی اب سحر ہے
وہ نہ ہے سرخی روئے گلگوں نہ وہ سیاہی موئے سر ہے
بدن ہے مسطر کشیدہ سارا بناہوں میں صبح کا ستارا
نہ کچھ توانائی ہے نہ یارا۔ خمیدہ ہے پشتِ خم کمر ہے۔

نثر

مہاراج اب تو بالکل بال چاندی کا تار ہو گئے۔ شبِ جوانی کی میٹھی نیندیں نے صبح پیری کا گجر بجا دیا۔ اس سے بڑھ کر بھگوت بھجن کا وقت اور کب ہو گا۔ دُنیا پرستی کی رانیں کٹ گئیں۔ ایشور نے رامچندر جی کو بھی سب لائق کر دیا۔ اب زیادہ ہوس بیکار۔ بہت دنوں حکومت کر لی تخت و تاج سے ثبت بھر گئی۔ یہی جی چاہتا ہے کہ رام کو راج دوں میرے لئے آنکھوں کا سکھ آیندہ لطفِ زندگی سے زیادہ

ہے۔ اسی سے رام کے راج تلک کا مصمم ارادہ ہے۔

بششٹ۔ راجن آپ کی سمجھ پر تحسین اور انجام بینی پر آفرین۔ واہ وا کیا مقدس ارادہ اور کیسا مبارک خیال ہے۔ جب برابر کا بیٹا سب طرح لائق تمام اوصاف میں فائق ہو جائے تو بدھ وان اُسے گھر کا مالک ہی بناتے ہیں اور اپنی کرسی پر بٹھاتے ہیں۔ اور پھر رام ایسا تجسوی پرتاپی بشیلوان۔ دھارمک۔ دھرم رکھشک اور نیتی کا جاننے والا فرزند۔ جگر بند جن کی طرح سعادت مند نرجھون میں نہیں۔ باغ زمن میں نہیں اہلیا کا حال معلوم ہے سُباہ و تاڑکا کے مارنے کی دھوم ہے۔ وہنش جگ میں رگھو ونشیوں کا نام کیا۔ خود سوچ لیجئے۔ کیسا حیرتناک کام کیا۔ اب وقت ہے کہ راج سنگھاسن کی ان کے قدموں سے زینت ہو۔ اور راج تلک کی پیشانی سے عزت

وسرتھ۔ آپ نے بھی آگیا دی۔ دل میں بات جما دی۔ بس اب میں سنگھاسن سے دست بردار۔ تاج و تخت سے بیزار۔ رام جہانبانی کریں۔ میری آنکھوں کے سامنے حکمرانی کریں۔
(وزیر سے) جاؤ راج تلک کی تیاری کرو ؎

سومنت۔ دھن ہو پرتھی پال۔ مبارک پاکیزگی خیال۔ اور تائیدِ اقبال اِدھر آپ کا سایہ دامن دولت۔ اُدھر رام چندر جی کا ظلِ عاطفت ہم ایسا خوش تقدیر کون ہو گا۔ بخت مندی میں ہمارا نظیر کون ہو گا

گانا

حاضرین۔ ہو رامچند انند کند۔ اودھ دھنیش۔ اودھ نریش۔ جگت پال جگت دیال۔ اکشواک بنس کے شرومکٹ منی۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

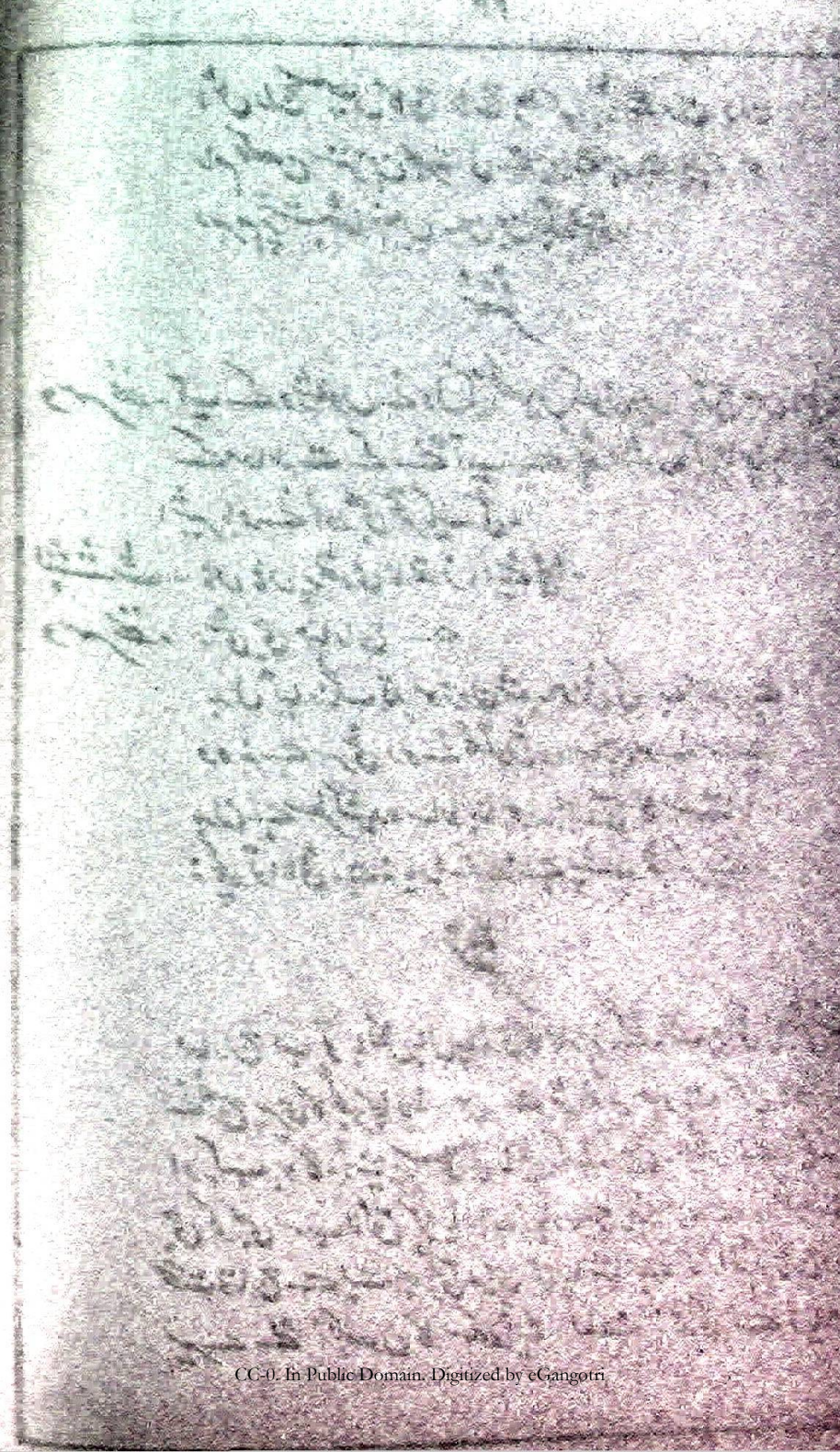
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مل کے سب دعا کریں - غرض مدعا کریں - دسرتھ کے لال یہ
رہیں سرو کال یہ - بنیں پرتھوی پال یہ - اکشواک

بششٹ - کل مہورت ہے خوشی کی صورت ہے بس جلدی انتظام کی ضرورت ہے - اب جائیں اور کارگذاری دکھائیں -

سومنت - آج ہی سب انتظام کئے دیتا ہوں - ابھی ابھی تیاری جشن کا حکم دیئے دیتا ہوں -

سین دوسرا - دربار اندر

گانا

درباری - جے دیو مکٹ من - چندرماں برن - شبھ کرن - جائیں سرن - چھوٹیں چرن
کریں چین راجہ رانی - بڑھے اور تیجوانی - ہو دشمنوں کی ہانی - ہو اچل سدیو
راج سب ہوں سدھ راج کاج پھولے پھلے سرسماج

نثر

اندر - سمت دیو تاگن - آپ صاحبوں نے کچھ سنا کہ کیا الٹا دھڑا بندھنے والا ہے
ہمارا آپ کا سوچا ہوا کچھ نہیں ہوتا - سب بنا بنایا کھیل بگڑا جاتا ہے - چشم
خیال میں پہلے کا سماں نظر آتا ہے -

برن - کیسا کھیل - کیسا کھیل کا بگاڑ - اور پہلے کا سماں چہ معنی دارد -

اندر - آپ نے سنا نہیں کل راجہ دسرتھ رام چندر جی کو راج دینگے تخت و تاج
دینگے - پرتھوی کا بھار کیسے اترے گا - بھگتوں کی کون حفاظت کون
اعانت کریگا - افسوس کشتی امید الٹ رہی ہے - گھڑی گھڑی فکر میں
کٹ رہی ہے انجام کیا ہوگا - راجھسوں کا انتظام کیا ہوگا -

برہسپتی - آپ نے بے ڈھب سنائی - ہم سب کی جان سکھائی - راج تلک ہؤا
اور بس قہر فلک ہؤا - راکشس بے شک اور سر چڑھینگے - انتہا سے
زیادہ حوصلے بڑھیں گے - جلدی کوئی انتظام مناسب ہے - آج ہی
رات تلک کی روک تھام واجب ہے -

اندر - جی ہاں اسی فکر میں پریشان ہوں - کیا کروں حیران ہوں - طبیعت
الجھتی ہے - عقل کوئی بات نہیں سمجھتی - صرف ایک تدبیر ہے وہی
ٹیڑھی کھیر ہے - کوئی کیکئی کا قلب پھیرنے والا ملے تو گل کھلے اور
مراد ملے -

کبیر - یہ کیوں اس سے حاصل - اس سے غرض نتیجہ
مطلب ؟

اندر - راجہ دسرتھ کیکئی رانی سے قول ہارا ہے ہاتھ پہ ہاتھ مارا ہے کہ
جو ہوس جو خواہش ہو پوری کروں - نہ انکار نہ عذر مجبوری کروں -

اگنی - تو بس کیا ہے مزہ ہے - اسی کو پٹی پڑھانا - اینٹی پر چڑھانا چاہیئے
سرسستی جی کو بلاؤ - تشریف لے جائیں - جوہر دکھائیں -

اندر - ابھی ابھی بلاتا ہوں - تدبیر لڑاتا ہوں - اور قسمت آزماتا ہوں -
(چوبدار سے) ابھی جاؤ اور سرسستی جی کو بلا لاؤ -

چوبدار - بہت خوب -
(چوبدار کا جانا اور سرسستی جی کو لے آنا)

گانا

اندر مہارانی بدیا بدھوان سنگھاسن پہ آئے کے براجو سرسستی مہا مایا
سرسستی - راجن موہے کیوں بلوایا - کیا ہوئی اچھا کیا من بھایا
اندر بیگ دیا کر اودھ میں جائیں کیکئی رانی کو ایسی پٹی پڑھائیں -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بھرت اودھ راج پائیں۔ رام بن کو جائیں۔ نشچر اسر مار کے
پرتھوی کو لیویں ابھار۔ اسی کارن آج آپ کو ہے بلوایا

اندر۔ مہارانی ۔

نثر

سرسنتی۔ آپ نے جو فرمایا میری کچھ سمجھ میں نہ آیا ؛

اندر۔ مہارانی برہمانی رام کی تاجپوشی ہوتی ہے۔ اور ہماری وعدہ فراموشی راج گدی سے سب کام بگڑ جائے گا۔ ترلوک اُجڑ جائے گا اسُر دیوتاؤں کو تنگ کریں گے۔ سب کے رنگ میں بھنگ کریں گے بس اب آپ سے یہ عرض یہ غرض ہے کہ کیکئی کا قلب پھیریئے۔ منتھرا کو گھیریئے۔ وہ کیکئی کی ناک کا بال ہے ہر دم شریک حال ہے اس کے کان میں ایسا منتر پھونکئے کہ کیکئی اپنی بات پر اڑ جائے۔ وسرتھ کے گلے پڑ جائے۔ کہ قول سچ کرو۔ کہے کی سچ کرو۔ وہ بچن ہمارے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ مارے ہیں بس بھرت کو فرماں روائی ملے۔ رام چندر کو دشت پہنائی۔

سرسنتی۔ سخت رنج و قلق کی بات ہے کہ آپ دیوتاؤں کو اپنا ہی مطلب سوجھے اور کچھ نہ بوجھے۔ اجودھیا میں اس وقت وہ آنند کے رنگ اور آپ چاہیں اس رنگ میں بھنگ ہائے افسوس زمانہ اپنا ہی مطلب دیکھتا ہے۔ آپ کو سوجھی تو یہ سوجھی کہ اجودھیا کا کریں اجاڑ اور اپنا بیڑا کریں پار۔

اندر۔ مانتا یہ کام جیسے ہو سکے آپ کو کرنا ہی ہوگا۔ سوائے اس کے چارہ نہیں۔ بڑی بھیڑ کے موقعہ پر آپ کو یاد کیا ہے۔ آپ سہائک

نہ ہونگی۔ تو کون ہوگا۔

سرسنتی۔ خیر اگر آپ لوگوں کی یہی مرضی ہے تو میں مجبور ہوں۔ بہت خوب ابھی ابھی جاتی ہوں اور اجودھیا کے ہرے ہرے باغوں میں بجلی گراتی ہوں۔

(سرسنتی کا چلے جانا)

سین تیسرا۔ بازار بدشک

گانا

بدشک۔ ہن برساؤں۔ زر سے لادوں۔ سب کو من مانا
کابل بخشوں۔ بابل بخشوں۔ بخشوں ھریانہ
آیدر۔ بیدر۔ کونل اوئل دیدوں لدھیانہ۔ اب تو ٹھاٹھ ہیں شاہانہ
پو بارہ ہیں اپنے ہوئے اب۔ انگلیاں ہیں گھی میں سب کی سب
کس گنتی میں ہیں توڑے۔ میں بخشوں ہاتھی گھوڑے
میں دیدوں بھاری جوڑے۔ کردوں راجہ رانا
نولوں جواھر میں اپنا ہو بیگانہ۔ اب تو ٹھاٹھ ہیں شاہانہ

نثر

دوست۔ آہا بدشک جی آج تو رنگ ہی اور ہے ڈھنگ ہی اور ہے۔ اُمنگ ہی اور ہے۔ ترنگ ہی اور ہے۔ زمین پر پاؤں ہی نہیں پڑتا۔ دماغ کا کیڑا آسمان پر تنتا اکڑتا ہے۔ لب شکر ریز میں چیستے تنز ہیں۔ کیا کچھ پڑا پایا۔ یا کوئی گجھا ہاتھ آیا۔

بدشک۔ دیکھو ہنسی دل لگی اپنے گھر والے ہیں کھواب سے مسخرا پن کرو گے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

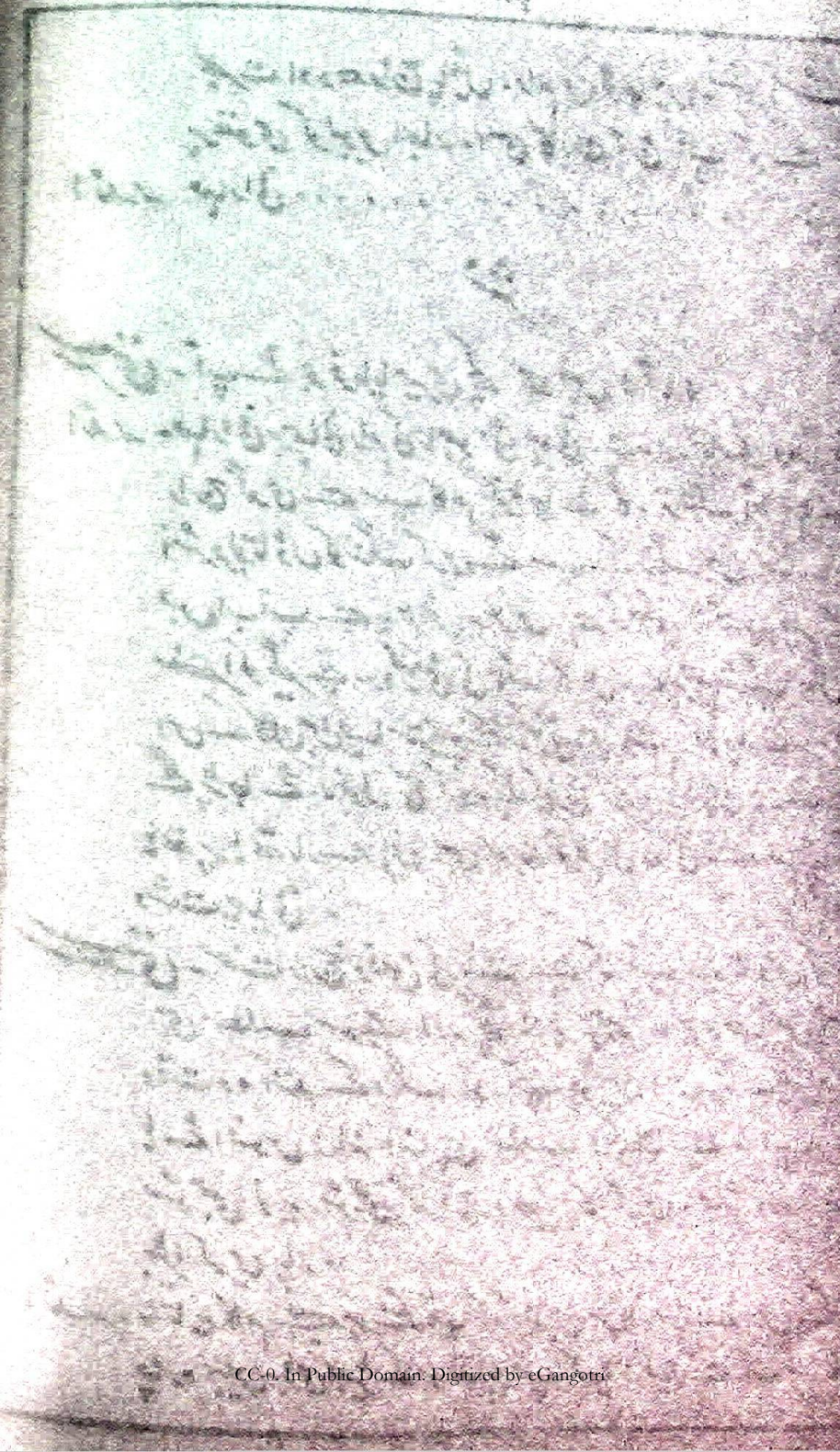
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

تو مشکیں کسوا دوں گا۔ خوب کان کھول کر سُن لو۔ پھر سفارشیں لئے لئے پھرنے سے بھی بچاؤ نہ ہوگا۔

دوست ۔ اُف او۔ یہ مزاج۔ آج ہنسی دل کی سے نفرت۔ لو سوچو ہے کھا کے بلّی حج کو چلی۔ اور یہ تو فرمایئے کہ آپ جوگا تے جاتے تھے اس میں کیا تہذیب کی دُم لگی تھی۔

بدوشک ۔ ہم جھک مارتے تھے۔ کچھ کرتے تھے۔ ہماری تمہاری برابری کہاں راؤ کہاں رنک۔

دوست ۔ اچھا اب میں سمجھا کہ آپ کی حیثیت میں بھی سرخاب کا پَر لگ گیا ہے اب یہ رنک سے راؤ ہو گئے اور ہم راؤ سے رنک۔ شاباش۔

بدوشک ۔ ارے ابھی سمجھ میں کیا آیا ہے۔ کل سے روز روز سمجھتے جاؤ گے۔ کہ نا بدولت اقبال کے آگے تم ایسے ٹکیا چے۔ دمڑیچے اوھیلچے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ جس وقت اینجانب کی سواری نکلی اور سب کے سر جھک گئے۔ جے بدوشک۔ جے بدوشک نہیں نہیں میں بھولا۔ جے ہفتاد پشت مکٹ شرومنی۔ جے جگت سرتاج سرلیشٹ بدوشک بنس دوا کر کے شور وغل سے سات طبق آسمان اور سات طبق زمین کے کانوں کے پردے پھٹ گئے۔

دوست ۔ تو یہ کہئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمیندار نے متبنےٰ کر لیا۔ یا سُسر جی نے خانہ داماد بنا لیا۔

بدوشک ۔ عجب بغلول ہو جب سوچتے ہو الوجھی جب بولتے ہو بے تکی۔ کوئی زمیندار مجھے متبنےٰ کرے اس کا منہ میں پانچہزار زمیندار خود متبنےٰ کہکے رکھدوں۔ سُسر سُسرا کیا کھا کے خانہ داماد بنائے گا۔

اس کے ایسے پچھتر کروڑ خانہ داماد میری چوکھٹ میں پڑے رہتے ہیں۔

دوست ۔ اب ایک چہانٹ کے کہی۔ جب تک پچھتر کروڑ سُسر خانہ داماد نہ ہوں تب تک بھلا شان و شوکت ہی کیا۔ اس وقت تو آپ نے پھڑکا ہی دیا۔

بدوشک ۔ ارے داماد نہیں۔ خانہ زاد۔ خانہ زاد۔

دوست ۔ خیر چمڑے کی زبان پھسل گئی۔ تو مضائقہ نہیں۔ خانہ داماد کے عوض خانہ زاد ہی سہی۔ اگر خانہ زاد ہی سُسر نہ ہوئے۔ تب گھر کی رونق کہاں۔

بدوشک ۔ تمہیں تو وہی مذاق کی پڑی ہے۔ یہاں ہزاروں لاکھوں کام دماغ میں چکر کھا رہے۔ انتظامات کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ حواس بھی کس بھکوئے کے ٹھیک ہیں۔ تم زبان پکڑتے ہو۔ مجھے یہ پڑی ہے کہ سارا اختیار اپنا ہو گا اپنا ہی قلم سفید و سیاہ کا مالک۔ پس کس کو جاگیر دوں۔ کس کو انعام دوں۔ کس کو خطاب۔ کس کو منصب و اکرام۔ دولت و صولت۔ نوکری چاکری اپنی مٹھی میں۔ سمجھ لو کہ ہوش ٹھکانے نہیں۔

دوست ۔ اتنا الہا گا گئے۔ مگر یہ نہ بتایا کہ جاگتے ہو یا خواب دیکھتے ہو کہیں قصّے والے شرابی کی طرح جمراج کی گدی تو نہیں مل گئی۔

بدوشک ۔ کیا عقل مند ہو۔ یہی سمجھے چلے جاتے ہو کہ سب جھوٹ بک رہا ہوں۔ کان ادھر لانا۔

دوست ۔ کیوں کیوں کان سے مطلب؟

بدوشک ۔ ذرا چپکے سے سنو کچھ کہنا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

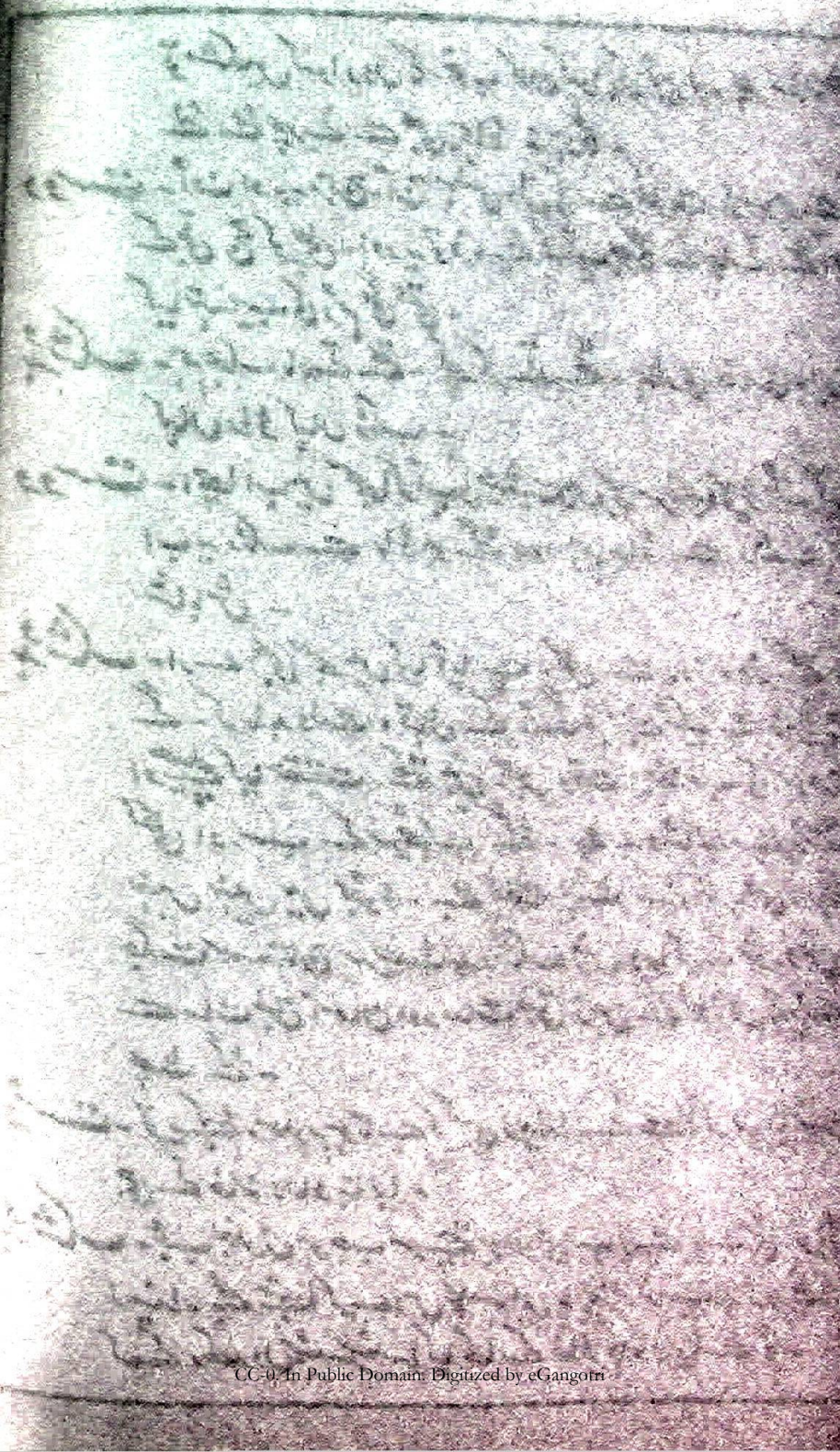
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دوست - میں تو سمجھا تھا کہ انگلیوں کی کھجلی مٹانا ہے مگر دیکھئے ہاتھ الگ ہی رکھئے گا - شاہی اختیارات کی سری گنیش آئینہ مجھ ہی سے نہ کر بیٹھئے گا -

بدوشک - کل سری رامچندر جی کو راج تلک ہے - وہ مارا - کیوں سچ کہنا اب بھی کسر ہے ؟

دوست - اب جا کے کہی مگر بدوشک جی آپ کے بگھارے ہوئے اختیارات آپ کو کیسے مل جائینگے -

بدوشک - میرے اختیارات واہ ری عقل جس سے ذرا زبان ہلادوں - بس وہی ہو - مہاراجہ رام چندر گودیوں کے کھلائے ہوئے ہیں جو چاہوں ہاتھ پھیلا کر مانگ سکتا ہوں -

دوست - ہاں اس میں شک نہیں کہ مہاراجہ رامچندر جی کے راج میں زمانہ اور بھی خوشحال ہوگا - ہر ایک زر و دولت سے مالامال ہوگا - آپ بھی منہ مانگی مراد پا دیں گے - مگر کہئے ہمیں بھی کچھ دلوا دیں گے -

بدوشک - ہاں جو کہو - جب کہو -

دوست - یار روپیہ پیسہ تو ٹپا پڑا ہے - کوٹھیاں تک کھلی ہیں - کسی چیز کی کمی نہیں - اگر کوئی خطاب دلواؤ تو بڑا احسان ہوگا -

بدوشک - واہ صرف خطاب - یہ کیا مشکل - بس کہدیا کہ راجہ ہو جاؤ گے -

(اتنے میں دوسرے شخص کا آنا)

شخص - بدوشک جی کیا لنگر لٹ رہا ہے - آپ کیا بانٹ رہے ہیں ؟

بدوشک - اجی کچھ نہیں - آج تو نہیں بانٹتا ہاں کل سے بانٹونگا - انہوں نے ایک خطاب مانگا تھا وہ دیدیا -

شخص - ذرا ہم بھی دیکھیں خطاب کہاں ہے - کیسا خطاب ہے

بدوشک - خطاب بھی کوئی تماشہ ہے - جو دیکھو گے - سمجھ لو کہ یہ راجہ ہو گئے

شخص - یہ راجہ ہو گئے - کہاں ابھی ہوئے - مجھ کو تو دونوں آنکھیں بڑی بڑی دکھائی دیتی ہیں - اب سیتلا کی مہربانی پر چھوڑا ہے جن کے بنائے لاکھوں راجے مجھے دکھائی دیتے ہیں -

بدوشک - جاؤ بھی مسخرے ہو - تمہارا دوست ہوں - پھر نہ کہنا کہ اختیار پایا - اور تمہیں کو راہی رکھا - کہو تو رانا بنا دوں

شخص - جناب عین سے - یا الف سے میں ایسے خطاب سے باز آیا جس کو سنکر کوئی سمجھے کہ کسی معشوق کا توصیفی لفظ ہے -

بدوشک - اچھا تو پھر تمہیں تجویز کرو - ستارۂ عالم کا خطاب دلوادوں

شخص - یہ بھی گنجلک ہے - کون ستارا - ایک آنکھ کا شکر - یا کلمہا سینچر کہ راہ کیت راچھس -

بدوشک - اب تمہیں کوئی خطاب پسند ہی نہیں - تو تھوڑے دنوں صبر کرو ترتیا بیت کر کے دواپر گذر ہی جاوے گا اس کے بعد کلجگ بھگوان کے چار ساڑھے چار ہزار برس گذارنا پڑیگا - پھر جیسا خطاب چاہو گے دلوادوں گا - چاہے مہذب الدولہ متین الملک اتفاق جنگ بننا - خواہ میونسپلٹی کی ممبری میں رعایا اور بادشاہ کے وکیل بنکر کوئی اور خطاب لے لینا - مگر چندہ دینا پڑیگا - انتظام صفائی کی بھی نگرانی فرض ہوگی ہمارے در دولت پر لالٹین لگوانی ہوگی چلو تم سے بھی چھٹی پائی - اب گھر ہو آئیں - بوٹی چھنی پیسی رکھی ہوگی

شخص - اچھا بدوشک جی رام جوہار - ہم بھی جاتے ہیں - آپ بھی جائیے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

لیکن یاد رہے کہ اپنے وعدے نہ بھُول جانا
(سب کا چلے جانا)

سین چہارم مکان اوّل

گانا

سرستی جانکی رمن بہان کے سَون اودھ سنگھاسن پایو ہے
دینو سیس مکٹ دسرتھ ؛ سری رگھوبر کو بڑھے ونکر۔ کل کی
آن بان تلک لگن سن اُفق گگن بچ۔ مگن سکل اُرگن
چندر بھان۔ سرن کے ہُلسے پران۔ جانکی . . . . . .

نثر

منتھرا۔ او کوکل بینی۔ کمل نینی۔ یہ بے فصل کا پھاگ یہ بے وقت کا راگ
کیسا۔ ایشور دسرتھ مہاراج کو دائم رکھے۔ تخت و تاج کو قائم رکھے
رام کے راج تلک کا گانا کیسا۔ یہ بے تال اور بے سر کا ترانا کیسا ؛

سرستی۔ بہن واہ۔ بھینس آگے بین باجے بھینس کھڑی پگڑائے۔ تم اجودھیا
میں رہتی ہو۔ یا کہیں لنکا کے چھور۔ دنیا بھر میں ڈنکے بج گئے۔
ڈھنڈورے پٹ گئے۔ اور تم ابھی سوئی ہی پڑی ہو۔ کل راج تلک اور تم بیخبر
ذرا اٹھاؤ نظر دیکھو تو کیا دھوم دھام ہے جشن عام کا کیسا عالیشان انتظام ہے

منتھرا۔ اری سچ مچ رام کو راج ملیگا۔ تخت و تاج ملے گا۔ گھر میں ابھی تک خبر نہیں
باہر دھوم دھام رنواس میں خوشی کا اثر نہیں۔ اِدھر اُدھر
جشن عام ؛

سرستی۔ اگر بُرا نہ مانو تو کہوں۔ دُشمن مانو تو منہ میں گھنگنیاں ہی
بھری ہوں۔

منتھرا۔ نہیں نہیں کہو۔ بُرا ماننے کی کون بات۔ تکلف بالکل
واہیات۔

سرستی۔ بہن کیا کہوں بات منہ تک آتی اور رُک جاتی ہے۔ تمہارے ناگوار نہ
ہو میرا کہنا بیکار نہ ہو تو کہوں۔

منتھرا۔ تم جو کہتی ہو شوق سے کہو۔ ذوق سے سُنونگی۔

سرستی۔ اچھا میں خوش ہوگئی۔ رام کو راج ملے گا۔ تم نہال ہوگئیں۔ رگھوبر کو
تخت و تاج ملے گا۔ مگر بیچاری کیکئی تو کڑھ کڑھ کر مریگی۔ اگر ایسے وقت مہاراج
اقرار پُورا نہ فرمائیں گے تو عاقبت میں چراغ دکھاوینگے۔ مجھ سے پوچھو
تو وعدہ خلافی ہے۔ محض بے انصافی ہے۔ سینہ صاف ہوتا۔ تو
دل میں انصاف ہوتا۔ بھرت کو راج دیتے۔ رام کو نہ تخت و
تاج دیتے۔

منتھرا۔ یہ تو تم نے میرے دل کی سنائی۔ خوب سمجھائی۔ ٹھیک ٹھیک۔ ہماری
رانی کو سوکھا ٹرکانا۔ وقت پر سنیگا دکھانا۔ وعدوں کو ٹال جانا۔
بیشک بیشک مجھے ایسی گوارا نہیں۔ رنگ میں بھنگ کئے بغیر چارہ
نہیں۔ دیکھو ابھی ابھی جاتی ہوں۔ نیا گُل کھلاتی ہوں چنگاری لگاتی
ہوں۔ مزہ چکھاتی ہوں۔

سرستی۔ (ہاں بات تو تب ہی ہے کہ الٹا دھڑا بندھ جاوے۔ راج پاٹ
بھرت ہی کے ہاتھ آئے۔ اچھا میں رخصت ہوتی ہوں۔ تمہاری
کارستانی دیکھنا ہے۔

منتھرا۔ اجی ابھی لو۔ ابھی لو۔ صرف پہنچنے ہی کی دیر ہے۔
(سرستی کا جانا)

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گانا

منتھرا - دیکھو دیکھو دیکھو کیسا چکمہ میں ہوں چلتی - کودوں - چھاتی پہ ہو دلتی
ہوں میں اک سیانی ؛ لاٹھی ماروں اٹھی - ابھی کڑوں جدا پانی - دل پھاڑوں
گھر اجاڑوں - یہ ہے مینے ٹھانی ؛ کانٹا ساہی بنجاؤں - مہہ مانس کو
چھڑاؤں - تہگلی عرش پہ لگاؤں - کروں من مانی - ایسا منتر چلاؤں
ایسی پٹی میں پڑھاؤں - ایسی انٹی پہ چڑھاؤں - ہو بس میں رانی ؛
آہا ہا ہا واہ واہ واہ آگ لگاؤں - گل میں کھلاؤں - رنگنی کا
میں ناچ نچاؤں - سب کے سب کہیں تا دھن دھنا نا درو انی ؛

(منتھرا کا جانا)

سین پانچواں - نواسن کیکئی

گانا

سہیلیاں - سب رانن میں ہو سرتاج - تم دسرتھ کی رانی ؛
صورت ات جیا کو سوہے - مورت دسرتھ من موہے - کہاں ہے تم سی بہمانی
ایک تو کُن دینو دئی - دوجے روپ نبندھ
یہ دو آؤ کہاں پائے - سونا اور سوگندھ
الکیں ہیں گھونگھر والی - چوٹی ہے کالی کالی - کوئی نہیں ہے تمہارا ثانی
امین ہلاہل مدھ بھرے سوہیت شام رتنار
جیت مرت جھک جھک پھرت جیہ جتوت اکبار

(منتھرا کا آنا)

منتھرا - لو رانی غضب ہو گیا - ہم سب کا نصیب سو گیا - مہاراج کی عقل ٹھیا گئی

سمجھ گدی میں سما گئی - بھرت کے ہوتے رام کو راج - دھرم چھوڑنے کا
کیا علاج -

کیکئی - کیا کچھ پی کر آئی ہے - یا سودائی ہے - نشہ میں بہکتی
ہے - اناپ شناپ بکتی ہے - زبان میں لگام نہیں
باتوں میں سر پیر کا نام نہیں - کیسا رام کا راج کیسا
تخت و تاج -

منتھرا - اس عقل پر واری - اس سمجھ کے بلہاری - مہارانی تمہارا سب راج پاٹ
گیا - ٹھاٹھ باٹ گیا - رامچندر حکومت ہمیں کلفت - واہ مہاراج کی
الفت - تم کو سوکھا ٹرکایا - کچھ بھی قول کا پاس نہ آیا - تم سے جو وعدے
کئے ہیں کیا قیامت کے لئے ہیں -

کیکئی - کیا مہاراج رام کو راج دینے والے ہیں - رامچندر اب تاج لینے والے
ہیں ؟ اسمیں ہرج کیا - ہماری گرہ کا خرچ کیا ؟ وہ جیراج
ہیں - سب بھائیوں کے سرتاج ہیں - ان کا حق ہے - تجھے
ناحق قلق ہے -

منتھرا - بھائی پر نہ جاؤ - منہ دیکھے پر نہ اتراؤ - بھائی کا بھائی سا دشمن نہیں بھائی
سا بھائی کا بیجکن نہیں - جب اختیار ملتا ہے تو اور ہی گل کھلتا ہے
بھائی کو بھائی نہیں دیکھ سکتا - حقدار سمجھ کر ہر وقت بچکتا ہے موقعہ ہاتھ
لگے تو قتل کرنے سے بھی عار نہیں - کون بھائی بھائی کی دشمنی سے
خبردار نہیں ؟ بھائی بھائی نہ بھائی -

کیکئی - یہ تو سچ مگر رام ایسے نہیں - ان کے خیال خام ایسے نہیں - وہ سب بھائیوں کو
دل و جان سے زیادہ چاہتے ہیں - رشتۂ الفت نباہتے ہیں -
مہاراج بھی بھرت کو پیار کرتے ہیں - جان نثار کہتے ہیں - تیرا خیال نہ
جانے کیا ہے - کیا منشا - کیا عندیہ ہے - خبردار اگر ایسی گھر پھوڑنے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

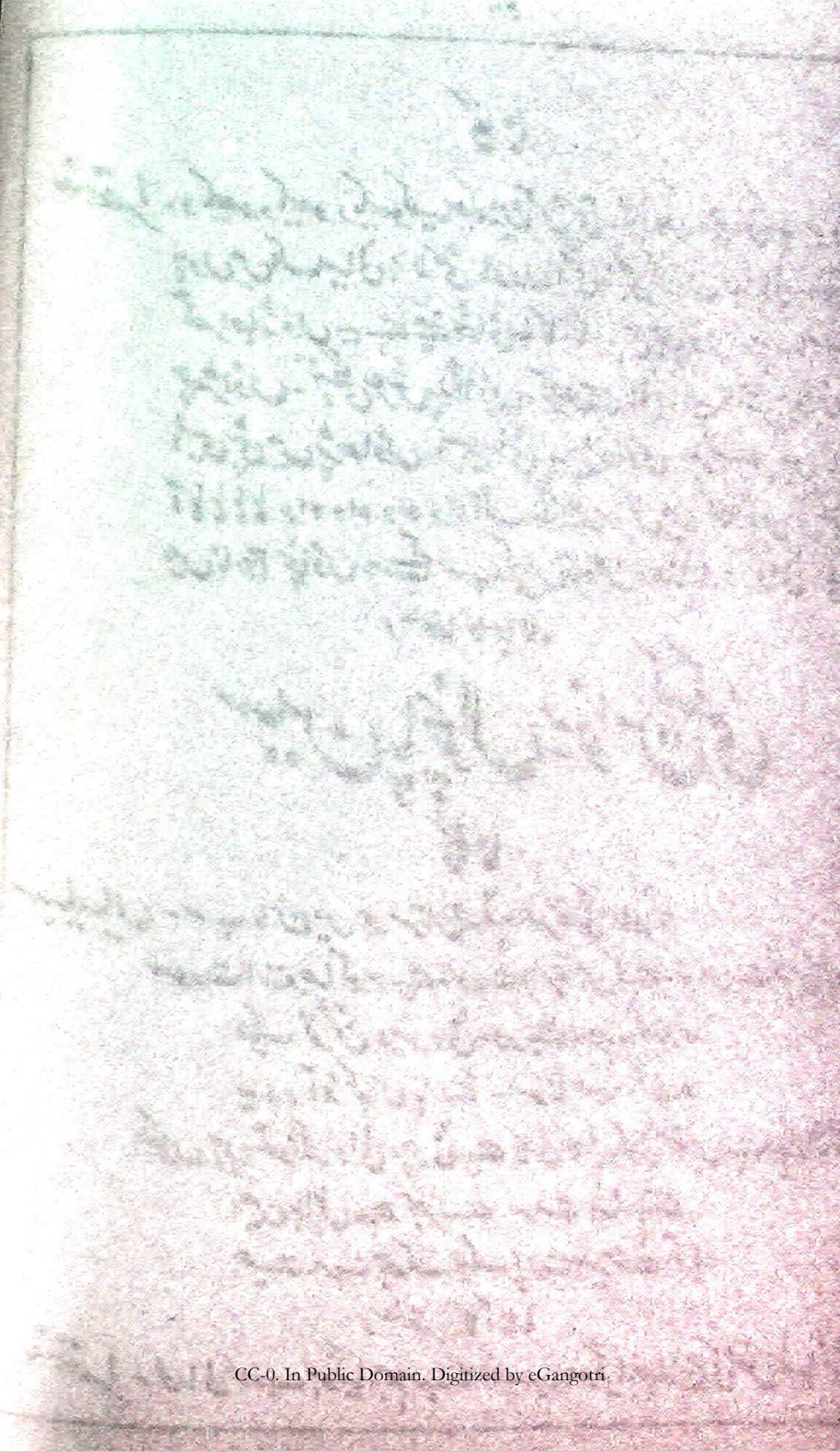
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کی باتیں پھر کبھی مُنہ سے نکالیں۔ تو زبان کاٹ لوں گی کیسی قینچی کی طرح زبان چلتی ہے۔

منتھرا ۔ افسوس رانی۔ تجھے اپنا بُرا بھلا کچھ نہیں سوجھتا۔ فقط پلنگ پر آرام کرنا ہی جانتی ہو۔ جو آفت تیرے سر پر سوار ہے۔ اس سے تو بے خبر ہے۔ پھوٹے منتھرا کے بھاگ۔ جس سے تیرا بُرا دیکھا نہیں جاتا۔ اگر میں بھی اوروں کی طرح فقط خوشامد اور چاپلوسی کیا کرتی تو تیرے تئیں بھاتی۔ مگر کیا کروں تیری خرابی سے دل ڈرتا ہے۔ ورنہ مجھے کیا۔ میں داسی ہو کر رانی کبھی تھوڑے ہی بننے لگی ہوں۔ رام چندر کو راج تلک ہونے دے۔ پھر دیکھ لینا کہ رانی کوشلیا کیا رنگ دکھاتی ہے۔ اور سوت تجھ سے کیسی کسر نکالتی ہے۔ رانی تو کیا جانے۔ تو ٹھہری بھولی بھالی۔ لاڈ دلاسوں سے پالی۔ اب کہاں سے دوسری زبان لاؤں، جو تجھے سارا قصہ سُناؤں۔ ایک دفعہ تو زبان کٹوا چکی ہوں۔ اور اپنی خیر خواہی کا پھل پا چکی ہوں۔ ابھی کیا کچھ کسر باقی ہے؟ دل کی بات کہتے کلیجہ دہلتا ہے۔

کیکئی ۔ (سہم کر) نہیں نہیں تجھے میرے سر کی قسم جو کچھ ہے سچ سچ بتا دے میری بھی داہنی آنکھ کئی دنوں سے پھڑک رہی ہے۔ اور خراب خراب سپنے دیکھتی ہوں۔

منتھرا ۔ اصل بات یہ ہے کہ تو نے جو اپنے دل لبھا لینے والی صورت سے راجہ کو بس میں کر لیا ہے۔ اس سے باقی کی تمام سوتنوں کے کلیجہ پر سانپ لوٹتا ہے۔ رانی کوشلیا نے یہ سب ترکیب سوچ نکالی ہے کہ ہمیشہ کے لئے تجھے برباد کرے اور غلام بنا کر رکھے۔ جن دنوں تیرا

بیٹا بھرت معہ ستروہن ننہال میں ہے۔ اُس نے رام کو راج تلک دلوایا۔ یہ تو دیکھ کہ راجہ برابر تیرے پاس آتا ہے اور تجھے خبر بھی نہیں۔ یہ سب تیری سوتنوں کی کرامات ہے۔ بس جونہی رام کو راج تلک ہُوا۔ بھرت کو جیلخانے جانا ہوگا۔ اور تو لونڈی کی طرح زندگی گذارے گی۔

کیکئی ۔ ہاں یہ بات ہے۔ افسوس میرے ساتھ یہ چالبازیاں۔ ہائے اب بدلہ کیسے لوں۔ کروں تو کیا کروں۔ اب تو تیر ہاتھ سے نکل گیا۔ سوائے کفِ افسوس ملنے کے کیا ہوتا ہے۔

منتھرا ۔ میں صدقے جاؤں گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ تم دل مضبوط کرو۔ تو اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔

کیکئی ۔ تو کیا اب بھی بگڑا کام بن سکتا ہے۔ اگر تو ترکیب بتائے تو تیرا مُنہ موتیوں سے بھر دوں۔ تجھے مالا مال کر دوں۔

منتھرا ۔ مجھے تو تمہاری بھلائی کا خیال ہے۔ اسی سے دل ملال ہے۔ آخر وعدہ وفائی کب ہوگی۔ جب تم جان باب ہوگی یاد ہے راجہ نے دو وعدے کئے ہیں یا نہیں۔ پھر پورا کرنے میں کیوں عار ہے۔ کیا عاقبت پر دار و مدار ہے۔ اس وقت تم ہوش میں نہ آئیں۔ جوش میں نہ آئیں تو وعدہ کب وفا ہوگا۔ جب راج پاٹ ہاتھ سے چلا جائیگا تو پھر کیا ہوگا۔

گانا

کیکئی ۔ ہائے غضب ہائے غضب — راج پاٹ مٹی ہُوا سب
رام کو راج دیا راجہ نے — بھرت کا کچھ نہ ہُوا مطلب
راجہ کریگے وعدہ پورا — آج نہیں گر تو پھر کب
رنگ میں بھنگ ابھی کرتی ہوں — کافی ہے اک جنبشِ لب

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کیکئی ۔ تیرا کہنا بالکل صحیح ہے۔ حق تلفی صریح ہے ۔ راج پاٹ ہی نہ رہا ۔ ٹھاٹ باٹ ہی نہ رہا ۔ تب راجہ کیا نباہیں گے وہ ہم کو سوکھا ہی ٹرکائیں گے ۔ ایشور گواہ ہے کہ تو سچی خیر خواہ ہے ۔ اچھا میں آج ہی کھٹ پائی لے کر پڑتی ہوں ۔ آسمان سر پر اٹھا کر جھگڑتی ہوں ۔ تو سہی راجہ کو نگنی کا ناچ نچاؤں ۔ بیتی بلاؤں چھکے چھڑاؤں ۔ تو رنج و ملال نہ کر کچھ بھی خیال نہ کر ابھی رنگ میں بھنگ کئے دیتی ہیں ۔ راجہ کی عقل ڈنگ کئے دیتی ہوں ۔

(کیکئی کا غصہ سے بھرا ہوا جانا)

منتھرا ۔ لو پالا مار لیا ۔ بازی ہمارے ہاتھ ۔ اب بھرت جی نے راج پایا ۔ بس ہم سب کی حکومت میں کیا شک ۔ رام بنباس کریں گے بھرت جی راج بلاس کریں گے ۔ کیکئی مہارانی کا حکم چلے گا ہمارا انچل مُراد پھولے پھلے گا ۔

سین چھٹا ۔ کوپ بھون

گانا

سہیلیاں ۔ بولو بولو رانی کا ہے ہوا اداس
کا بھیو جو جل بن ہو سوا من ۔ کھہ کارن کینوا دپاس
کیوں کیوں رانی ۔ کیوں مہارانی کیا کیا جیہ بٹھانی ۔ آہ ۔
کیا ہے روگ ۔ کیا ہے سوگ ۔ کیا ہے ترا اس
بولو بولو ۔ . . . . . .

کیکئی ۔ لگی ہے سینے میں آگ ایسی دہواں دہن سے نکل رہا ہے
ادھر کلیجہ سلگ رہا ہے اُدھر دلِ زار جل رہا ہے
اُف بڑا دھوکا کھایا ۔ کئے کا پھل پایا ۔ کیا کروں دل چاہتا ہے کہیں ڈوب مروں ۔ ارے یہ دغابازی ۔ یہ جعلسازی ۔ آہ میں اعتبار سے ماری گئی کیا جانتی تھی کہ ہوم کرتے ہاتھ جلیں گے راجہ صاحب الگے چھاتی پر مونگ دلیں گے ۔ او زندگی زوف ہے تو بڑی بیوقوف ہے ۔ اب بھی پیچھا نہیں چھوڑتی ۔ رشتہ نہیں توڑتی ڈوب مر چلو بھر پانی میں ۔ بہ جا قلزم غم کی طغیانی میں ہائے ہائے ! دل ڈوبا جاتا ہے ۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔ افسوس کلیجے کی ٹیس مارے ڈالتی ہے ۔ دل کی تڑپ جان نکالتی ہے ۔ مرد بڑے گوں کے یار ہوتے ہیں ۔ پرلے سرے کے عیار ہوتے ہیں دم دھاگے میں رکھنا باتیں ہاتھ کا کام ہے ۔ اور پھر بھی کمبخت عورتیں ہی ناقص العقلی سے بدنام ۔ آہ آہ ۔ کیا دھرا سب اکارتھ ہو گیا ۔ راج پاٹ سب غارت ہو گیا ۔ اب میں جی کے کیا کروں ۔ کیوں نہ ہیرا کھا کے مروں ؟

(اتنے میں راجہ کا آنا)

گانا

راجہ ۔ کیوں کیوں کیوں کیوں ۔ اے مہارانی کیا ہے یہ کیا کیا ہے یہ کیا
کہو تو سہی کہو تو سہی میں ہوں قربان ۔
کیکئی ۔ جاؤ جاؤ جاؤ ۔ باتیں نہ بس بناؤ ۔ آلہانہ اپنا گاؤ ۔ بس چھوڑو میرا پیچھا
راجہ ۔ دہی دہی کروں جو ہو من مانی نہ کیوں نہ کیوں . . . . . .
وسرتھ ۔ کیوں رانی یہ آج کیسی پریشانی ؟ کیوں کیا حال ہے کیا ملال ہے تم بیچین ہو

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

اور مجھے چین یہ کبھی ممکن نہیں۔ تڑپنے کا باعث۔ کلپنے کا سبب
منہ سے بولو۔ دل کا بھید کھولو کسی نے دل دکھایا ہو تو اس پہ
قیامت توڑوں۔ کسی نے ستایا ہو تو جیتا نہ چھوڑوں۔ کیا خواہش
کیا کاہش ہے۔ کہو چپ نہ رہو۔ تمہارا غم سہا نہیں جاتا دل پہ جو
صدمہ ہے کہا نہیں جاتا۔

کیکئی۔ بس بس بیٹھو۔ مُنہ دیکھے کی محبت والے بہت ہیں جھوٹی الفت
والے بہت دیکھے ہیں۔ مردوں کو اپنی غرض سے غرض ہے۔
انہیں عورتوں کو صرف جال میں پھنسانے کا مرض ہے۔ یوں
للّو پتّو کریں گے۔ پانی بھریں گے۔ نہ پابندی قول سے مطلب نہ
ایفائے اقرار سے۔ کسی کی جان بھی چلی جائے تو پیزار سے۔
آپ جائیں موجیں اڑائیں۔ میں جیتی ہوں یا مرتی۔ خوش
ہوں یا جان سے گزرتی آپ کی بلا سے۔ آپ کو کیا کام
وفا سے۔

دسرتھ۔ رانی میری کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ تم نے کیا گایا۔ دل کا حال کہو باعث
ملال کہو۔ تم چاہو تو آسمان کے ستارے توڑ لاؤں ہتھیلی پر سرسوں
جماؤں جس کا کہو راج چھینوں۔ تخت و تاج چھینوں۔

کیکئی۔ بس آپ کی عنایت درکار ہے۔ آپ کو کیوں اصرار ہے۔ مجھے میرے
ہی حال پر رہنے دیجئے۔ دکھ درد کچھ ہو سہنے دیجئے۔

دسرتھ۔ بھلا میں نے کیا بگاڑا ہے۔ مجھ سے کیوں خفا ہو۔ چراغ پا ہو۔
کہتا جاتا ہوں جو کہو وہی کروں۔ جیتے جی تمہارا ہی دم بھروں۔ پھر
خفگی فضول۔ ناراضگی بے اصول۔

کیکئی۔ راج چھوڑ دیا۔ کلہیا میں گڑ پھوڑ لیا۔ نہ کسی کو کان و کان خبر
ہوئی نہ آغاز و انجام پر نظر آپ تو سب راج پاٹ دے کر

ہاتھ جھاڑ بیٹھے گھر بگاڑ بیٹھے قول و قرار سب بٹے کھاتے میں پڑ گیا
ہائے میرا سب راج پاٹ اجڑ گیا۔ افسوس مردوں کا اعتبار نہیں
قول و اقرار نہیں۔

دسرتھ۔ اوہو تم قول و اقرار پورا کرانا چاہتی ہو۔ یا میرا بچن نباہتی
ہو۔ دکھ نہ سہو۔ جو کہنا ہو کہو۔ انحراف کروں تو خطاوار نہ انصاف
کروں تو گنہگار۔

کیکئی۔ اچھا پہلے فرمائیے۔ دو بچن دیئے تھے کہ نہیں۔ دو پرن کئے
تھے کہ نہیں اگر کئے تھے تو پورے کیجئے۔ پھر کسی کو تخت
و تاج دیجئے۔

دسرتھ۔ پیاری میں کب عذر کرتا ہوں۔ کب راہ انصاف سے گزرتا ہوں
جو تمہاری خواہش ہو ابھی کہو۔ چپ نہ رہو۔

کیکئی۔ آپ نے دو بچن دیئے تھے۔ بس انہیں کو پورا کرانا چاہتی ہوں

دسرتھ۔ بس اتنے کے لئے گریہ زاری۔ یہ بیقراری۔ جو کہو وہی کروں۔
تمہارا دل بھر دوں۔

کیکئی۔ جب یہ ہے تو سنیئے مطلب یہ ہے۔ بھرت کو گدّی پر بٹھائیے رامچندر
کو جانشین نہ بنائیے۔ ان سے کہیئے بن کو جائیں۔ چودہ برس تک
صورت نہ دکھائیں۔

دسرتھ۔ ہیں ہیں رانی۔ ایسی نادانی۔ بھرت کو راج بلاس۔ رام کو بنباس
کیسے گوارا ہوگا۔ کس طرح گذارہ ہوگا۔

کیکئی۔ راجہ صاحب قول ہارا ہے یا نہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ مارا ہے کہ نہیں۔
اگر مُنہ میں زبان نہیں۔ چمڑے کا ٹکڑا ہے تو شکایت فضول اگر
قول و قسم میں جان نہیں تو ناحق دکھڑا ہے۔ میری غلطی میری
بھول۔ میں نے دونوں بچن یاد دلا دیئے۔ بچن بنا دیئے۔ اب آپ کو اختیار ہے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

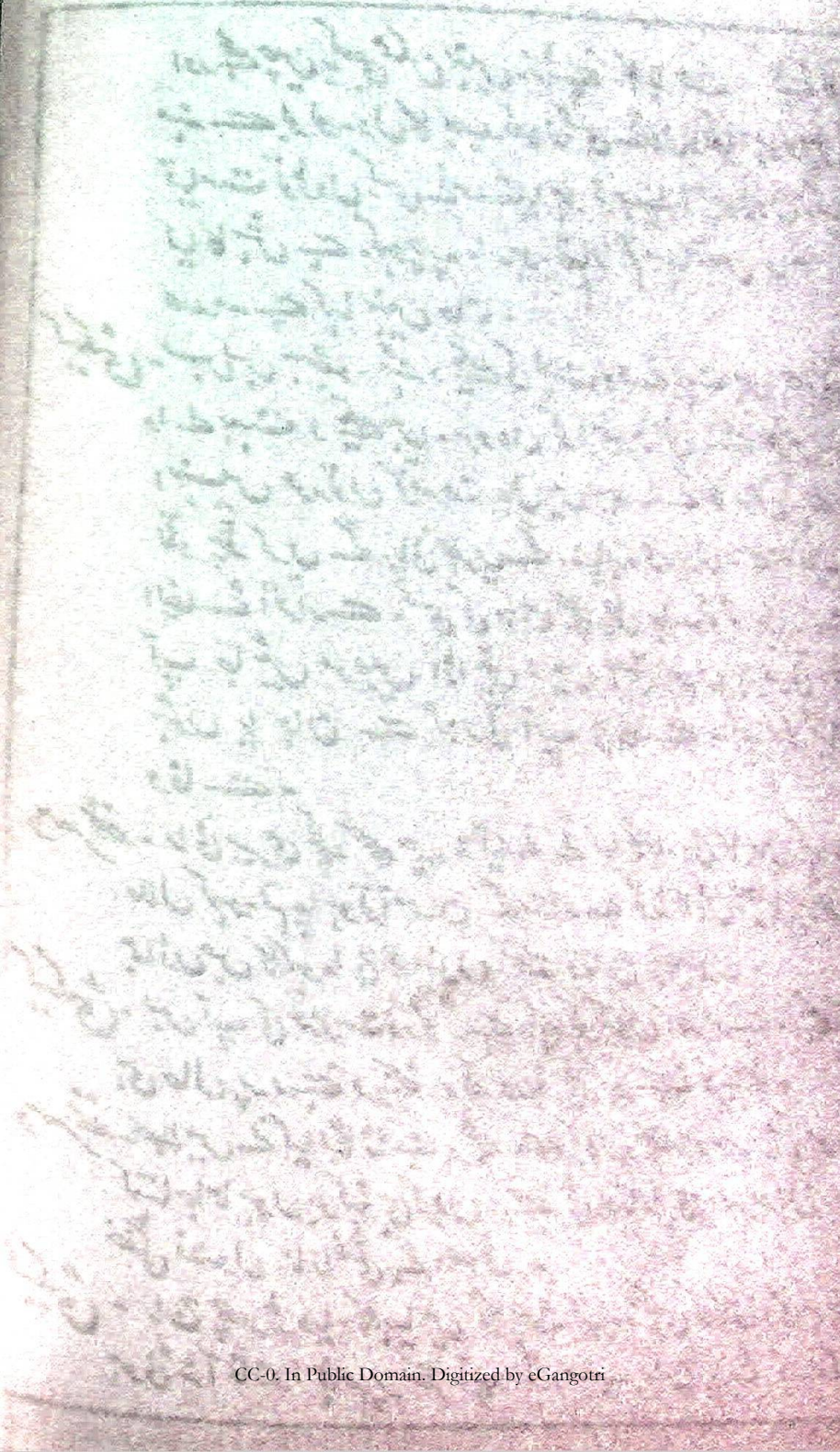
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

میں سمجھ لوں گی کہ بادہوائی تھے قول وقرار - اگر یہ نہیں -
تو بس بھرت جی کو دیجئے تاجِ شاہانہ - رام کو کیجئے بن
کی طرف روانہ -

دسرتھ - رام کو بنباس - بھرت کو راج بلاس - پیاری کیکئی! کہاں خیال ہے
رام سے اتنا ملال؟ پابندی قسم کرتی ہو یا مجھ پر ستم؟ حکومت موجود
ہے لے لو - مگر خصومت بے سود - اس کے لئے پاپڑ نہ بیلو - اچھا رام کو
تخت وتاج نہ دوں گا - بھرت ہی کو راج دوں گا - مگر مجھے تو کسی
جلاؤ - رام کو بن کی ہوا نہ کھلاؤ -

کیکئی - بس آلہانہ گائیے - زیادہ باتیں نہ بنائیے - بات ہی کیا ہے کہہ دیجئے
کہ قول نہیں ہارا تھا - فقط زبان کا سینچر اتارا تھا - وعدہ کس منہ
سے کیا تھا - قول کس زبان سے دیا تھا - جو کہتی ہوں کرنا پڑیگا - ورنہ
میری آہ سے ڈرنا پڑے گا -

دسرتھ - قول گلے گلے پانی میں پورا کروں - قلزم موت کی طغیانی
میں پورا کروں مگر رانی رام ایسے بچے کے ٹکڑے کی جدائی
کیسے گوارا کروں - زندگی کا کیسے چارہ کروں - میں تو بے موت
مرجاؤں گا - جان سے گذر جاؤں گا -

کیکئی - میں باتوں میں آنے والی نہیں عقل سے خالی نہیں - جو کہا ہے کرکے
چھوڑونگی - اپنی ہٹ سے منہ نہ موڑوں گی - مرنے جینے کی دھمکی نہیں
مانتی خوب نخرے نکلے جانتی ہوں -

دسرتھ - اوچرخ کجرفتار - اوفلک ناہنجار - اے زمانے کے نیرنگ یہ کیا
رنگ میں بھنگ - وعدہ کرتے کیوں زبان نہ جلگئی - اسی وقت
کیوں جان نہ نکل گئی کیکئی تو مجھے جیتے جی مارے ڈالتی ہے - نہ معلوم
کب کا بخار نکالتی ہے - ہائے ہائے اب زندگی کی آس نہیں میرے ہوش وحواس

نہیں - اور روح بدن سے نکل جا - او جسم سوز جگر سے جل جا کس منہ سے
کہوں کہ رام بن کو جائیں - کس زبان سے نکالوں کہ جنگل وبیابان
کی ٹھوکریں کھائیں ہائے میں تو بے موت مرگیا - تیرِ الم جگر
سے گذر گیا -

(دسرتھ کا غش کھا کر گر پڑنا)

اور رام جی کا آنا

رامچندر جی - (کیکئی سے) ماتا جی آج پتا جی کا کیا حال ہے نصیب دشمناں کیا
ملال ہے؟ (راجہ کی طرف دیکھکر) میرے قالب انسانی کے بانی
باغبانِ گلشنِ زندگانی - اشرفِ کونین افضلِ دارین - کیسا مزاج ہے -
دل کیوں نائل اختلاج ہے؟ چہرہ زرد ہے - بدن سرد ہے آنکھوں
میں آنسو جھلک رہے ہیں - پسینے کے قطرے ٹپک رہے ہیں سانس
گرم گرم نکل رہی ہے - دھوکنی سی چل رہی ہے کچھ حالِ دل بیان
فرمائیے - مزاج کی کیفیت سنائیے -

کیکئی - کچھ ماندگی کا ہلی ہو تو بولیں - یوں کیا زبان کھولیں - دو قول ہارے
ہیں اسی لئے بھٹ پن سارے ہیں -

رامچندر - کیسے بچن اور کیسا بھٹ پن؟

کیکئی - اے یہی کہ تم چودہ برس جنگل کی ہوا کھاؤ تخت وتاج سے ہاتھ اٹھاؤ
بھرت مالک اورنگِ جہاں بانی ہوں - قابض شمشیر حکمرانی
ہوں -

رامچندر - بس اتنے کے لئے یہہ بیقراری - ایسی گریہ وزاری - میں بڑی
خوشی سے پتا کی بات رکھوں گا - چودہ برس تک بنباس کا مزہ چکھونگا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بھرت جی شوق سے تخت نشین ہو۔ زہے قسمت کہ وہ مالک مہر و
نگیں ہو۔ آپ کو دُکھ مجھے سُکھ یہ کبھی بھی منظور نہیں۔ چودہ برس
میرے لئے کچھ دور نہیں۔

کیکئی ایسے ہی سعادتمند ہو۔ تو قول کے پابند ہو۔ مہاراج سے اجازت
مجھ سے پان رخصت لو۔

دسرتھ آہ آہ اُف۔ اُف۔ افسوس افسوس۔ ہائے رام! ہائے رام!!

رامچندر پتاجی۔ رگھو بنسی قول کے دھنی ہوتے ہیں۔ بات نہیں کھوتے
ہیں۔ آپ کا دھرم ہے۔ کہ قول سچ کریں کہے کی پچ کریں کیکئی
ماتا کا حکم سر آنکھوں پر۔ آپ کا قول جان سے بڑھ کر۔ بس
اب اجازت دیجئے۔

(کیکئی ہنسے) ماتا جی آپ بھی ہنسی خوشی رخصت کیجئے۔
اشیرباد دیجئے۔

کیکئی:۔ اچھا بیٹا جاؤ۔ بن باس کا سکھ اٹھاؤ

(رام چندر جی کا جانا)

دسرتھ۔ ہائے رام ہائے۔ تم مجھے چھوڑ گئے۔ منہ موڑ گئے۔ اب زندگی کیونکر
ہوگی۔ میں تو جیتے جی مر گیا۔ میری عمر بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی
ارے کوئی ہے۔ جائے جلدی سومنت کو بلا لائے۔

خواص مہاراج ابھی گئی۔ اور سومنت کو لائی۔

گانا

دسرتھ زخم الم سے پہلو پھوڑا سا پک رہا ہے
ناسور درد غم سے دل میں ٹپک رہا ہے

جان آفت و محن میں باقی نہیں ہے تن میں
اک زہر سا بدن میں غم سے چھٹک رہا ہے

رنج و غم بستر میں اندھیارہ ہے نظر میں
تکلیف ہے جگر میں کانٹا کھٹک رہا ہے

سانسیں بدل رہی ہیں اور آنکھیں جل رہی ہیں
لپٹیں نکل رہی ہیں شعلہ بھڑک رہا ہے

قسمت رُلا رہی ہے آنکھیں نچا رہی ہے
اُف جان جا رہی ہے اُف دم بھڑک رہا ہے

خواص پرتھوی ناتھ! سومنت جی حاضر ہیں۔

دسرتھ کہاں ہیں اری جلد لا

سومنت۔ جی مہاراج جگت سرتاج۔ کیوں آج کیسا مزاج ہے۔

دسرتھ۔ ارے سومنت غضب ہوگیا۔ مجھ پر تو قیامت ٹوٹ پڑی رام چندر
بن کو جاتے ہیں۔ چودہ برس کا پرن کیا ہے ہیں کیسے جیوں گا۔ تم ہوشیار
ہو سمجھدار ہو۔ ساتھ جاؤ دو چار روز اِدھر اُدھر کی ہوا کھلا کر لوٹا لاؤ۔ ابھی سے میرے اوسان نہیں۔ اور پھر انجام میں سمجھ لو کہ
جان نہیں۔

سومنت۔ آخر بنباس کی وجہ۔ ایسے عزم کا سبب۔

دسرتھ۔ وہی کیکئی رانی کے دو بچن اور میرے پرن۔

سومنت۔ (اوہو! اس کا تو کہیں خواب و خیال بھی نہ تھا۔ اب شگوفہ کھلا)
خیر مہاراج آپ اطمینان رکھیں۔ میں رامچندر کو یہیں کہیں گھما کر پلٹائے
لاتا ہوں۔ فکر کی کوئی بات نہیں۔

دسرتھ۔ تو پھر جلدی جاؤ۔ دیکھو کہیں اکیلے ہی نہ چلے گئے ہوں۔

سومنت۔ مہاراج دل کو دھارس دیجئے۔ بات ہی کیا ہے۔ میں ان کو
ساتھ لے ہی آؤں گا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سین سانواں - رنواس کوشلیا

کوشلیا - پیارے رام آج بڑی خوشی کا دن ہے - راج گدّی کس وقت ہوگی دھوم دھام تو بڑی ہے -

رامچندر - ماتا جی! راج گدّی کی مجھے خوشی نہیں - پتا جی نے مجھے آج وہ عزّت و منزلت بخشی ہے کہ ہزار ہزار تاج اسپر نثار لاکھ لاکھ راج قربان

کوشلیا - وہ کیا راج سے زیادہ اور بھی کچھ؟

رامچندر - جو دہ برس کے لئے جنگلوں بنوں کا راج دیا - بھرت کو تخت و تاج دیا -

کوشلیا - ہیں یہہ کیا راج کے عوض دشت گردی کیسی - راج گدّی کے بدلے صحرا نوردی کیسی؟ کچھ خطا کوئی قصور؟

رامچندر - کسی کا بھی کچھ قصور نہ تھا - پاسِ سخن منظور تھا - ماتا کیکئی سے وعدہ وفائی کی - مجھے بنباس دیکر عہد پمائی کی -

کوشلیا

اشعار

جفا پہ چرخ تظلّم شعار کیسی ہے — سموم خیز شمیم بہار کیسی ہے
خوشی میں رنج یہہ کیا نیش نوش میں کیا — گلوں میں یہہ خلش نوک خار کیسی ہے
وہ برق نور ہی مشہور جسکی خندہ زنی — میانِ ابرِ سیاہ بے قرار کیسی ہے

نثر

ارے یہ کیا اُلٹا دھرا بندھ گیا - کہاں تخت و تاج کہاں وطن سے اخراج میرے کلیجے کا ٹکڑا چشم جگر سے آنکھ کا تارا جدا ہو - ہائے!

گانا

کوشلیا - کیسا پت دھرم بنایا ہے مہاراج لے رے - کیکئی جی کی رکھی ہے لوآن مجھکو دیا دکھ بھاری - پیارے رگھوبیر - پیارے رگھوبیر
ہائے بن کا ڈھنگ یہہ کیا - ہے رنگ میں بھنگ یہ کیا ہائے بدلا رنگ یہ کیا - دلفگار - اشکبار بیقرار ہوں جسم زار ہے تن نزار ہے
غم سے اُڑ گئی جان - دلفگار - اشکبار - بیقرار ہوں

رامچندر - ماتا جی رنج والم واہیات صحرا نوردی کون بات ہے - پتا کی فرمانروائی اور ماتا کی رضا جوئی سے بڑھ کر سعادت نہیں - کوئی ایسی صدق ارادت نہیں - تامل بیکار - غم والم سے کیا سروکار - زہے نصیب کہ میں پتا کی آگیا پالوں ماتا کیکئی کا بچن نہ ٹالوں -

کوشلیا - اگر یہہ ہے تو دھن ہو رام چندر اشا باش جگر بند - جو الیشور کی مرضی دھرم کی راہ میں ثابت قدم رہو - خوش و خرم رہو - دھرم کی برکت سے رنج و غم کٹ جائیں گے - چودہ برس پل مارتے گذر جائیں گے ٭

رامچندر - اچھا تو پھر مجھے اجازت ہے نا میں دھرم کی راہ میں چلتا ہوں آب و ہوا بدلتا ہوں ٭

کوشلیا - اچھا پیارے ذرا ٹھہرو میں تم کو اور پیاری جنک نندنی کو ایک ساتھ دیکھ کر ذرا کلیجہ تو ٹھنڈا کر لوں - پھر زندگی رہے نہ رہے اور نہ جانے کب یہ آنکھوں کا سکھ پھر نصیب ہو ٭

رامچندر - جو حکم ماتا جی ٭

کوشلیا :- (ایک خواص سے) جانکی پیاری - جنک کماری - دُلاری سنیناں نندنی کو بلا لاؤ - کہدینا کہ بہت ضروری کام ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

خواص ۔ بہت اچھا ابھی جاتی ہوں اور بلائے لاتی ہوں (سیتا جی کا آنا)

سیتا ۔ ماتا جی کیا آگیا ۔

کوشلیا ۔ پیاری ہائے کچھہ کہا نہیں جاتا ۔ زبان رکتی ہے ۔ تمہارے نازک دل کے دکھنے کا خیال ہوتا ہے ۔

سیتا ۔ نہیں نہیں آپ فرمائیے میری کچھ فکر نہ کیجئے ؛

کوشلیا ۔ میری نول لاڈلی بہو ! ہائے ! رام چودہ برس کے لئے بن کو جاتے ہیں ۔ گھر سُونا ہُوا جاتا ہے ۔

سیتا ۔ تو پھر میرے لئے کیا حکم ہوتا ہے ؟

کوشلیا ۔ ہم تم یہیں یاد کر کے کڑھیں اور کیا بس ؛

گانا

سیتا جی — مائی موہے سوامی بیوگ نہ بھاوے
نیا پیا بنا ۔ تن جیا بنا ۔ گھر دیا بنا نہ سہاوے

ے

نہ ہو گر آشیانہ اُفق بلبل کا پھُولوں میں — تو پھر کیا چاہے غولوں میں رہے چاہے ببولوں میں
قمر بے نور اچھا اور انگوٹھی بینگیں اچھی — جُدا اپنے جو شوہر سے ہے عورت وہ نہیں اچھی
جب دلآرام نہیں ۔ عیش کا نام نہیں — گھر سے کچھ کام نہیں بن میں آلام نہیں
جوہری جس کا نہیں دُرِ عدن ہی کیا ہے
باغبان جس کا نہیں وُہ چمن ہی کیا ہے
کہیں پراں برہ میں نہ جاوے — مائی موہے سوامی بیوگ نہ بھاوے

نثر

یہ قدم چھوڑنے کو تو جی نہیں چاہتا ۔ دل جدائی کے درد سے کراہتا ہے

مگر آپ استری دھرم جانتی ہیں ۔ قیافہ پہچانتی ہیں ۔ منہ سے کیا کہوں فرمائیے یہاں کیونکر رہوں ۔

کوشلیا ۔ پیارے رام سمجھے میری بہو رانی کا کیا سوال ہے تمہاری جدائی میں انکا بھی بُرا حال ہے دل ہی دل میں کراہتی ہے ۔ تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہے متھلیش کی راجکماری ۔ اودھیش کی دلاری رگھوکل تلک کی پران پیاری ۔ سکھ کماری جانکی کو کیونکر اجازت دوں ۔ کس مُنہ سے کہوں کہ جنگل میں پھریں ۔ رنواس کے سکھ چھوڑ کر مصیبتوں میں گھریں ۔ جو نسیم کے جھونکوں میں نہیں ٹھیرتی ۔ جو آئینہ میں اپنے عکس سے ڈرتی ہے جس نے ناگن کے دھوکے میں زُلفِ مشکیں پر ہاتھ نہ ڈالا جس نے آنکھ کی پتلی کی طرح گھر سے باہر قدم نہ نکالا جس کے پھول سے تلووں میں پنکھڑی کھٹکتی ہے ۔ جو آتش گل سے بھی بھڑکتی ہے وہ جنگل کے ببولوں میں رہے ۔ صحرا کے غولوں میں رہے ۔ میں خیال بھی کرتی ہوں ۔ تو ڈرتی ہوں ۔

گانا

رامچندر ۔ گھر میں رہو تم ساس کے پاس بھولو یاد ہماری
بن میں دُکھ ہیں بھاری ۔ واری واری مانو پیاری

سیتا ۔ پتنی پیا بن بن مَن پھن جم دن دن کر بن ہے جی ۔ چاند بنا جیسے رات برکھش بنا پات ۔ چاتک جیسے بن سواتی جل ۔ سنگ چلوں گی کیسے پراں رہیں گے جوگ سوگ میں ۔

نثر

رامچندر ۔ میری تو رائے نہیں کہ تم گھر چھوڑو ۔ عیش و آرام سے منہ موڑو

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ساس سُسر کی خدمت غنیمت۔ اسی میں عظمت ہے۔ ماتا جب مجھے یاد کریں گی۔ تو تمہیں دیکھ کر دل ٹھنڈا کریں گی۔ ان کا دل بہلانا جب رنج میں ہوں کھتا بارنا سُنانا ہٹ مناسب نہیں۔ ضد واجب نہیں۔ اس کا نتیجہ پریشانی ہے۔ اور انجام پشیمانی۔ دن گذرتے دیر نہیں لگتی صبح ہوئی شام ہوئی اور بس عمر تمام ہوئی۔ پھر چودہ ۱۴ سال کس شمار میں ہیں۔ جنگل میں ندیاں ہیں۔ نالے ہیں۔ اجگر ہیں کالے ہیں۔ شیر ڈکارتے ہیں۔ چیتے شکار مارتے ہیں۔ راچھسوں کے دل پھرتے ہیں ایک ایک آدمی پر ہزار ہزار نشاچر گرتے ہیں۔ اس سے پس گھر میں ساس سُسر کی خدمت میں رہنا لازم ہے۔

گانا

سیتا۔ کیا کروں ہائے رے۔ ہاں ہاں جیا مورا نکسا جائے رے
پیا جائیں تو کیسے جرائے جیا۔ کیا کروں ہائے . . . . . .
وام صیاد میں بلبل کو پھنسائے فرقت آب دریا سے جو مچھلی کو جھڑائے فرقت
جلتے انگارے چکوروں کو کھلائے فرقت چھڑکے زخموں پہ نمک مرچ لگائے فرقت
آگ بچھڑوں کے کلیجے میں لگائے فرقت
تڑپاوے رے کلپاوے رے۔ بلپاوے رے۔ کیا کروں ہائے

نثر

سیتا جی جو مرجاوا پرشوتم جس کے نام سے دھرم زندہ۔ افسوس وہ مجھ ایسی چرن کملی کی داسی کے دل سے استری دھرم کو مٹانا چاہے پتی برت دھرم سے گرانا چاہے۔ تو میری زندگی کا کیا لطف۔ کمل چرن نہ موڑیں۔ ساتھ چھوڑیں۔ راضی بہ رضا ہوں۔ مگر کیا زمین کلیجے

میں جگہ نہ دیگی۔ انگوٹھی کا ہیرا بھی رفاقت نہ کریگا۔ ماتا جی آپ بڑی ہیں۔ استری دھرم سے واقف ہیں۔ بس فیصلہ آپ کی رائے پر ہے میں نے تو پتی برت دھرم کی بابت سنا ہے

دوہرے

گھر میں ناری نر بنا کر ناری بن ہوئے پران کئے تو لوتھ کو اُفق نہ لوچھت کوئے
جب لگ پریتم سنگ ہے تریا من ہریائے اُفق چھڑاتے برکھش سے لتا گئی مرجھائے
جیا بن تن چھین ہے جو پتنی پیا ہیں برہ اگن میں جل مرت جیسے جل بن میں
نر ناری کو سیس ہے ناری نر کی دیہ دیہ نہیں جب سیس نہیں یا میں نہیں سندھ
نر بن ناری جانئے پانی بن دریاؤ ڈوبت ہے منجدھار میں بن کیوٹ کی ناؤ
ناری وہی جو رہت ہی پتی چرن میں لین بشن چرن کی پریت جل تا کی لچھمی مین
مدھ کر جیون کنول بن کنول بنا تالاؤ نر تپنی پر یہ پیا بنا مرہم کے بن گھاؤ
ناڑی جب لگ ہا تھ میں تبلگ تن میں جیو جیون اپنا رکھ سکے کس ناری بن پیو
جیا گھاتک پیا یہ ہے یا میں نہیں کچھ جھوٹ بھئی راکھ جر برستی پتی چرن سے چھوٹ
جیسے دُن دنکر بنا جیسے نس بن چند تیسے ہی پتی پت بنا تیسے نر و بن کند

کوشلیا۔ پیاری میں تو سٹرن ہو رہی ہوں۔ اس وقت میری حواس کہاں۔ میری عمر بھر کی کمائی میرے ہاتھ سے جا رہی ہے۔ کلیجے کا ٹکڑا کلیجے سے جدا ہو رہا ہے۔ تم مجھ سے اپنے دھرم کا کیا پوچھتی ہو۔ پتب برت ہی تھا جس کے سبب سے میں نے زبان سے اُف نہ نکالی۔ جو مصیبت پڑی اٹھالی۔ ورنہ کیا میرے منہ میں زبان نہ تھی۔ مجھ میں کچھ جان نہ تھی۔ پتر دھرم کی طرف دیکھ کر میں نے چھاتی پر پتھر رکھ لیا۔ دم نہ مارا کہ پتر دھرم کی سعادتمندی ہی سے سربلندی ہے جان نکل جائے تو وہ غم نہو۔ جو اُس

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

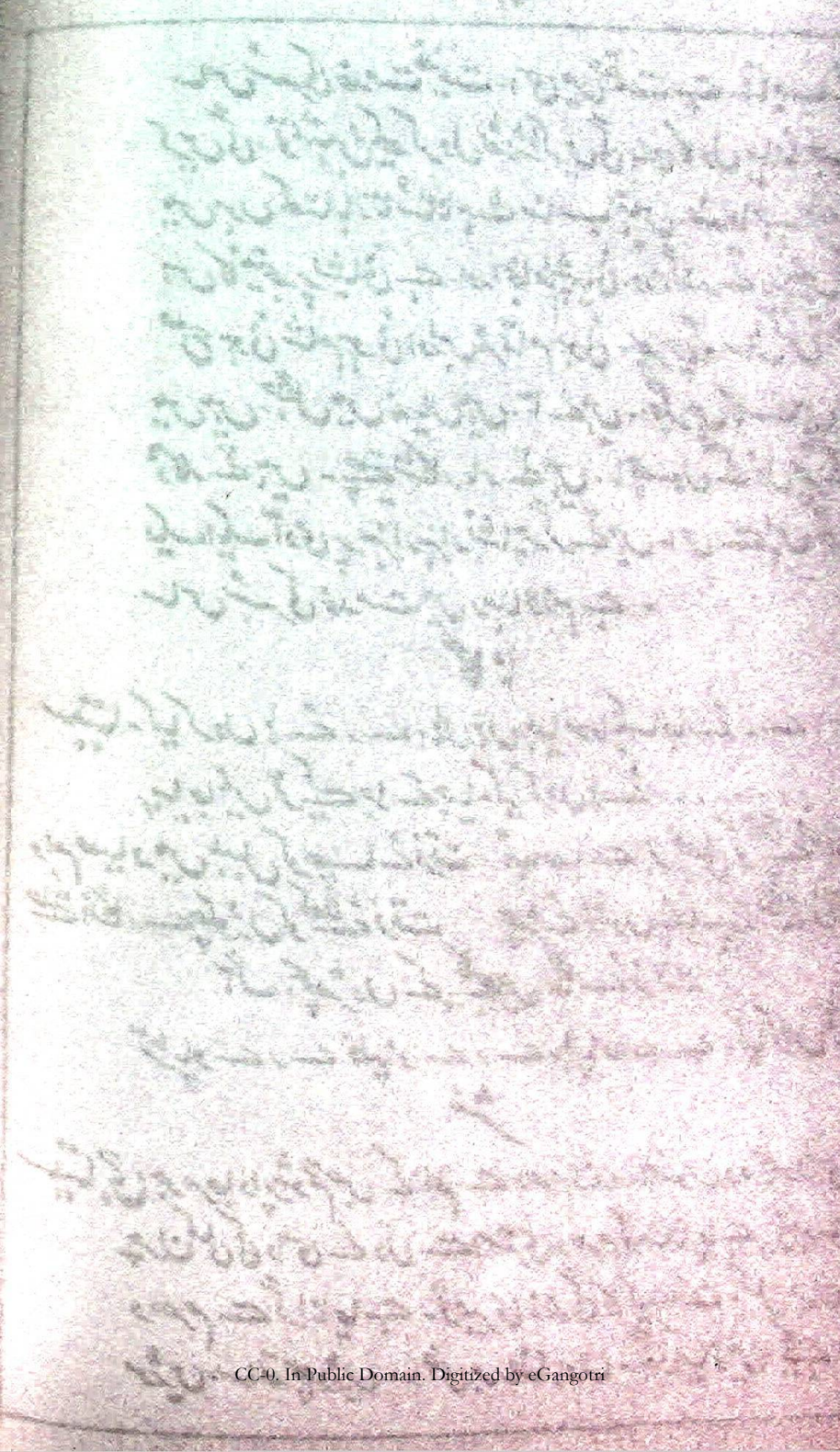
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

وقت کلیجے کو تڑپا رہا ہے۔ گو رام سے بڑھ کر مجھے کوئی پیارا نہیں۔ مگر تمہاری جدائی بھی کسی صورت میں گوارا نہیں۔

سیتا۔ بیشک آپ کا کہنا بجا۔ فرمانا درست۔ مگر آپ نے یہ نہ بتایا کہ اس حالت میں میرا کیا فرض ہے۔ مجھے آپکے قدم چھوڑنا چاہیئے یا رفاقت سے منہ موڑنا

کوشلیا۔ بیٹی اب بس کرو۔ میں استری دھرم کچھ نہیں جانتی۔ اگر استری دھرم کا خیال نہ ہوتا۔ تو آج یہ ملال نہ ہوتا۔ رام ہی کا راج بلاس ہوتا۔ کبھی نہ بنباس ہوتا۔ مگر مہاراج قول ہار چکے تھے۔ ہاتھ پہ ہاتھ مار چکے تھے انکی بات پت ہونا منظور نہ تھی۔ ورنہ میں کسی بات سے مجبور نہ تھی میں ابھی سارے پرن توڑ دیتی۔ آنکھ کے تارے کو کیکئی جی کے کہنے پر یوں نہ چھوڑ دیتی۔ استری دھرم نے میرے منہ پر مُہر لگا دی جو بات ناممکن تھی کرا کے دکھا دی۔ ایشور چاہے گا۔ تو اُس میں بھلائی ہوگا۔ پتی برت دھرم کی اور بھی اعجاز نمائی ہوگی ؛

سیتا۔ تو پھر میرے لئے کیوں سوچ بچار ہے۔ کیوں عذر و انکار ہے اگر دھرم سے پتت کرنا منظور خاطر ہے۔ تو جان تک حاضر ہے۔ مگر نہیں جسطرح آپ نے اپنے دھرم کو نباہا ہے۔ وہی آپنے کیا جو دھرم نے چاہا ہے تو پھر مجھ پر بھی نظرِ عنایت چاہیئے۔ دھرم کی رعایت چاہیئے ؛

کوشلیا

پیاری کیا کہوں منہ میں کیل دی ہوئی ہے۔ اپنے دھرم کی طرف دیکھوں یا تمہارے دھرم کا خیال کروں۔ کسی کو دھرم سے روکوں تو تب بھی پاپ نہ روکوں تب بھی گناہ ؛

سیتا۔ ماتا جی آپ صاف صاف نہیں فرماتیں۔ محبت سے ٹالے بالے بناتی ہیں

مگر میں آپ کے دل کی بات سمجھ کر چرن چھوتی ہوں۔ کہنا سنا معاف زندگی ہے تو چودہ برس کے بعد پھر ان چرنوں کے درشن ہونگے۔ اب اور کوئی اچھیا نہیں۔ اشیرباد کی خواہش ہے۔ ایک دفعہ اسیس دیجئے۔

کوشلیا لول لاڈلی پران پیاری! دھرم تمہارا مددگار رہو۔ پتی برت تمہارا سنگار ہو رام کو تمہیں اور تمہیں رام کو سونپتی ہوں۔ رام کی خدمتگذاری کرنا ہر وقت خاطر داری کرنا۔

کوشلیا۔ (رام سے) تمہارے بھروسے جانکی کو جانے دیتی ہوں دیکھو پھولوں پر رکھنا۔ کوئی بات نہ دلکنا۔ اسکا دل چھوٹا نہ ہونے پائے۔ کبھی کنول نہ کملائے۔ اس کا خیال رہے کہ کبھی دل میں ملال نہ ہو۔ رنج و غم کا خواب میں بھی خیال نہ ہو

رامچندر۔ پتاجی کی بات مانی بن باس کی ٹھانی۔ آپ کا ارشاد نہ مانوں تو زندگی کو اکارتھ جانوں۔ آپ کی امانت جان کے ساتھ۔ آپ کا فرمان پران کے ساتھ۔ اچھا اب ذرا سمترا ماتا سے بھی رخصت ہولیں۔ لچھمن بھائی کو بھی دیکھ لیں۔

کوشلیا۔ چلو میں بھی چلتی ہوں۔

سین آٹھواں۔ رنواس سمترا

سمترا لچھمن آج ایسا خوشی کا دن۔ راج تلک کا جشن۔ کہیں باجے گاجے کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ میں نے تو سویرے کی نوبت بھی نہیں سنی

لچھمن۔ ہاں نوبت تو میں نے بھی نہیں سنی۔ شاید منہ اندھیرے ہی بجگئی ہوگی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

یا آواز ہی نہ سنائی دی ہو گی - رات بھر کے جاگے بھی ہیں - ایک ایک
کے سر پر ہزار ہزار کام - اسپر بھیڑ بھاڑ ممکن ہے کہ کچھ ایسا ہی سبب ہو

سمترا - واہ خوشی اور جشن کے دن کہاں بھیڑ بھاڑ نہیں ہوتی - اگر یہ بھی سہی
تو نوبت نقارے والوں کو بھیڑ بھاڑ سے مطلب - اُنکے سر کون
ایسے ہزار کام ہیں - رات سے میری دائیں آنکھ پھڑک رہی ہے نہ جانے
دل کیوں کلدیو منا رہا ہے - کہ سب کام اچھّی طرح ہو جائے -

لکشمن - اچھا جا کر دیکھتا ہوں کیا چھُل بھل ہے -

(رام چندر سیتا وغیرہ کی آمد)

سمترا - مہارانی اہو بھاگ - اس وقت آپ

کوشلیا - بہن اوہو بھاگ نہیں - کہو دشٹ بھاگ

سمترا - ہیں ایہہ سب کی آنکھوں میں آنسو کیوں جھلک رہے ہیں - خیر تو ہے

رامچندر (قدم چہو کر) ماتا جی میں رخصت ہونگتا ہوں -

سیتا جی - میں بھی پاؤں چہوتی ہوں -

سمترا - کیوں کیوں یہ رخصت اور پاؤں چھونا کیسا معاملہ کیا ہے -

رامچندر - کیکئی ماتا نے ۱۴ برس کا بنباس دیا - پتا جی کا بچن نباہنا چاہتے ہیں ؛

سمترا - ہائے کیا اسی سے میری دائیں آنکھ پھڑکتی تھی میں ابھی ابھی لچھمن سے کہہ رہی
تھی کہ نوبت نقارے کیوں چُپ ہیں آہ کیکئی کو ذرا سے بچّوں پر بھی رحم نہ آیا

رامچندر - کچھ غم نہ کیجئے - بس اجازت دیجئے -

گانا

لچھمن - میں کمل چرن سے جدا رہوں کہاں تاب ہے یہ مجال ہے
رہے دب کے سینے میں جوشِ خُوں یہ محال ہے یہ محال ہے

میں جیوں فراق جناب میں نہ چلوں جلو میں رکاب میں
ہوں فرش عیش پہ خواب میں یہ وبال ہے یہ وبال ہے
نہیں لُطف شوکت و جاہ میں جو نہ آپ کی ہوں پناہ میں
ہے قسم کہ میری نگاہ میں نہ یہ مال ہے نہ وُہ مال ہے
میرے دل کو ذوقِ وطن نہیں مجھے شوقِ سیرِ چمن نہیں
جہاں آپ خود ہوں وہ بن نہیں یہ خیال ہے یہ خیال ہے
نہ کبھی قدم سے رہوں جُدا ملوں چشم و فرق پہ خاک پاء
یہی زندگی کا ہے مدعا - یہی زندگی کا مآل ہے
میں فدائے پائے جناب ہوں - کہاں گھر میں رہ کے خراب ہوں
کہوں کیا کہ پا یرکاب ہوں - میری شکل خود ہی سوال ہے

رامچندر - پیارے بھائی - بازو قوت کی توانائی - دُکھے ہوئے دل کو نہ دُکھاؤ
ایسی خواہش سے دل ہٹاؤ -

لچھمن - یہہ سوال بالکل ناممکن - بالکل محال - یا تو پران قدموں کے
ساتھ ہونگے یا موت کے ہاتھ ؛

رام - بڑوں کا کہنا مانتے ہیں - جو بزرگ کہیں اسے برہما کے اکشر جانتے ہیں
اس بات میں ضد نہ کرو - ماتا سمترا کا دم بھرو - اور جو کہو گے مان لونگا
جو خواہش ہو گی کر دوں گا - میری محبت - میری رفاقت سے منہ موڑو
سمترا ماتا کے قدم نہ چھوڑو -

لچھمن - یہ مُحال ہے - آپ کا کیا خیال ہے - یا تو ساتھ جاؤنگا یا آپ
کے سامنے انگوٹھی کا ہیرا چباؤں گا -

رام - تم سمجھدار ہو - ہونہار ہو - اونچ نیچ جانتے ہو - نیک و بد پہچانتے ہو

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

میری ہمراہی میں کیا دھرا ہے۔ وہاں رنگ ہی دوسرا ہے۔ نہ
سبزہ زار ہے نہ باغ۔ اگر ہیں تو داغ ہی داغ۔

لچھمن ۔ گل ہوں یا خار۔ خزاں ہو یا بہار۔ میں سب سختیاں سہونگا۔ مگر آپ
سے جُدا نہ رہوں گا۔ گہر مجھے کاٹے کھاتا ہے قدم اٹھاجاتا ہے کیا میں
چرن پادکا سے بھی گیا گذرا ہوں۔ آپ قدموں سے جُدا کرنا چاہتے ہیں۔
واہ واہ خوب رشتہ بزرگی نباہتے ہیں۔ اچھا بس ایک بات پوچھتا ہوں۔ ٹالے
بالے نہ بتائیے گا۔ صاف صاف فرمائیے گا کہ کیا مجھے قدم چھوڑنا واجب
ہے۔ یا رفاقت سے منہ موڑنا مناسب ہے۔

رامچندر ۔ بیشک ماتا سمترا سے جُدا رہنا تمہیں کبھی لازم نہیں۔ میری رفاقت
اور ان سے مفارقت۔ ماں کے حقوق جانتے ہو۔ پھر اپنی ہی کیوں تانتے
ہو۔ تمہارا فرض ہے کہ ان کے دل سے میرا رنج بھلاؤ۔ رضاجوئی سے
دل بھلاؤ۔ نہ کہ میرے ساتھ جاؤ اور ان کا دل دکھاؤ۔

گانا

لچھمن جاؤں گا بھائی کے ساتھ۔ ماتا جاؤں گا بھائی کے ساتھ
سیاپت۔ جیاپت۔ چھیاپت۔ رپاپت۔ دیاپت سری رگھناتھ
چرن میں گہونگا۔ شرن میں ہونگا نہ یہاں دُکھ سہونگا وہیں سکھ لہونگا

سمترا ۔ شاباش لکھشمن شاباش! بڑے سعادتمند ہو۔ خوش نصیبوں میں سربلند ہو۔
آج میں سمجھی کہ چون سپھل ہُوا۔ زندگی کا عقدہ حل ہُوا۔ جاؤ ضرور جاؤ
سیتا جی کے ہوتے ہوئے تمہیں میری جدائی کا خیال ہی کیا۔ جہاں رام ہیں
وہاں غریب الوطنی کا ملال ہی کیا۔ رام کو پتا کی جگہ سمجھ کر خدمت کرنا
سیتا کو میری طرح جان کر اطاعت کرنا تب تو سعادتمندی اور سربلندی اور

ارجمندی ہے چاہے دم ٹوٹے۔ مگر رام کا ساتھ نہ چھوٹے۔

(رام چندر سے) دھرم تمہارا نگہبان ہو۔ دھرم تم پر قربان ہو۔ گو جدائی
شاق ہے۔ صدمۂ فراق ہے۔ مگر دھرم مقدم ہے۔ بلا سے رنج و الم ہے
لیکن اکیلے نہ جانے دونگی۔ لچھمن کو ساتھ کردونگی۔ وہ رفاقت کرے گا
اس کو تم ساتھ نہ لے گئے تو اطمینان نہیں۔ سمجھ لینا کہ بدن میں
آدھی جان نہیں۔

رامچندر ۔ ماتا میں حکم نہیں ٹال سکتا۔ منہ سے اُف نہیں نکال سکتا۔ لچھمن بن
کے دکھ سہنے کے لائق نہیں۔ مستحق ترکِ علائق نہیں۔ والدین کی
مفارقت کھلے گی۔ طبیعت سوزِ غم سے جلے گی۔

سمترا ۔ تمہارے اور سیتا کے ہوتے لچھمن کو رنج۔ تمہیں صرف اتنے کیلئے
شش و پنج۔ چھوکریوں کو سمجھاؤ۔ بچوں کو بہلاؤ۔ مجھ سے باتیں نہ بناؤ
لچھمن کو خوشی سے ساتھ لے جاؤ۔

رامچندر ۔ ماتا جی بن کا معاملہ ہے۔ چودہ برس کا فاصلہ ہے۔ اس سے ہچکتا
ہوں۔ لے جانے سے جھجکتا ہوں۔

سمترا آپ تو بن کو جاتے ہیں۔ مجھے اونچ نیچ سمجھاتے ہیں۔ واہ یہ نہیں جانتے
کہ سب جھوٹے ناطے ہیں۔ سیتا سے بڑھ کر لچھمن کی ماتا اور کون ہے
تمہارے رشتہ کے سوا اور ناطہ کون ہے بس منطق و الٰہیات محبت
سے نہیں نجات۔ ایک ماتا کی آگیا پالنا اور مجھ کو باتوں میں ٹالنا۔

رامچندر ۔ ماتا جی بھلا آپ ایسی ماتا کی کا حکم ٹال سکتا ہوں۔ منہ سے حرف
نکال سکتا ہوں۔ بہت اچھا لچھمن کو اجازت دیجئے اور مجھے اشیرباد۔

سمترا ۔ پیارو جہاں رہو ہیل میل سے رہو۔ تمہیں ایشور کو سونپتی ہوں۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0: In Public Domain. Digitized by eGangotri

گانا

سمترا و کوشلیا - پیاروں کی جدائی - گونہ سہائی - اے رگھو رائی رام
دھرم دہائی دُکھ بسرائی - رب من بھائی - اے رگھورائی رام
ماتا کی ہٹ راکھ کے پتا بچن کو مان راج تجھے بن کاج جو پتر وہی بدھوان
بھگوان سہائی کری ہو بھلائی - بات بنائی - اے رگھورائی رام
کریں گون بھون تجھے کون رکھت تپو بات جا کر مون سون اس دھنیہ دھنیہ وہ مات
جگ جش گائی - ہوئی ہے بُرائی - جگ جش چھائی - اے رگھورائی رام

سمترا - پیارے رام لچھمن جانکی مجھے چاہے بھول جانا مگر مہارانی کوشلیا اور میری باتوں کو نہ بھولنا - دھرم تمہارا سہائک ہے تم دھرم کے سہایک ہو - بس یہی ہماری اچھیا ہے اور یہی آگیا -

سیتا - ماتا جی چرن چھوڑنے کا غم تو ضرور ہے - مگر آپ کی آگیا سے جو خدمت مجھے ملی اسکو آخری دم تک اچھی طرح سے انجام دونگی - آپ اطمینان رکھیں - پہلے میں اکیلی تھی - اب میرے دیور نہیں نہیں جان سے پیارے لچھمن جی بھی ساتھ ہیں - اس سے مجھے دوہری طاقت ہوگئی ہے - ادہر چودہ برس گذرے - ادھر میں آئی اتنے دن باتوں باتوں میں کٹ جائینگے

لچھمن - آج میری زندگی سپھل ہوئی - میرا جسم ٹھکانے لگا - پیاری ماتاؤ! جبتک جسم میں جان ہے - جبتک زمین آسمان ہے میں آپکے آنکھوں کے تارے اور اپنے سایہ سر پر رام چندر جی کی خدمتگذاری و فرمانبرداری ہی کو تاج سر سمجھونگا ؛

رامچندر - آپ فکر نہ کیجئے - سمجھ لیجئے کہ آپ پریشان ہوئیں - تو مجھے دُکھ ہوگا - لچھمن اور آپ کی دوسری امانت جان کے ساتھ ہے - اپنے امکان بہر جان سے زیادہ مقدم سمجھونگا ؛ (سب کا رخصت ہونا)

سین نواں - بازار اجودھیا -

پہلا - کیوں جی دیکھا - نہ ہم کہتے تھے کہ آج یہ سناٹا بے مطلب نہیں ہے

دوسرا - میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ضرور رنگ میں بھنگ ہوگا - جس گھر میں سوتیں ہوئیں - اس گھر میں ہمیشہ ہتیا رہیگی

تیسرا - اور نہیں تو کیا - ایشور - رام چندر ایسا بیٹا سب کو دے جنہوں نے اُف تک نہ کی - اور بڑی خوشی سے کہہ دیا کہ مجھے بنباس منظور - بھرت جی کو شوق سے راج دیجئے - نہیں تو وہ ذرا بھی چوں چناں - این و آں کرتے - مہارانی کوشلیا کچھ بھی منکتیں - تو کیسا بنباس اور کیسا بھرت کا راج - ایسے سعادتمند بیٹے پر دسرتھ تو دسرتھ کیکئی کا بھی بڑا بھاری ظلم ہے اور سوتیا ڈاہ کا نتیجہ - اسی واسطے بزرگوں نے کہا ہے کہ مرد کے لئے ایک ہی عورت کافی ہے - جہاں دوسری عورت گھر میں آئی سمجھ لو کہ گھر کا ستیاناس ہؤا - ایک میان میں دو تلواروں کا رہنا مشکل - ایک راج میں دو راجوں کی عملداری محال - روز روز خون خرابہ رکھا ہی ہؤا ہے

دوسرا - اس میں شک نہیں کہ کیکئی نے بہت بُرا کیا ہے - بُرا ہی نہیں کیا بلکہ سوتیا ڈاہ کا پورا ثبوت دیا - مگر دیکھو پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں - آخر سُمترا بھی تو کوشلیا کی سوت ہے - وہ کیا جلاپا نہ کر سکتی - مگر واہ ری نیکدل رانی سُمترا - میں نے سنا ہے کہ وہ رام چندر جی کو اکیلا بن میں نہیں جانے دیتی - وہ جھگڑتی ہے کہ لچھمن جی کو ضرور ساتھ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کروں گی۔ ورنہ جانے نہ دونگی۔ یہ نہ کہو۔ سوتیں سوتیں سب برابر
نہیں ہوتیں۔ ایک سُمترا ہے جو اپنے کلیجے کی محبت سے ہاتھ اٹھا کر
سری رام چندر جی کو بن میں اکیلا رکھنا پسند نہیں کرتی۔ ایک کیکئی رانی
ہے جو ۱۴ برس کا بنباس دیتی ہے۔ دھن ہو سُمترا جی کو انہوں نے وہ کیا جو
کہ کوشلیا جی سے بھی نہ ہو سکتا کہ اپنا بیٹا خاص اپنے پران پیارے اِنچندر
جی کے ساتھ کر دیتیں۔ سُمترا کا جش رہے گا اور ہمیشہ رہے گا۔
لچھمن جی کے بھی ہمیشہ گُن ہی گائے جائینگے۔ اس میں شک نہیں۔

پہلا بھائی میں تو ایشور کی لیلا کو دیکھ کر حیران رہگیا۔ میں تو جانتا ہوں
کہ یہ کوئی مایا ہے جو یہہ رچنا رچ رہی ہے۔ میں تو جہانتک سوچتا
ہوں۔ کچھ عجیب ہی خیال پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے تمہارے اور ہماری
تمہاری زندگی کے لئے ایک اخلاقی نصیحت نامہ ہے۔

دوسرا شاباش! کہاں رنج و غم کا موقعہ۔ کہاں آپ کا مجوزہ نصیحت نامہ۔
آفرین کیا باپ اپنے عورت کے بس ہو کر بیٹے کو سلطنت سے محروم کیا
سوتیلی ماں نے ۱۴ برس کے لئے وطن سے خارج کر کے بنباس
دیدیا۔ راچندر بھی کچھ نہ بولے بے چُون چرا راضی ہو گئے کہ بہت اچھا
جو حکم۔ بس اُسمیں نصیحت چہ معنے دارد۔

پہلا ۔ واہ ری عقل۔ واہ ری سمجھ۔ خوب سمجھے۔ خوب مطلب کو پہنچے ارے
عقل کے دشمن یہ نصیحت نامہ نہیں تو کیا ہے۔ ہم تو اس بنباس کو
انتہا درجہ کے اخلاق کا دستور العمل سمجھتے ہیں۔

دوسرا بیشک اوّل درجے کا اخلاقی سبق ہے۔ اس سے بڑھ کر نصیحت نامہ
اور کیا ہوگا۔

تیسرا اخلاقی نصیحت نامہ یہ کیوں نہ کہئے کہ نصیحت نامہ ہے۔ دسرتھ ایسے
عقلمند فرمانروا نے ایک رانی کے کہنے پر اپنے ولیعہد کو سلطنت
سے خارج کر دیا۔ خون ایسا سفید کہ چودہ برس کا بنباس کوشلیا رانی
کا کچھ لحاظ نہ اولادِ اکبری کے حقوق کا پاس۔

پہلا ارے عقل کے دشمن۔ سمجھ کے ٹھس۔ اسی میں تو نصیحت نامہ ہے اور
پھر یہ بھی کچھ معلوم ہے کہ لچھمن جی نے بھی رفاقت کی جنک نندنی
بھی رنواس کے سکھ چھوڑ کر ہمراہ ہوئیں۔

دوسرا دھن سیتا جی مہارانی اور دھن لچھمن جی گیانی بگیانی۔

تیسرا پہیلیاں اتنی بجھا گئے لیکن سر پیر کسی کا نہیں۔ اور راگ نصیحت
نامہ کا۔

پہلا۔ اے یار عقل تو جیسے تمہارے بانٹے ہی نہیں پڑی جس وقت فہم و فراست
بٹ رہی تھی۔ اُس وقت افیون کی پینک میں تو نہ تھے۔ کہیں لوٹی
تو زیادہ نہیں چڑھائی ہوئی تھی۔ کوڈور تو زیادہ نہیں ہو گیا
تھا۔ آخر کہاں سو رہے تھے؟ بھلے مانس یہ نصیحت نامہ نہیں تو کیا ہے؟
کیا کوئی ایسا بات کا دھنی۔ قول کا پورا۔ وعدہ کا سچا ہو سکتا
ہے۔ جو رامچندر ایسے لخت جگر کی جدائی منظور کر کے بھی قول
مردان جان دارد کی مثل کو سچا کر کے دکھا دے کیا کیا
کوئی عورت کوشلیا جی کی طرح راضی برضا ہو گی جس نے اپنے خاوند
کی بات رکھنے کے لئے کلیجے کے ٹکڑے کی جدائی سے اُف تک نہ
نکالی ورنہ کیکئی کیطرح وہ بھی ہٹ کرتی تو تختۂ دنیا پلٹ سکتی تھی یہ
عورتوں کیلئے پتی برت دھرم کا سبق نہیں تو اور کیا ہے۔ سوت کی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بات نہ ولکنا۔ خاوند کی بات رکھنا۔ اس سے بڑھ کر پتی برت دھرم اور کیا ہوگا؟

دوسرا بس اتنا ہی سریہ رامچندر جی کو تو دیکھو۔ اُنہوں نے ہم لوگوں کے لئے سعادتمندی کا کیسا اعلےٰ نمونہ قائم کیا۔ صرف یہ سنا کہ پتا جی نے دو قول ہارے ہیں جونہی کیکئی کی زبان سے سُنا۔ قدموں پر سر جھکا دیا۔ اور بے غل وغش بنباس منظور کر لیا۔ یہہ کارروائی کیا کم نصیحت خیز ہے۔ باپ جس بات کا بیڑا اٹھائے بیٹے کا فرض ہے کہ باپ کی بات پٹ نہ ہونے دے۔ ماں کے حقوق کی حد اور انتہا نہیں۔ مگر رامچندر جی نے ثابت کر دیا کہ چاہے سوتیلی ماں ہو۔ مگر قانون اخلاق کی رُو سے اُس کی تعمیل ارشاد بھی فرض اور خوشنودی ورضا جوئی مُقدّم۔ جو سعادتمند ہے۔ اُس کو دوئی کا خیال نہیں۔ وہ سوتیلی ماں اور سگی ماں دونوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے بلکہ حقیقی پر مجازی کو ترجیح دیتا ہے۔ کچھ جنک نندنی کا بھی حال سُنا۔ وُہ بھی رامچندر جی کے ساتھ جاتی ہے۔ اُنہوں نے صاف صاف کہدیا کہ استری کا دھرم یہی ہے کہ پتی کے چرنوں میں رہے۔ سیتا جی دھن ہیں۔ جنہوں نے راج بلاس اور نواس کے سکھ کو چھوڑ کر بن میں پریتم کی سیوا کو مقدم سمجھا۔ کہاں مہاراجہ جنک کی راجکماری۔ کہاں مہاراجہ اودھیراج دسرتھ جی کی پران پیاری۔ اور جنگلوں میں اوقات گذاری۔ یہ سب عورتوں کے لئے پتی برت دھرم کا سبق نہیں تو کیا ہے؟ استری وہی ہے جو سکھ دُکھ سب میں اپنے پتی کے شریک حال رہے۔ سُکھ میں ناطہ جوڑنا۔ دُکھ میں ساتھ چھوڑنا استری

کیلئے مہاپاپ ہے۔ استری ارد انگی کہلاتی ہے۔ اس کو مرد کا بام انگ کہتے ہیں۔ انگ کا کام ہے کہ سُکھ ہو یا دُکھ۔ برابر سُکھ اٹھاوے یا دُکھ جھیلے۔ پس ہماری متخلیش کماری نے بنباس اختیار کر کے نظیر قائم کر دی کہ خاوند پر مصیبت پڑے تو عورت کا کیا فرض ہونا چاہئے۔

تیسرا ہاں بھائی یہ نکتہ تو تم نے غضب کا سنایا۔ واقعی اہل دنیا کے واسطے یہہ بڑا پر اثر پند نامہ ہے۔

پہلا آپ اسی کو بہت سمجھ بیٹھے۔ لچھمن جی کو تو دیکھو۔ سوتیلے بھائی سری رام چندر جی کی رفاقت میں پتا مانا استری کو چھوڑ کر چودہ برس کے لئے بن کو جاتے ہیں۔ پرن یہ ہے۔ کہ کوئی عورت ہو منہ نہ دیکھوں گا۔

تیسرا۔ اور سیتا جی کا مُنہ۔

پہلا سیتا جی ہوں تو کیا ہُوا میں نے تو سُنا ہے کہ وہ آج تک سیتا جی کی صورت سے واقف نہیں۔ کبھی آنکھ اٹھا کر چہرہ کی طرف نہیں دیکھا اگر دیکھا ہے تو چرنوں کو۔

تیسرا۔ اگر یہ ہے تو لچھمن جی کو شاباش۔

پہلا۔ لچھمن جی کو شاباش ہے ہی وہ لائق بھائی ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ بڑا بھائی باپ کے برابر ہوتا ہے۔ باپ کا اصلی انش بڑے بھائی میں ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اُس کو اگن ماہ اور مزنک سنسکار کا بھی ادھکار اور جانشینی کا بھی حق حاصل ہے۔ وہ اگر بدھوان تھے۔ تو اُن یہی کرنا واجب تھا۔ مگر رانی سمترا کو ہزار آفرین ہے۔ سوتیلی ماں ہو کر رام چندر جی کو اپنے خاص بیٹے سے زیادہ سمجھا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

اور اس کو رام چندر جی اور سیتا جی کی خدمت میں سونپ کر چودہ برس
کے لئے آنکھوں سے جُدا کیا۔ دھرم سے کہنا کہ یہ سب باتیں
نصیحت نامہ ہیں کہ نہیں ؟

تیسرا۔ بھئی میرے خیال میں تو یہ سب ادھرم ہی کی کارروائی تھی۔ تم لوگوں کے کہنے
سے میری تو جیسے آنکھیں کھل گئیں۔ جو بات ذہن میں نہ آئی
تھی وہ سمجھ میں آگئی۔ مگر بھائیو سری رام چندر۔ کوشلیا۔ سمترا
سیتا و لچھمن جی سب نے اپنا اپنا دھرم نباہا۔ تو میں بھی اپنے دھرم ہی پر
عمل کروں گا۔ میں مہاراجہ دسرتھ کی رعایا ہوں۔ سری رامچندر جی ہمارے
راج کے مالک ہیں۔ جب وہ اپنی راج رانی اور بھائی لچھمن کو ساتھ لیکر
جنگل کو جاتے ہیں۔ تو رعایا کا بھی پرم دھرم ہے۔ کہ مالک کے قدموں
کے سایہ میں رہے۔ ساشتر میں لکھا ہے کہ اپنے راجہ کے چرنوں کے
درشن کرلے۔ تو سب تیرتھوں کا پھل حاصل ہوتا ہے۔
راجہ ہی پر جا کا پرمیشور کہلاتا ہے۔ بس پرمیشور کے چرنوں
سے جدا رہنا کیا معنے۔ میں تو ضرور ساتھ رہوں گا۔ کچھ
بھی کیوں نہ ہو ؟

دوسرا کچھ اکیلے ہم اور یہ ہی نہیں ؟ نہیں سارا شہر کا شہر اکٹھا ہو رہا ہے
کہ ساتھ جائینگے۔ سب کا قول یہ ہے کہ رام نے چھوڑی اجودھیا
جو بھاوے سو لے۔ ؎

جب تھے گلزار میں ہم زینتِ گلزار رہے
ہمیں پرواہ نہیں اب گل رہے یا خار رہے

جب رام نہیں تو ہمیں بھی اجودھیا سے کچھ کام نہیں۔ جہاں رام

وہاں ہمیں بھی آرام۔ اے لو سری رامچندر جی وہ سامنے سے آرہے
ہیں۔ لے بس آؤ چلیں۔ ڈنڈوت کر کے ساتھ ہولیں۔

(رام لکھن سیتا کا گاتے ہوئے آنا)

برائے دشت گردی بخت کے چکر سے جاتے ہیں
رہو تم شاد اے اہلِ وطن ہم گھر سے جاتے ہیں
ملالِ دشت گردی کیا غمِ صحرا نوردی کیا
کہ ارشادِ پدر سے مرضیِ مادر سے جاتے ہیں
نوید اے خارِ صحرا مژدہ اے دشواریِ منزل
کہ ہم راہِ وفاداری میں چشمِ دسر سے جاتے ہیں
کہاں گم گشتۂ راہ سعادت ہیں ادھر دیکھیں
جو چلتے ہیں نگاہوں میں وہ اس تیور سے جاتے ہیں
جلو میں فوجِ غم ہے اردلی میں لشکرِ عسرت
بیاباں میں اُفق ہم ایسے کر و فر سے جاتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ڈراپ

باب دوئم

سین اوّل۔ جنگل اوّل

رامچندر آپ لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔ معاف کیجیگا۔ آپ میری خواہش ہے کہ لوگ اجودھیا کو واپس جائیں۔ چودہ برس دور نہیں۔ صبح ہوئی شام ہوئی۔ اور بس یونہی ایک دن ۱۴ سال ختم۔ پھر آپ ہونگے اور ہم نہ اس میں بات ہی کیا ہے۔ مکان میں رہیئے۔ میرے دھیان میں رہیئے۔ لڑکے بالوں میں رہیئے۔ شہر والوں میں رہیئے۔ بھرت کی اطاعت کیجیئے پتاجی کی خدمت کیجیئے۔ یہی رفاقت مجھے پسند ہے اسی میں آنند ہے

ایک شخص واہ واہ آپ سب لوا اپنا اپنا دھرم پالیں اور ہمکو باتوں میں ٹالیں ہمارا بھی دھرم ہے کہ آپ کے سایہ عاطفت میں رہیں۔ ظل حمایت میں رہیں۔ جو خدمت بن سکے کریں۔ گل مقدر سے دامن بھریں۔ ہم کبھی یہاں سے نہ ٹلیں گے۔ ساتھ ہی چلیں گے۔ ہم بھی ہٹ پر ہیں۔ ہماری باتیں بھی نقش مقدر ہیں۔ دنیا ادھر کی ادھر ہو جاوے۔ شام سحر ہو جاوے۔ مگر ہم ان قدموں کو نہ چھوڑیں

گے۔ گھر کی طرف باگ نہ موڑیں گے

رام چندر۔ خیر آپ کی مرضی جو چاہے کیجئے۔ مگر گستاخی معاف میرے خلاف ہے۔ مجھے خود ہی بن میں پھرنا چاہیئے۔ آپ کے مجمع میں گھرنا چاہیئے۔

دوسرا۔ آپ کے خلاف ہو یا ناگوار۔ آپکو لے جانے سے عار ہو یا انکار مگر ہم اب یہ قدم چھوڑنے کے نہیں۔ رفاقت سے منہ موڑنے کے نہیں

رام چندر۔ اگر آپ کو تکرار ہے تو اختیار ہے میں مجبور آپ کی رضا منظور۔ خیر پھر یہاں قیام کیجئے۔ آرام کیجئے۔ کل سویرے نیا دانہ پانی ہو گا۔ سفر طولانی ہوگا۔

تیسرا بہت اچھا مہاراج اب ہم یہیں بستر بچھاتے ہیں۔ پلک جھپکاتے ہیں۔

رام چندر۔ بہت اچھا ہم بھی ذرا زمین سے پیٹھ لگالیں۔ پلک سے پلک ملالیں

(سب کا آرام فرمانا۔ رام چندر جی کا بیدار ہونا)

رام چندر۔ لچھمن جی! لچھمن جی!! ذرا ایک بات سننا۔

لچھمن۔ (اٹھ کر) فرمایئے بھائی صاحب۔

رام چندر۔ اجودھیا باسی ساتھ چھوڑنے کے نہیں۔ ان کو لیجانا اجودھیا کا اجاڑنا اور اپنا بھی کام بگاڑنا ہے۔ اب یہ سب گھوڑے بیچکر سو رہے ہیں۔ چلو ہم سب یہاں سے کھسک چلیں۔ جب ہوش میں آئیں گے۔ ہم سب کو نہ پائیں گے۔ تو آپ ہی گھر لوٹ جائیں گے۔ ہماری تلاش میں کہاں کہاں ٹھوکریں کھائینگے بس اٹھو

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

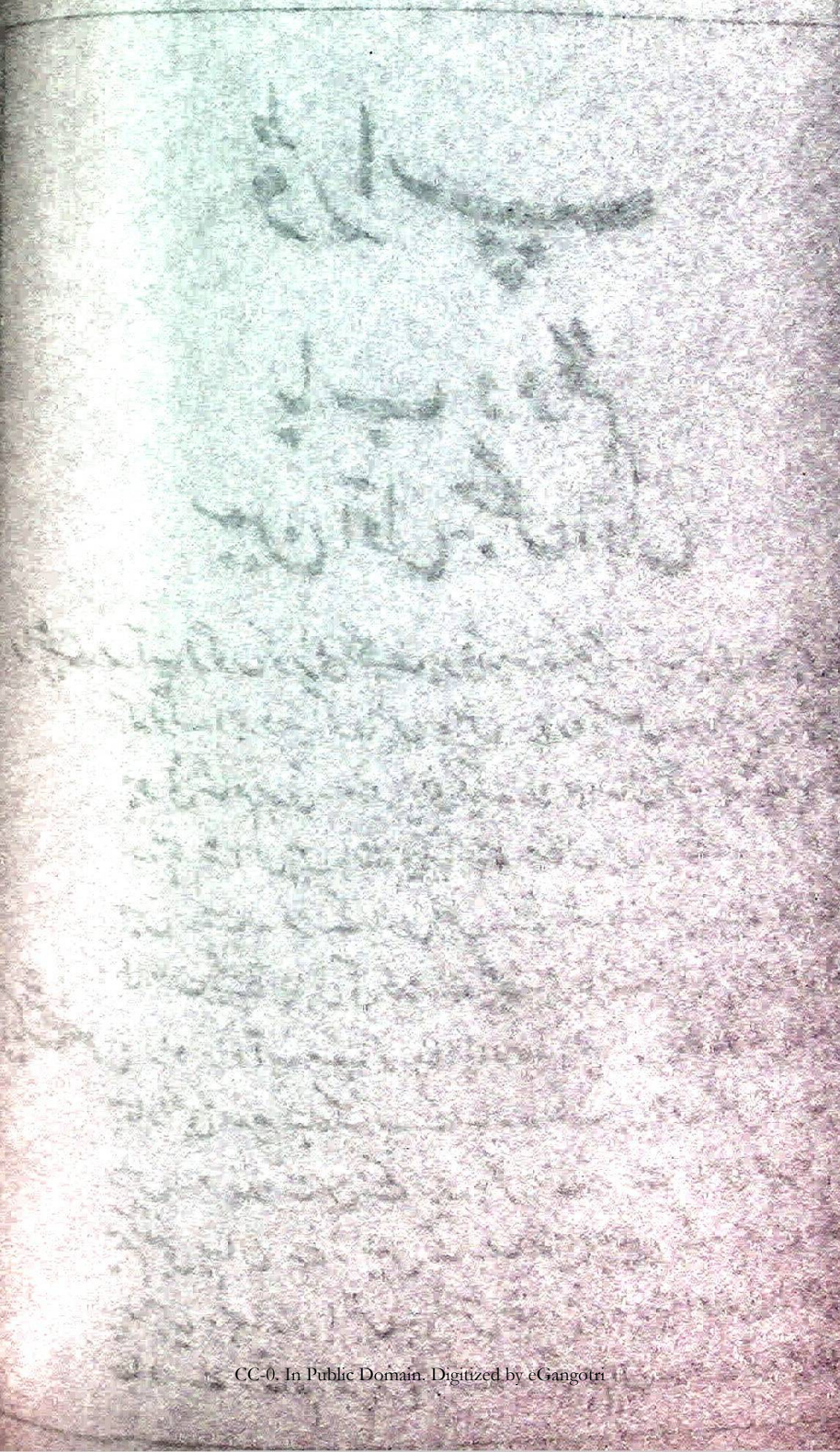
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

چلیں - ان سب کو زیادہ نہ کھلیں -

(رام چندر وغیرہ کا روانہ ہونا)

ایک ارے نگر باسیوں ہمارے رام چندر جی کہاں ہیں - اے لو لچھمن جی بھی ندارد - تو غضب ہو گیا - مہارانی سیتا کا بھی کوئی پتہ نہیں -

(سب کا اٹھنا)

دوسرا یہ کیا غضب ہو گیا - ہائے رام چندر جی ہم سب کو جل دے گئے بُرا ہو ہماری نیند کا -

تیسرا میرا دل پہلے ہی کھٹکا تھا کہ کہیں چکمہ نہ ہو ؛

ایک اب ان کا پتہ کہاں اگر قسمت نہ سوئی ہوتی - تو سو ہی کیوں جاتے سانپ ہی کیوں سونگھ جاتا - اب قسمت کو ٹھونکتے ہوئے آؤ گھر چلیں - اس کے سوا اب بس ہی کیا ہے - مگر ہائے رام چندر جی آپ نے بڑا دھوکا دیا - اپنی دانست میں تو محبت کی - مگر سچ مچ ہمیں جیتے جی مار گئے ؛

گانا

سب اے رامچندر رگھوبر - اے جانکی رمن
اے لاڈلی جنک کی - اے پیارے لکشمن
ہے ہے ہمیں سلا کے کہاں کر گئے گون
آؤ ہمارے واسطے یہ رنج یہ محن
ہائے ہائے ہمیں دے گئے دم - ایشور کی قسم بڑا ہمکو ہی غم
وہ ہی رنج و الم کہ لبوں پر ہی دم نہیں اب خبر جان و تن
نہ لو لگی تھی دل کو - یہ تھی لگی لگن،

ہر دم رہیں سرن میں دیکھیں کمل چرن
کس مُنہ سے ہائے جائیں
اب پھر کر سوئے وطن
ہم سے آپ یوں چھٹے
جیوں ناگ کھوئے من
ہائے ہائے ہمیں...

(سب کا جانا)

سین دوم جنگل دوم

رام چندر (نکھاد کو دیکھ کر) کیوں نکھاد جی جنگل کو جانا ہے - ذرا بتانا یہاں کہیں ٹکنے کا ٹھکانا ہے ؛

نکھاد مہاراج یہ ہزاروں جھونپڑیاں کھڑی ہیں - پھوس کی حویلیاں کھڑی ہیں - جہاں ارادہ ہو قیام فرمائیے - آرام فرمائیے ؛

رامچندر مجھے بن سے سروکار ہے - یہاں ٹھیرنا بیکار ہے -

نکھاد جب جھونپڑیوں سے عار ہے - رہنے سے انکار ہے - گاؤں گراں ہیں - تو پھر کیا دل میں رہیئے - آنکھوں کے تل میں رہیئے جہاں سیوا کر سکوں وہاں رہیئے - قصبہ کوتاہ ہیں چرنوں میں رہوں - جہاں رہیئے آپ کے کمل چرنوں نے موہنی ڈال دی - جوش عقیدت نے دودھ کی سی ہانڈی ابال دی - آپ یہیں رہیئے - اور کہیں بسنے کو نہ کہیئے ؛

رامچندر - تمہاری شکر پردازی کا شکریہ - مہمان نوازی کا شکریہ مگر یہاں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بستی سے مطلب کیا آبادی میں رہنے کا سبب کیا ؟

لکھاد رضا سر آنکھوں پر مرضی مقدم تر جہاں خواہش ہو قیام کیجئے ۔
جہاں منظور ہو ٹکنے کا انتظام کیجئے ۔ میرے رہے نصیب کہ جس نے
دھرم کے راستے بتائے ۔ گمراہ راہ پر لگائے ۔ اس کی رہنمائی کا افتخار
مجھے راہبری کا وقار مجھے ؟

گانا

اتنی سیوا سے موری کیرتی سپھل بھئی
چت نین پہ کمل درش سے پائے درشٹ نئی
اِت اُت جت چتوت ہیہ لوچن ۔ درست رام مئی ۔ کیرتی ۔ ۔ ۔ ۔
پاپ تاپ سنتاپ مٹے سب جیہ کی ورگ گئی ۔
ہوئے ہیں درس بن جیون اب کس چودہ برس دئی ۔ کیرتی ۔ ۔ ۔ ۔

رامچندر ۔ تمہارا شکر گذار ہوں بھگتی پر نثار ہوں ۔ اچھا اب بتاؤ کہاں جاؤں
کس طرف قدم اٹھاؤں ۔

لکھاد مہاراج چلئے وہاں چلوں جہاں رشیوں منیوں کا تپوبن ہے کامایں
رمانہ کا مسکن ہے ۔ اگر یہاں قیام منظور نہیں تو بن کچھ دور نہیں
آئیے آئیے ساتھ ہو جائے ۔

(رام چندر کا سومنت سے کہنا)

رامچندر ۔ سومنت جی آپ کو بڑی زحمت ہوئی ۔ تکلیف سفر سے کلفت ہوئی
بس اب آپ گھر واپس جائیے بن کی زیادہ ہوا نہ کھائیے ۔ پتا جی
کا جی بہلائیے ۔ ماتاؤں کو سمجھائیے ۔ مجھے یہیں چھوڑ دیجئے
تعلق توڑ دیجئے ۔

سومنت جو مہاراج جی بس پرن کا نشاہ ہو گیا ۔ مطلب خاطر خواہ ہو گیا ۔ اب راہ
کرم سے نہ ہٹئے گھر پلٹئے ۔ مہاراج بیقرار ہونگے ۔ مائیں انتظار
ہونگے ۔ چلئے چلئے اب دائرہ عبودیت سے نہ نکلئے ۔

رامچندر ۔ آپ وزیر باتدبر مشیر علیم النظیر آپ کی یہ مشورت یہ تجویز مصلحت
تقریر میں پتا کا بچن ٹالوں ماتا کیکئی کی آگیا نہ پالوں محال ہے ۔
آپ کو کیا خیال ہے ۔ آپ گھر جائیں پتا جی کو سمجھائیں چودہ برس
جلد کٹ جائیں گے ۔ ہم فوراً ہی پلٹ آئیں گے ۔

سومنت ۔ تابع فرمان ہوں حکم پہ قربان ہوں ۔ مگر مہاراج کو کیسے صورت
دکھاؤں گا ۔ کیا منہ لیکر سامنے جاؤں گا ۔ حال پوچھیں گے ۔ تو کیا
کہوں گا ۔ کیونکر آنکھیں چار کروں گا ۔

رامچندر ۔ آپ دانشمند ہیں ۔ فراست پسند ہیں ۔ دل میں دل ڈال سکتے ہیں
دو باتوں میں کاہش دل سے نکال سکتے ہیں ۔ میں دھرم سے
ہٹنا اور گھر پلٹنا نہیں چاہتا ۔ جب تک دم میں دم رہے گا
دھرم کی راہ میں قدم ثابت قدم رہے گا ۔ بس معاف کیجئے ۔ خود ہی
انصاف کیجئے ۔ دھرم چھوڑنا خلاف ہے ۔ یا انصاف ۔
انصاف ہے یا خلاف ہے ۔ دھرم سے ہٹ جاؤں تو دنیا
کو کیا منہ دکھاؤں ۔ بس دھرم پر چلنا مناسب باپ ماں
کے حکم کی تعمیل واجب آپ شوق سے جائیں سب کو سمجھائیں
بجھائیں ۔ بس اب اصرار نہ کیجئے ۔ رفاقت کا اظہار نہ کیجئے

سومنت اچھا تو اب میں رخصت ہوتا ہوں ؟

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سین سوم - دریاو گھاٹ

گانا

کیوٹ

کمائی - دھمائی - کھلائی - پلائی - تہوں ناہیں جس کچھ ہمار
ڈنگیا چلانا یہ موڑ ٹھٹھانا - یہ ہاتھ تھکانا لئے پتوار
نسدن گلے کا ہار - منجدھار - آر پار آہاء
سوکھی - نہ روکھی - نہ باسی تباسی
گلیتھی نہ پیتھی نہ چٹنی آچار
کمائے جہاں پیسوا پانچ چار
جھپٹا کھونٹی وہیں لیت مار
گرہستی کا دھندا نہ کچھ کام کاج
نگلنے کو ڈھائی پنسیری اناج کھوائی پربھو کی بھوانی کی مار
گھر بار پیسے کا یار - ناؤ منجدھار - کیسے بیڑا یہ ہووے گا پار

کیونٹی - ارے کھوٹ رام رام کر - اتا جھونٹھ - دیکھو کہیں آسمان نہ پھٹ پڑے ؛

کیوٹ - ارے کہونٹی ہم جھونٹھ بولت ہیں - رکھدیوں آگے گنگا جلی
آج بھُر ہیں پہر سے ایکو دانہ مُنہ میں نہ گوا -

کیونٹی کل بھور ہوت دوئی باسی پینتھا کو کھائیں - دس بجے ڈیڑھ سیر رہلا مورے ہی پیٹ ماں تو گئے - چار پیسوا کی جوار ماں بھلا میں کا کھایوں پھر چیورا کھرنچے ماں بھر کے ناؤ پر بیٹھے بیٹھے کو چپائس سنجہا کا آدھ آدھ سیر کے آٹھ ٹکڑ ٹھونکیوں - اُہماں پانچ تھ کا پروسیوں کو

ناہیں چھگری کیر دودھ سانچی کہیو کہ دونو جون ہی میں پی لہیوں

کیوٹ ارے گجب ارے گجب مورا چپاتی آس پیٹ نہ ٹھہرا سمندر سوکھ جو توئی لائی سب ہجم سب پیٹ میں سواہا - اے واہ ری مہرارو نہ کھات دیکھ سکے نہ پیت -

کیونٹی ناہیں ناہیں تم کا کہات ہو - تنک باس ہی لے لیت ہو - ساری کمائی تو ہمرے ہی پیٹ ماں چلی جات ہے - ہمرے ہی کھائے پیئے سے تو راجہ روم پاد کے انگدیش اور متھلا جنک پور میں کال پڑا تھا راونا ہمرے ہی کھائے سے تو رکھشیوں کا کھوں چوسس ہے ؛

کیوٹ - بیٹھ بیٹھ راون کی نانی چولھے کی دیورانی
کام کاج کو ہل ہل کا پے کھانے کہ مروانی
جو کماؤں سب آپ لیلے اور جتا پانی پلائے میں پیوں تہہ پر یہہ اُوگٹھا پہنچی کہ سب مورے ہی پیٹ ماں چلا جات ہے - بھلا سویرے سے اب لگ کا کھا کے دہس -

کیونٹی رات سے ہائے پیٹ ہائے پیٹ سُنت سُنت کان بہرے ہوئی گئے میں کھان کا کا دیتی -

کیوٹ اری بھلی مانس میں ہائے پیٹ ہائے پیٹ کا اور کوئی کارن کرت ہتیوں توئی دوئی بجے رات کو چھینکوا پر سے نہ جانے کا اتاریوں میں مُنہہ کی چبلاہٹ سنتے رہوں کہ ہنڈیا گری - اور پیٹ پرائے لاگ ؛

کیونٹی تیرے جھوٹ پر بھگوان کی مار - جانیو دوئی بجے رات کے چھینکار پر سے اتار کے کچھ کھات رہوں - اری عقل کی گانٹھ چھینکے پر چھگری

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

چڑھ گئی ہتی۔ تون سب باسی بتاسی کھائے گئی۔ میں اُٹھ کے ماریوں چھگری چھینکوار پر سے گر کے بھاگ گئی۔ تمرے چوٹ لاگ تو چھگریوا کیر قصور۔

کیوٹ آس ہی ہوئی ہوت میں سووت سووت جاگیو تو معلوم ہوا کہ بھاری بھاری کچھ پیٹ پر گرا پیٹ پرائے لاگ ؛

کیوٹنی لے میں کا جانوں کہ پیٹ کا پراؤ اور ہوت ہے۔ میں جانیوں کہ رہلا چیورا گُد گُدا لاوا۔ پینتھے۔ پیٹ میں اینٹھت ہوئیں ؛

کیوٹ ایسی ننھی ایسی بھولی ابھی تنکا ڈالانے کو کہدوں تو پران نگس جائیں ؛

کیوٹنی ارے واہ رے ہٹ دھرم ہائے میں کام کرت کرت مروں اور اِہ کی آنکھیں کے ترے کچھ نہ آوے۔

(کیوٹ بھگت کا آنا)

کیوٹ بھگت ۔ ارے کا یہ ہائے ہتھیا تو بہ تلا مچا رکھیو ہے نہ اپنی لاج نہ دوسروں کی شرم :۔

کیونٹی کا کا کیوٹ بھگت کا کہوں :۔

گانا

ایضاً جب دیکھوں کیوٹوا کہت مگری — کچھ بولی نہ ہم رگری جہگری
دن بیتت کرت ٹہل سگری — نت چکیا چلاؤں چرائے چھگری
رہ جات کرہتیاں بھرت گگری — لاؤں تاج۔ چینا میں جائے نگری
تھک ہاروں پھرت ڈگری ڈگری

کیوٹ بھگت ہاں یہ تو سب سُنوں مُدّا روج روج کا جھگڑا تو اچھا ناہیں لاگت ہے۔ دانت کڑا کڑ باجے آئی روجی باجے لچھمی سے بھیٹ ناہیں دلدّر سے ٹوٹا پھاٹی۔ تم دونوں مرد مہریا تو تیرتا ماں کلجگ کو بلائے لیؤ۔ جا گھر ماں استری پُرش لڑت ہیں۔ تہاں سمپدا سے بھیٹ کہاں۔

کیوٹ ارے دادا دن بھر کماؤں نہ کھاؤں نہ اڑاؤں۔ تاہو پر یہ میری جان کی کال رہت ہے۔

کیوٹنی سن لہیو کا کا پھر کہیو یہ کم بکھت کی جبان ناہیں مانت ہے۔

کیوٹ بھگت ۔ دیکھو کیوٹ جی مہریا مرد کیر آدھا انگ ہوت ہے۔ مہریا ہی دھریا بساوت ہے۔ مہریا نہ ہو تو مرد کا کوئی اعتبار نہیں کرت ہے۔ آپن مہریا بُری ہووے بھلی ہووے تہہ کا نباہت اچھا۔ (کیوٹنی)

کیوٹنی تم ہو کانٹا اوچت ناہیں۔ مرد مہریا کا سیس کہاوت ہے۔ مرد نہیں تو مہریا بے سیس ہے۔ مہریا کا دھرم ہے کہ مرد کوڑہی ہووے اندھا ہووے۔ کماؤ دھماؤ نہ ہووے۔ کچھ ہووے تا کی سیوا میں رہے کہے میں چلے مرد کچھ کہدے تو شربت کو گھونٹ کی طرح پی جائے۔ ایک چپ میں ہزار بلائیں ٹلتی ہو ہیں۔ سمجھ لو کہ بیار بہ گئی اِہ ماں کا گھس جات ہے۔ مانو نہ مانو تم دونو جانو۔ ہم کا جو سمجہاوے کاہتا تھا۔ سمجہائے دیا۔ اب چاہے لڑو چاہے جہگڑو۔ لے ہم جات ہیں۔ بھلے مانس ہویو تو اب نہ جھگڑیو۔ جاؤ رامچیورا کی مہرارو جلدی ٹھل اہل کر کے کھچڑی اوبال دیو۔ رامچیورا ہو کھائے تم ہو کھاؤ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

(کیوٹ بھگت کا جانا اور کیوٹ بھگت کے لڑکے کا آنا)

گانا

لڑکا - باپ چار پیسوا مہی کا دلائے دے
گیا جو میں دریا تو چلت ڈگریا - پائی پڑی پیری پیری ایک مندریا
نگ کچھ آبی کچھ ہے گلابی - مہی کا . . . . . .
پتیر کیری دیکھو مندری ہے میری - لاؤ دیو جلدی جلدی مت
کرو دیری - دودھ میں لاؤں - روٹی میں کھاؤں - مہی . . . .

کیوٹ - چل بیٹھ ہمرے پاس زہر کھائی کا پیسہ نہیں -

کیوٹنی لاؤ پوت میں دیکھوں پیّر پیّر کا ہے -

کیوٹ (ہاتھ سے لیکر) یہ پیرے پیرے کہاں سے اٹھا لاوا -

لڑکا ندی میں ڈھونڈیوں تو مل گئے - کواؤ تاؤ پر سے پھینکیں رہے

کیوٹ تو لے یہ چار پیسے لے جا -

کیونٹی پیر پیر کا نام سُنئے تو جھٹ ٹیٹ سے پیسوا نکس پڑے - لاؤ تنک
میں ہوں تو دیکھوں -

کیوٹ دیکھ تو کچھ میں کھائے جات ہوں -

کیونٹی ہم کا رام جیونا نہ بنایو - لیو اپنے چار پیسوا اور دیو پیر پیر -

کیوٹ چپ رہو رام جیونا فیل لاوا تو ہے کھرابی اور کوڈا سن لیں تو ہو
بُرائی میں تو تہ کا ہاتھ پاؤں کے گہگوڑا گھڑائے دیت ہوں
ارے لے لے اب میں جات ہوں - ناؤ کے چڑھیا آرہے ہیں -

(کیوٹ کا جانا)

کیوٹنی اب کس چپائی مارے چلا گوا - تو سہی آتے ہی مندریا رکھائے لیوں -

کیونٹی کا جانا اور رام چندر کا آنا)

رام چندر (کیوٹ بھگت سے) دریا کے پار جانا ہے لے چلو گے

کیوٹ - آؤ صاحب میں لے چلوں - وہ سمہے بجڑا تیار ہے - آٹھ آنہ پڑہیں

رام - دیکھو پہلے ان سے فیصلہ ہو لینے دو -

کیوٹ بھگت - صاحب مورا فیصلہ ہی کا - یہی روجی یہی روجی گار -
آپ چلیں تو گلام حاجر ہے - مدا ایک بات کا سنشے ہے
تہیوں میٹ دے کاچھی -

رامچندر - ہاں ہاں کہو چُپ نہ رہو -

کیوٹ بھگت - آپ اجودھیا سے آئے ہیں - مہاراجہ دسرتھ جی کے آپ
جبراج ہیں نا -

رامچندر ہاں ہوں تو -

کیوٹ بھگت - آج آپ کے درشن بھئے مورے اہو بھاگ - پرنتو ایک بات
کا ڈر ہے - سُنئے ہوں کہ آپ کے چرن دھور سے پاکھان اُڑت ہیں
کہیں ایسا نہ ہووے کہ موری ڈنگیا ہو آکاش میں چلی جاو -

رام ناؤ آکاش میں چلی جاوے تو ہم تم بھی تو سبھی آکاش میں چلے جاوینگے

کیوٹ بھگت - مہاراج آپ کو سب سامرتھ ہے مورا کون میراں گیان ہووے
جب ناؤ اکاش پر چلی جاوے - اِہ سے چرن کی دھور دھو لینے
دیو تو گلامی کو حاجر ہوئی جاؤں

رامچندر - ہمیں تیل سے کام ہے تیل کی دھار سے کیا کام - تم شوق
سے پاؤں دھو کر اطمینان کر لو -

(کیوٹ بھگت کا پاؤں دھونا اور گانا)

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گانا

کیوٹ بھگت نہ کیوں ان چرنن کے گن گاؤں

جن چرن سے گنگا جی کو پدماوتی بھئو نام سندھو ستا جو نسدن دابت ان کے پد بل جاؤں جن کو مل پد کے دھوؤں کی شمبو سیس پر ٹھاؤں۔ جو تربھوں کے کئے تین پگ دھووت میں وے پاؤں۔ نہ کیوں . . . . . .

جن چرنن سے تیری اہلیا۔ گوتم گرہ کی ٹھاؤں۔ افق آج میں دہوئے وہی پد کُمتی کو پد پاؤں نہ کیوں . . . . . .

رام چودس برس کے لئے بن کو جاتے ہیں دل میں شرماتے ہیں کہ تمہیں کیا دیں۔

کیوٹ بھگت۔ کبیر کے خزانے پر نہ تھوکوں ساگر کی رتن مالا کی اور نہ دیکھوں آپ مجوری دیت ہیں تو بس بانہہ گھئے۔ ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہئے کہ بھوساگر کے پار اوتار دینگے۔ یہی مجوری اور یہی ناؤ کا کراؤ ہے

رامچندر تم بڑے بھلے مانس ہو۔ ہم اس وقت خالی ہاتھ ہیں۔ لو یہہ انگوٹھی لے لو اور پار اتار دو

کیوٹ بھگت۔ ارے بھگوان ارے بھگوان کاہے کانٹن میں گھسیٹ ہو صاحب میں مہارانی جانکی کے ہاتھ کی مندریا لوں۔ دھرکال دھرکال۔ آپ کا نرک میں دھکیلن چاہت ہیں۔ میں کدہوں کچھ نہ لیوں۔ صرف بھوساگر سے پار اتر ہوں۔ یہ مجوری منجور ہو تو میں پار پہنچائے دیئوں پھر آپ کا سندھیہ ہے آیئے سوار ہو جایئے۔

رامچندر۔ زیادہ شرمندہ نہ کرو۔ کچھ اور زیادہ درکار ہو تو صاف صاف کہدو

کیوٹ بھگت۔ چرنوں کی قسم کوڑی پیسہ روپا سونا کی اچھیا بھی ہووے۔ بس میں آپ کو پار پہچاؤں۔ اور آپ بھوساگر سے پار اوتار دیں۔ یہی مجوری یہی دہتوڑی۔

رام چندر۔ اچھا بھگت جی جو مرضی۔ خیر لوٹتے وقت دیکھا جاوے گا۔

کیوٹ بھگت۔ آپ کیا اپنے بس آویں گے۔ سچی بھگتی سچا پریم وہ ہے جس سے آپ آپ سے آپ آئیں اچھا تو بیٹھئے ناؤ چلے (سب کا بیٹھنا)

گانا

کیوٹ بھگت۔ سیاپت موری جھانجر نیا بیگ لگا دیجو پار رے
بھوساگر جل لیت ہوریں۔ چلت مجھکو پیار رے
تم بن کو موری کہیوے نویا۔ کیوٹ نپٹ گنوار رے
رین اندھیریا چھائی بدریا۔ اوپر پڑت پھوار رے
ڈوبت من جھانجر نیا بچ تا کو لیو اُبھار رے

(رام۔ لکھشمن۔ سیتا کا پار ہو جانا)

سین چہارم۔ جنگل اوّل

گانا

بھاردواج۔ کرنا نِدپران آدھار جوت سدن۔ اچل نروکار۔ پربھو جگ کرتار۔ ایش نراکار۔ کرنا
اگن پون جل اکاش پرتھوی سرجن درجن گگن سگن اُفق گاوت

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

تیرو جش اپار کرنا . . . . . .

(رام چندر جی کا آنا)

بھاردواج - پدھاریئے مہاراج پگ دھاریئے قیام کیجئے - آرام کیجئے ۔
رام چندر - جو حکم جو ارشاد -
انسویا - دھن ہو مہارانی تم نے پت برت دھرم نبھایا خود بھی بن میں چلی آئیں
آہا ڑی بھگوان ہو - سچ مچ لکھشمی ہو -
سیتا - لکھشمی کی پدوی پاسکوں ایسی میری تقدیر کہاں کہ پت برت کہلا
سکوں میں تو پت برتاؤنکے چرنوں کی دھور بھی نہیں چرن دھورنیوں یہ
مقدور بھی نہیں - مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ پت برت کس کا نام ہے - استری
دھرم کا کیا انجام ہے میری چھوٹی موٹی سمجھ ایسی بے سمجھ ہے کہ جو سمجھ میں آیا کر دیا
اب تکلیف نہو کچھ زبان سے فرمائیے میرا اور اپنا دھرم سنائیے -
انسویا - جنک نندنی پت برت دھرم جس کی نام سے زندہ ستی جس سے شرمندہ
وہ استری دھرم نہیں جانتی - پت برت دھرم کو نہیں پہچانتی - میں
کس زبان سے یہ دھرم سناؤں اور سورج کو چراغ دکھاؤں ۔
سیتا - نہیں ماتا آپ بزرگ ہیں - زمانہ دیدہ ہیں - فہمیدہ ہیں - سنجیدہ
ہیں - جو آپ کو معلوم ہے - آپکی جس معلومات کی دھوم ہے ہم اُس
کے قریب نہیں - وُہ بات ہمیں ذرا بھی نصیب نہیں -
انسویا - پھلے پھولے درخت یوں ہی جھکا کرتے ہیں - عقلمند عاجزی کی
حد سے نہیں گذرتے - سب کچھ جاننا اور اپنے کو نا سمجھ
ماننا اسی سے تو آپ کی تعریف ہے - توصیف ہے - مجھ میں

آپ کی سی لیاقت کہاں - چاند کے سامنے جگنو کی روشنی دکھاؤں
یہ طاقت کہاں - مگر آپ کو دھرم سے پریم ہے ایسی ہی باتوں کا
نت نیم ہے - تو خیر مختصر کہہ دیتی ہوں - آپکا جش لیتی ہوں - استری
دھرم عورتوں کا سنگار ہے - گلوئے محبت کا ہار ہے - استری مرد کی
ارد ھنگی ہے جینے مرنکی سنگی ہے - زندگی میں غمگسار - حیات میں غمخوار
پت کی پران پیاری پرتیم کی آگیا کاری پرائے مرد کو باپ بھائی کی طرح سمجھنا دھرم
دوسری نگاہ سے دیکھنا ادھرم مرد بد چلن ہو - عہد شکن ہو تو فرض ہے کہ عورت سر آنکھوں
پر ہی رکھے رضا جوئی پر نظر رکھے - اگر یہ نہیں تو وہ استری نہیں - گلے
کا ہار ہے بار ہے جب مصیبت آفت نازل ہو اُس وقت عورت جان
لڑائے تو پت برت کو جھنڈے پر چڑھائے - اگر نہیں تو عذاب سے مفر نہیں ۔

دوہرے

جب تپ سب سے ادھک ہے ناری پت برت دھرم
جُگتی کو پد بھگتی بن دو جو اُچت ناہیں کرم
چاہے ایشور نہ بھجے - بھجے تیا پیا کا ناہ
جو پتی نیت پد پنجے دا ہے ٹھور کہوں نا نہہ
تیا کو پیا جیا تل ہے بل بُدھ بدھیا ہین
ساگر جل بن سیچ مان پران بچاوت ہیں
ناری نر کی کھان ہے نر ناری کو پران
ناری کو جب پران نہیں پھر کہاں نر کی کھان
پتی برتا کو جگت ماں پتی بنا نہیں موئے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

پریت مکھ نرکھت نہیں چاہے نریت ہوئے
پتی بھگتی سے جوگتی - جانت جگتی نا نہ
برہما ہو کی جگتی سے - مکتی نہیں جگ مانا
جیون سپھل - جب ہو آگیا پال
پتی آگیا ہو لیو - بھیو سنتی کو کال ؛
گوری کنیا کینو اگر تپ پت پد کو اودھار
تا کی مہماں اُفق یہ - پوجت سب سنسار
پتی چرن جو سر دھرے وہی ناری سرتاج
پنج پت کی سیوا بنا - پربھو بھگتی کہ کاج
پتی برتا نیا کو نہیں جگ پت پتی سمان
جیون داتا ہے تو کیا جب نہیں تن میں پران
پت کے راکھے پت رہے پت بنا پت نہہ
پتی دیا ورشٹی بنا - تپا جم ننگی دیہہ

سیتا جی - رکھ رانی آپ نے زبان سے امرت برسایا - استری دھرم کا بھید ورسایا - بالکل ٹھیک پتھر کی لیک اسی دھرم پر میں نے بھی تن من نثار کیا سفر اختیار کیا -

رام چندر - (بالمیک جی سے) مہاراج بن میں رہنے کی آرزو ہے - موقع آسائش کی جستجو ہے - کوئی ٹھکانا بتائیے - کہاں رہوں بتائیے -

گانا

بالمیک جی - یہیں رہو - کٹیا بناؤ - بن کو بساؤ
پربت پر جاؤ - نسدن موج اڑاؤ
ہر ہاری برکشن کی دیکھو گر پرجی بہلاؤ - نرمل نرمل ستیل سنیل اُوجل
گرجل پاؤ کند مول پھل کھاؤ - یہیں . . . . . .
رہت بستی رت نت چھائی - گنجت بھنور کمل ڈونگ جائی
مند سمیر سوگند سہائی - شوبھا دیکھو اے رگھو رائی - ہر ہاری برشن -

نوٹ - برہمانڈ آپ کا آرام گاہ ترلوک قیام گاہ - ذرہ ذرہ میں گھر بنے بنتے ہیں ذات مقدس جلوہ گستر ہے - خورشید میں آپ تاہید میں آپ - بھگتوں کے دلمیں رہیئے - آنکھو نکے تل میں رہیئے - آپکو جگہہ کی کیا کمی سروبیاپک کو کون جگہہ بتاؤں کہاں ٹھکانا دکھاؤں - کٹیا سے عار ہے یہاں رہنے سے انکار ہے تو چترکوٹ کی قسمت جگائیے وہیں قیام فرمائیے

رامچندر - اچھا تو پھر مجھے آگیا ہے نا - چرن چھوتا ہوں -

بالمیک جی - جہاں رہیئے خوش رہیئے - اشیرباد کا پھل پائیے -

(رام - لکھشمن سیتا کا جانا)

سین پانچواں - کوپ بھون

(راجہ دسرتھ کا بستر مرگ پر دکھائی دینا)

سومنت - (دسرتھ سے) مہاراج میں نے لاکھ سر مارا شیشے میں اتارا - رامچندر جی نے ایک نہ مانی - بن باس کی ٹھانی - لاکھ منت کی ہزار سماجت کی لیکن وہ نہ بچن سے پھرے نہ بن سے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

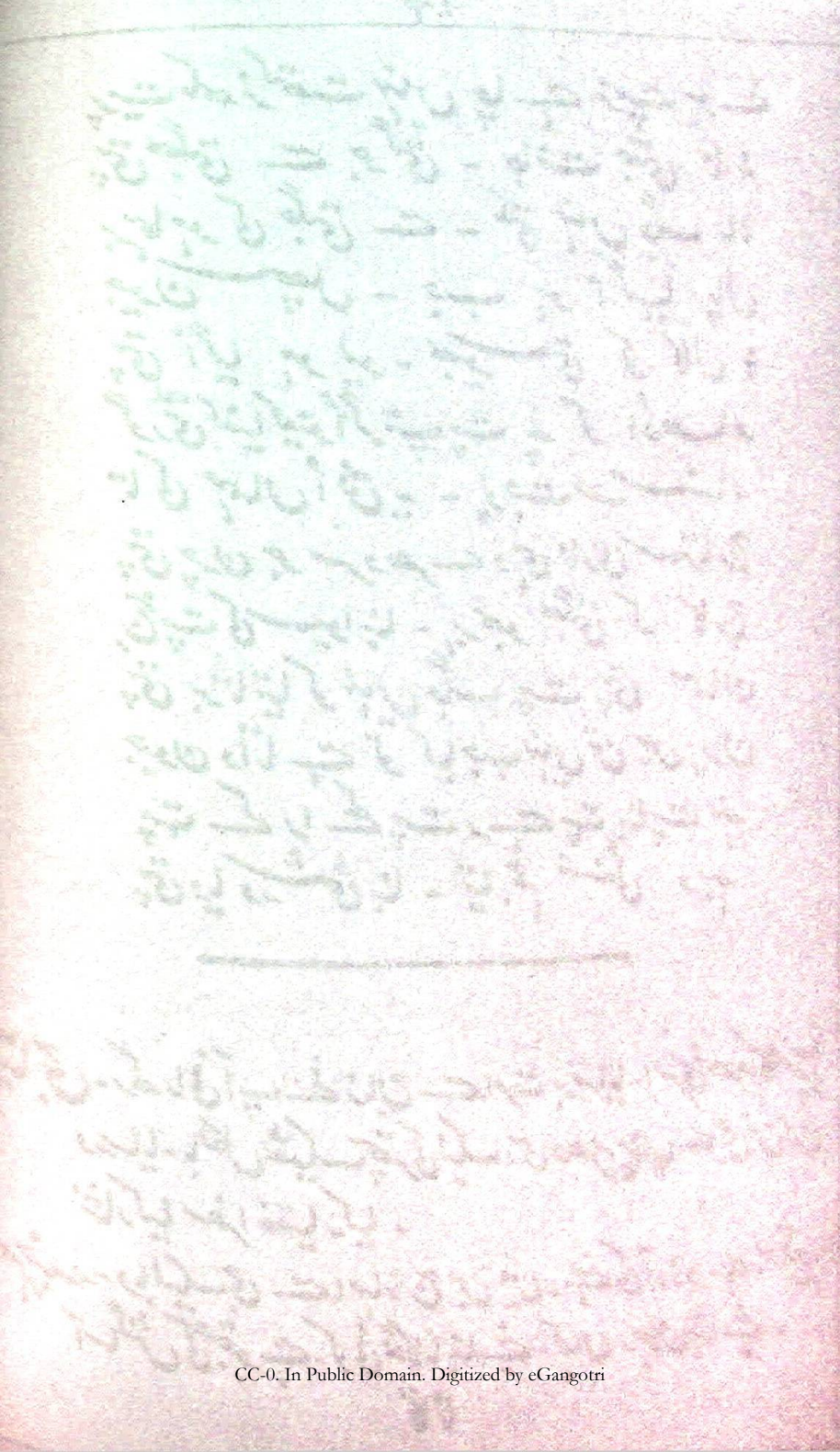

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دسرتھ۔ ہائے اکیلے تم ہی آئے۔ رام نہیں آئے۔ اُف اب زندگی فضول موت قبول۔ آہ آہ کلیجہ دھڑکتا ہے۔ آہ رام ہائے رام

(راجہ کا زمین پر گر جانا اور پرلوک سدھارنا رانیوں کا رونا)

بششٹ۔ رانیوں صبر کرو۔ دھیرج دھرو۔ چھوٹوں کو دیکھو بھالو۔ دل سنبھالو آئی گھڑی نہیں ٹلتی۔ موت سے کسی کی نہیں چلتی۔ لاش کی حفاظت میں جان لڑاؤ۔ اسی سے دل بہلاؤ۔ بھرت سترہن کا انتظار کرو۔ دل نہ بیقرار ہو ؛

سین چھٹا۔ دیوانخانہ (نانہال)

بھرت۔ (سترہن سے) کئی روز سے میری آنکھ پھڑک رہی ہے طبیعت بہک رہی ہے دل اچٹ رہا ہے وقت فکر و تردد میں کٹ رہا ہے

سترہن۔ بھائی صاحب آپ نے تو میرے منہ کی بات چھین لی میں کئی روز سے کہنے کو تھا کہ طبیعت کا عجیب حال ہے ہر وقت ملال ہی ملال ہے۔ اجو دھیا کا ہر وقت دھیان رہتا ہے۔ دل میں کچھ نہ کچھ گمان رہتا ہے۔

نانا۔ پیارے بھرت سترہن کچھ خیال نہ کرو۔ ملال نہ کرو۔ سب کشل ہے کارج سپھل ہے ؛

بھرت۔ آپ کا فرمانا درست مگر نہ جانے کیوں طبیعت سُست ہے۔

سترہن۔ میرا بھی دل نہ جانے کیوں اُداس ہے۔ کئی دن سے برابر وسواس ہے

(دربان کا آنا)

دربان۔ مہاراج اودھ سے پیغامبر آیا ہے۔ کوئی چھٹی لایا ہے

بھرت جاؤ جلدی بلاؤ۔

سترہن اس وقت تو جو مانگتے ملجاتا۔ باتیں ہو رہی تھیں کہ گھر سے خط آگیا۔ ایشور سب خوشی کی باتیں سنائیے۔

بھرت میرا دل کھٹکتا ہے کہ خط دیر میں آیا دیر کی کوئی وجہ نہ ہوئی ہو۔

سترہن جی ہاں دل تو میرا کچھ ایسا ہی کہتا ہے۔

(دربان و پیغامبر کا آنا)

دربان۔ پیامبر حاضر ہے۔

پیامبر۔ اقبال و دولت زیادہ گرو جی مہاراج کی چھٹی لایا ہوں۔

بھرت راج میں سب کشل۔

پیامبر۔ آپ کو گورو جی نے بُلایا ہے۔ چھٹی ملاحظہ فرمائیے۔

خط

بھرت

پتر یہ بھرت پتر یہ سترہن — سری رگھوکل زب چند
رین دوس پھولو پھلو — سدا رہو آنند
بہت دوس سے آج لوں — پاتی نہ سندیش۔
دو آؤ کمارن کے بنا — من بیچ اوھک کلیش
آپ نہیں تو سکھ نہیں — بن سکھ سکھ کال
بن دیکھے تکھ رکھ یہاں — اودھ پُرکھ بیحال
بیوگ کہلت دو آؤ بھرت کو — نہیں من سدھ بسرات
دیکھو جات نہیں گرو مان — کٹھن بر انتپات
بیگ یہاں آؤ بھرت — کرت سکل توہ یاد

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

اودھ پوری مان تم بنا — اب اتینت بکھاو
پاتی دیکھت ہی کرو — گون بھون کی اور
راہ تکوں دو آؤ بھرات کی — جیسے شہشہ چکور
سکھ وایک مکھ درس کو — سب رانن کو چاؤ
کھاؤ وہاں جل ہئیاں پیو — پاتی دیکھت آؤ
اودھ بڑھے آیو بڑھے — رہے سپھل دیواشٹ
آئے اودھ رکھشیا کرو — اچھا لکھت بشسٹ

نثر۔ چٹھی میں بلانے کے سوا اور کچھ تحریر نہیں۔ سب کشل تو ہے۔ آخر میری طلبی کی ضرورت۔ کوئی مہم تو نہیں۔

پیغامبر۔ جی نہیں آپکے ہوتے کوئی مہم پیش ہو سکتی ہے۔ چارونطرف اقبال کا سکہ بیٹھا ہوا ہے کسی کی کیا مجال کہ چوں بھی کرے۔ مگر پیغام ہے کہ جلدی ساتھ لاؤ

بھرت (نانا جی سے) آپنے چٹھی سن ہی لی کوئی اشد ضرورت ہے۔ اجازت دیجئے میں رخصت ہوتا ہوں۔

نانا۔ اچھا بیٹا جاؤ۔ پہنچتے ہی خط لکھنا دل لگا رہیگا۔

(بھرت۔ شترہن کا جانب اجودھیا جانا)

ڈراپ

سین اوّل محل پچھلا

گانا

بھرت ستروہن۔ ارے او گردشِ لیل و نہار۔ قیامت کے یہ کیا ہیں آثار

نہ وہ ہے باغ نہ وہ گلزار — پھول نہ غنچہ برگ نہ بار
بڑے چھوٹے ہیں زار و نزار — جگر افگار
ویران۔ ایوان۔ انسان گریان۔ حیوان نالاں
غمگین ہیں سب یار اغیار۔ غمخوار۔ جاں نثار
ہائے ہائے بے پتا کے اس چمن کی لٹ گئی بہار۔ ارے او . . . .

بھرت ارے پتا جی دنیا سے منہ موڑ گئے۔ ہم سب کو چھوڑ گئے۔

کیکئی ہاں پیارے تمہارے سر کا سایہ میری زندگی کا سرمایا قسمت سے اتر گیا۔ ہائے لاش تمہارے دیکھنے کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ اُف تقدیر نے کیسی قیامت توڑی ہے

بھرت۔ اور بھائی رام چندر جی تو اچھے ماتا جانکی تو اچھی طرح۔ لچھمن جی خیریت سے

کیکئی۔ بیٹا ہائے انہیں کے سبب سے تو مہاراج جان سے گئے جہان سے گئے

بھرت۔ یہ کیا فرمایا کچھ سمجھ میں نہ آیا۔

کیکئی ارے رام اجودھیا سے گئے۔ سیتا اور لکشمن کو بھی لے گئے اُنہیں کے رنج میں مہاراج نے چولا چھوڑا۔ صدمہ سے دم توڑا۔

بھرت۔ بھائی بن میں گئے۔ کیوں گئے۔ وجہ جانے کی ضرورت۔ آپ سب نے کیوں نہ روکا

کیکئی جان و جگر نورِ نظر مہاراج رام کو راج دیتے تھے۔ تخت و تاج دیتے تھے۔ منتھرا نے سن گن پائی۔ مجھے خبر سنائی۔ میں مہاراج کے گلے پڑی کہ وعدہ وفائی کرو۔ بات باتوں میں بڑھ گئی۔ بیل بے منڈھے چڑھ گئی۔ مہاراج نے رام کو بن باس دیا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

اور تمہیں راج بلاس دیا۔ رام نے وطن چھوڑا۔ تو مہاراج نے دم توڑا۔ اب راج تمہارا ہے۔ تخت و تاج تمہارا ہے۔

بھرت۔ راج پڑے چولھے بھاڑ میں تخت و تاج کو لگے آگ۔ تمہاری جب زبان چلی تو کیوں آگ سے نہ جلی۔ رام کو بنباس اور مجھ کو راج بلاس زندگی پر لعنت راج پاٹ پر دھرکار۔ تمہاری سمجھ پر تین حرف۔ وعدہ وفائی پر زوف۔ اُف کلیجے پر چھریاں چلتی ہیں۔ دل سے بد دعائیں نکلتی ہیں منتھرا کمبخت کو کیا سوجی۔ اُف ری سمجھ الوجھی۔ کیا کہوں ماتا کا پاس ہے کوئی اور ہوتا تو نہ جانے کیا طور بے طور ہوتا۔

کیکئی۔ بیٹا ناحق بدگمان ہو اس وقت کہاں ہو۔ میں نے بھلائی کی برائی۔ منتھرا بچاری نے راج دلایا۔ تخت و تاج دلایا۔ نیکی برباد گناہ لازم۔

بھرت۔ بس چپ رہئے۔ اور کچھ نہ کہئے۔ سارا بس منتھرا نے بویا ہے بڑے کا بیڑا ڈبویا ہے۔ کیا کہوں دل میں آتا ہے۔ دل آپے سے باہر ہوا جاتا ہے۔

گانا

سترو ہن۔ او مردار بڑی نمک حرام ہے۔
راج او جاڑا تو نے گھر کو بگاڑا کیسا ہے دل کھوٹا۔ او مردار۔۔۔۔
سوجھی الوجھی تجھ کو کیا۔ مست ہوئی تو کس خیال میں۔
سری رگھوبر کو بن میں بھیجا اُف کلیجہ کیوں ری نوچوں تیرا جوڑا جھوٹا او ٹا و دٹا

نتر۔ او بس کی گانٹھ زہر کی پڑیا مزہ چکھاؤں خیر خواہی کا نتیجہ دکھاؤں معاش گھر اُجاڑ دیا۔ بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا۔ عورت نہ ہوئی تو ابھی حلال کر ڈالتا سارا کس بل نکالتا بڑی خیر خواہ بنکے چلی لگائی بجھائی کرنے زبان نہ جلی۔ خبردار ابھی نکل آنکھوں کے سامنے سے ٹل نہیں تو بُری ہوگی گردن ہوگی اور کنڈ چھری۔

کیکئی۔ بیٹا جانے دو۔ غصہ نہ کرو۔ جنگل ہی کے سکھ بھائے۔ سومنت تو لاتا تھا۔ مگر رام چندر خود نہ آئے۔

بھرت بس بہت بدنامی کرادی۔ ساری بات مٹا دی۔ او منتھرا کنگال تیرا منہ کالا۔

سترو ہن ہائے اُس نے لاکھ کا گھر خاک کر دیا۔ پتا جی کا پیمانۂ حیات بھر دیا۔ بھائی کو گھر سے نکالا بھائی لکھشمن اور ماتا جانکی کو ٹالا۔ ہم کیونکر دنیا کو منہ دکھائیں گے۔ جدائی کا صدمہ کیسے اٹھائینگے۔ بس یہی ہوگا کہ پتا کی طرح مر جائینگے یا ہیرا چبائینگے۔

بھرت ہٹ سامنے سے منتھرا کی نانی۔ اُف ایسی خانہ ویرانی۔ صورت دیکھنا ناگوار ہے تیرا ٹھہرنا بار ہے۔ (منتھرا کا جانا)

کیکئی۔ بیٹا اتنے دنوں جدائی میں نے جدائی کے دُکھ سہے۔ کہو نانا کے گھر سب چین و چان۔

بھرت۔ جی ہاں سب خیریت ہے اس سے بڑھکر اور کیا خیریت ہوگی۔ جب میری خیریت پوچھیگا تو روح فنا ہوگی راج آپ کو مبارک تخت و تاج آپ کو مبارک۔ یہاں تو جنبک بھائی نہ آئینگے زندگی حرام ہے راج کاج سے کیا کام۔ کریا کرم سے فراغت کرلوں آخری خدمت کرلوں۔ تو بس رام کے قدم ہونگے۔ اور میں۔ میں ہوں گا اور رام کے قدم۔ تخت و تاج پر لعنت

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ایسے راج پر تف۔ رام نہیں تو مجھ کو دنیا سے کام نہیں۔ رام ہونگے تب راج کے بھی کام ہونگے۔ ورنہ دنیا سے سروکار ہی کیا۔ زندگی کا کارد بار ہی کیا۔ سب پر لعنت سب پر تین حرف (بھرت کا جانا)

سین دوسرا۔ دیوان خانہ

بھرت۔ گرو جی مہاراج راج کاج کا آپ کیا انتظام ہو۔ یا اب سلطنت کا کام ہی تمام ہو۔

بششٹ۔ رام چندر جی بن کو چلے گئے۔ مہاراج آپ کو راج دے گئے بس آپ دل سے رنج نکالیں۔ راج کاج سمجھالیں۔

بھرت۔ میں راج کروں۔ راج کے کاج کروں میں ایسا بیوقوف۔ زوف زوف بھائی رام چندر راج سنگھاسن کے لائق ہیں خاندان بھر میں فایق ہیں ان کے ہوتے ہوئے نہ سر پر تاج رکھ سکتا ہوں نہ قبضے میں راج آپ فرمائیں کہ راج کا کام کیونکر چلے سر پر پڑی ہوئی آفت کیسے ٹلے میں راج کو تلانجلی دے چکا ہوں۔ آتما سے قسم لے چکا ہوں کہ سلطنت سے کچھ کام نہیں۔ اگر دنیا نہ چھوڑی تو نام نہیں۔

بششٹ۔ اگر آپ کو یہہ خیال ہے تو انتظام سلطنت محال ہے۔ راجہ نہیں تو راج کی کیا بساط۔ تاجدار نہیں تو تخت و تاج کی کیا کائنات۔ بے راجہ کے راج بے سردار کے فوج ہے بے تاج کے تاجدار بے خاوند کی زوج ہے۔ اس لئے آپ ہی تاج قبول کیجئے۔ راج قبول کیجئے

بھرت۔ میں دو دن کی زندگی کے لئے عاقبت خراب کروں راج کر نیسے

پہلے ہی کیوں نہ جل مروں۔ رام کے ہوتے میں کبھی نہ راج لونگا۔ بلا سے چولا چھوڑ دونگا۔ آپ کیوں مشورہ نہ دیں کہ میں جاؤں اور بھائی رام چندر جی کو جسطرح بنے لے آؤں۔ راج ان کا ہے تاج ان کا ہے۔ وہ لیں اور ہم سب سیوکوں کو سکھ دیں۔ اسی میں ہماری بھلائی ہے۔ اسی میں ہمیں عزت و فرمانروائی ہے۔

بششٹ۔ پیارے بھرت تمہارا خیال تمہاری کیرتی کا کیا کہنا۔ بیشک تم لائق بھائی ہو تمہیں ایسا ہی کرنا زیبا ہے۔ ضرور جاؤ رام چندر جی کو مناؤ اور سب سے اپنا جش گواؤ

بھرت جش اور کیرتی سے مجھے کچھ کام نہیں۔ ہاں رامچندر جی کے لعبیر آرام نہیں اسی سے چاہتا ہوں کہ اب دیر سویر کا نام نہ لیں۔ کل ہی بن کو چلیں۔ سری رام چندر جی کو منائیں جس طرح ہو سکے منت سماجت سے لائیں۔

بششٹ۔ بہت ٹھیک بہت ٹھیک بس بس کل ہی یہاں سے راہ لیجئے دیر نہ کیجئے۔

بھرت (وزیر سے) کل سویرے میں سری رام چندر جی کو منانے جاؤں گا۔ سب میرے عزم سے خبردار رہیں ہمراہ ہی تیار رہیں۔

سین تیسرا۔ چترکوٹ

نکھاد۔ مہاراج جی بھرت معہ لشکر آرہے ہیں۔ جنگل میں بادل چھا رہے ہیں۔

گانا

لکھشمن۔ کمان تان کے بان ماروں۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کہاں میں کہاں لاؤں شستر بس اپنے دھاروں
اگن بان سے میں سینا کی سینا جاروں
تیر سے ترکش سے سب کے ٹکڑے کر ڈاروں
سبھاؤ سبھاؤ جو میں بھج بل کو دکھاؤں۔ برہمنڈ کو ہلاؤں گر پھونگ سے
اڑاؤں بھائی ہیں نہ میں بچاروں۔ خوب ہی ابھی سدھاروں۔
خجر کے گھاٹ اتاروں آئی بلا سر سے ٹاروں۔ کمان . . . .

نثر۔ کیوں یہاں بھی کوئی شرارت منظور ہے۔ لشکر کتنی دور ہے ہم وطن سے نکل آئے۔ خاموشی سے ٹل آئے۔ اب بھی کلیجے میں ٹھنڈک نہیں آج آثار قیامت میں کچھ شک نہیں۔ ابھی للکارتا ہوں سارے لشکر کو موت کے گھاٹ اتارتا ہوں۔ کیا دلاچنا سمجھ رکھا ہے ابھی ابھی میرے بان کا مزہ نہیں چکھا ہے۔

رامچندر۔ بھائی لکھشمن یہاں سے باہر ہونے کی ضرورت نہیں۔ بھرت کو مجھ سے کدورت نہیں۔ بے سوچے سمجھے بدگمانی بلاوجہ پریشانی فضول قبل از مرگ واویلا سے حصول

نکھاد۔ مہاراج پہلے مجھے بھی پریشانی تھی۔ بدگمانی تھی آپے میں نہ رہا جو منہ میں آیا بُرا بھلا کہا۔ سارے نکھاد بگڑ گئے ہتھے سے اکھڑ گئے ممکن تھا کہ تلواریں اور گلبتیں خوب چھٹیں چلتیں۔ مگر نہیں مجھے عقل آئی سب کو اونچ نیچ سمجھائی لشکر میں دوڑ گیا تو ہوش آگیا۔ چاروں طرف گریہ زاری ہے بیقراری ہے۔ بھرت نالاں ہیں لکھیں بیتاب نواں ہیں۔ چرن دھور کی ہوس میں زمین پہ لوٹتے ہیں۔ سب رانیاں ہمراہ معلوم ہوا۔ منانا مقصود اور بدگمانی بے سود

رامچندر۔ دیکھو میں کہتا تھا کہ کوئی کدورت کی بات نہیں۔ مخالفت کے خیالات نہیں۔ بھرت کو دل سے محبت ہے۔ سچی الفت ہے۔ اس سے موقع بدگمانی محض نادانی۔

(بھرت شترو ہن کا مع لشکر آنا اور بغلگیر ہونا)

گانا

رامچندر جی کیوں بھائی آنسو بہتے ہیں۔

جنگل میں دکھ کوئی نہیں ہم بن میں سکھ سے رہتے ہیں
مات پتا کی آگیا مانی اس سے ہم نے بن کی ٹھانی
ہے مردوں کی بات نکھانی کرتے ہیں جو کہتے ہیں
چہرے سے ہے عیاں تھکائی ہائے بڑی تکلیف اٹھائی
تخت نشین ہو پیارے بھائی ناحق دکھ نہیں سہتے ہیں

بھرت شترو ہن گانا

زبان کہتی ہے جے سیرا مجی ہے لب پہ پیارے سریرا مجی
بھرت خاکپا ہے سریرا مجی سریرا مجی اے سریرا مجی
اجودھیا کو ماتم سرا کر دیا بھرت کو قدم سے جدا کر دیا
یہ کیا کر دیا ہیں یہ کیا کر دیا سریرا مجی اے سریرا مجی
ادھ آج سونا ہی سنسان ہی نہ وہ زیب زینت نہ وہ شان ہے
جسے دیکھئے وہ پریشان ہے سریرا مجی اے سریرا مجی
رعایا جدائی سے بیتاب ہے جسے دیکھو ماہی بے آب ہے
جو ہے وہ طپاں مثل سیماب ہے سریرا مجی اے سریرا مجی
اجودھیا میں فرمائیے بس قیام کہ صبح بنارس اودھ کی ہو شام

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

غلامی کو حاضر ہیں مجھ سے غلام سریرا جی اے سریرا جی

رامچندر۔ (گلے لگا کر) پیارے بھرت تمہارے اور ستروہن کے دیکھنے کو بہت دل چاہتا تھا۔ اندر ہی اندر دل کڑھتا تھا۔ شکر ہے کہ تم نے دیدار دکھایا صدمہ بھلایا۔ خوش رہو خورم رہو۔ ہمیشہ بے غم رہو۔

بھرت پتاجی آپ کا سایہ سر پر چھوڑ کر چلدیئے۔ ہم لوگوں کے کلیجے ہل دیئے۔ اب آپ پتاہیں پتر پر دیا کیجئے۔ سب کے اپراودھ چھما کیجئے۔

رامچندر۔ ہائے پتاجی نے سر سے سایہ اٹھالیا سوگ میں گھر بنالیا۔ افسوس اجودھیا سونی ہوگئی۔ میری بدقسمتی دونی ہوگئی۔ ہائے پتاجی ہائے پتاجی صرف چار آنسوؤں ہی کے حقدار تھے۔ اور سب میرے استحقاق بیکار تھے۔

لکھشمن۔ ارے او فلک ناہنجار یہ ستم او شومی تقدیر یہ صدمہ و غم۔ گھر سے پاؤں نکالتے ہی پتا سے دائمی جدائی۔ ہائے کمبخت موت نے یہ کیا خبر سنائی موت کو اسی وقت مرنا تھا اری کمبخت چودہ برس تو صبر کرنا تھا۔ آہ غضب ہوگیا نصیب سوگیا۔

سمیتاجی۔ (کوشلیا سے) ماتاجی ہائے یہ کیا ہوگیا۔ ارے ایسا مقدر سوگیا تم پر یہ مصیبت ہم لوگوں کے جیتے جی جان پر یہ آفت۔ ہائے کلیجہ جل رہا ہے۔ دل پگھل رہا ہے۔

ششٹ۔ پیارو بہت غم ہوچکا۔ خوب ماتم ہوچکا۔ دنیا درشن میلا ہے۔ ایشور نے ایک انوکھا کھیل کھیلا ہے۔ اب بھرت جی کی بات سنئے غرض ملاقات سنئے۔

بھرت۔ (قدم پکڑ کر) بس اب معاف کیجئے۔ نظر انصاف کیجئے۔ ہم پر ہاتھ رکھئے

اب بس چلئے۔ اجودھیا واپس چلئے۔ آپ کے بغیر اجودھیا سنسان ہے ویران ہے۔ تمام خلقت بلانے آئی ہے۔ منانے آئی ہے بس چلنا واجب بنباس نامناسب ہے۔

رامچندر۔ تم خوشی سے راج کرو۔ کاج کرو۔ ناحق کا ہٹ ہے فضول لیجانے کی خواہش ہے۔ پتاجی کے بچن پران کیسا تھ۔ ماتا کیکئی کا پرن جان کیسا تھ۔ قول سے نہ ٹلونگا۔ جب تک چودہ برس نہ گذر جائیں گے۔ گھر نہ چلونگا اتنے دن راج سنبھالو۔ سلطنت سے دل بہلاؤ۔ چودہ برس باتوں میں کٹ جاتے ہیں۔ سمجھدار کو لمحہ نظر آتے ہیں۔

بھرت۔ مجھے تخت و تاج سے کیا سروکار۔ مجھے نہ راج چاہیئے۔ نہ راج کے کاروبار۔ آپکے قدموں پر تاج نثار۔ نقش قدم پر راج نثار۔ آپ کے بغیر شوکت و جاہ کیا۔ سلطنت کی چاہ کیا۔ آپ گھر چلیں میرے لئے یہی بادشاہت ہے۔ ورنہ نہ سلطنت کچھ چیز ہے نہ حکومت۔ آپ تخت پر قدم رکھیں۔ ہم لوگوں پر دست کرم رکھیں۔ بس یہی مدعا ہے یہی التجا ہے۔

رامچندر۔ بھائی تم عقلمند ہو۔ دانشمند ہو کیسی باتیں کرتے ہو۔ راہ انصاف سے گذرتے ہو۔ پتا کا حکم ٹالوں راج سنبھالوں محال ہے۔ مجھے دھرم سے ہٹائے کس کی مجال ہے۔ میں تمہیں سب اختیار دیتا ہوں تخت جواہر نگار دیتا ہوں حکمرانی کرو۔ شہرت جہانبانی کرو۔ مجھے معاف کرو۔ خود ہی انصاف کرو۔ اگر اب بھی ملال خاطر ہے تو لو کھڑاؤں حاضر ہے۔ جو فرائض سعادتمند جانتے ہیں۔ وہ بڑوں کا کہا مانتے ہیں۔ اب موقع معافی ہے۔ تخت سلطنت کے لئے کھڑاؤں کافی ہے۔ دیکھو اجودھیا اجڑ رہی ہے اور سلطنت پر اوس پڑ رہی ہے۔ کہا مانو رمز قدرت پہچانو۔ رعیت پروری کرو۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

عدل گستری کرد۔

بھرت۔ آپ قدموں سے دور کرتے ہیں۔ اجودھیا جانے پر مجبور کرتے ہیں۔ حکم ٹالوں تو گناہ۔ مُنہ سے حرف نکالوں تو رو سیاہ۔ اب کیا کروں۔ کیوں نہ جل مروں۔ مگر خیر جو مرضی وہی بہتر۔ رضا سر آنکھوں پر تخت و تاج پر لات ماروں گا۔ اور آجسی پوشاک اتاروں گا۔ نہ دنیا سے سروکار نہ کوئی کاروبار۔ میں ہونگا اور نندی گرام۔ زبان ہوگی اور آپ کا نام لائیے کھڑاؤں رحمت فرمائیے جوگ ساندھنے کے لئے رخصت فرمائیے

رامچندر۔ (کھڑاؤں دیکھ) دیکھو ملال نہ کرنا جدائی کا خیال نہ کرنا۔ چودہ برس کے بعد ملجائینگے۔ دل کے کنول کھل جائینگے۔ خوب ہنسی خوشی سے رہنا کوئی دُکھ نہ سہنا۔

بھرت۔ اگر آپ چودہ برس سے ایک دن بھی زیادہ لگائینگے تو مجھ کو آگر زندہ نہ پائینگے

(بھرت کا کھڑاؤں لیکر مع فوج واپس اجودھیا روانہ ہونا)

ڈراپ

سین اوّل۔ پنچ بٹی

(رام چندر جی اور جانکی و لچھمن جی کا اکھٹے بیٹھے ہوئے نظر آنا اور)

(سورپ نکھا راون کی بہن کا آنا)

سورپ نکھا۔ میں کارے کارے نینان سے سینا چلاؤں گی۔

سینا ں چلاؤں گی نینا ں سناؤنگی۔ میں کارے . . . . . .
کیس میرے کارے۔ میں نین رتنارے۔ جوبن پھبن سے جیا للچاؤنگی
گات میری گوری عمر میری تھوڑی۔ صورتیاں مورتیاں سے دلکو لبھاؤنگی

نثر

سورپ نکھا او سورپ نکھا آج دیکھ تیری صورت کیسی موہنی۔ مورت کیسی سوہنی ہے۔ آنکھوں سے ایسا جادو ڈاریں کہ جس کی طرف دیکھ لوں لوٹ پوٹ ہو جائے۔ دنیا اس کی نظروں سے اوٹ ہو جائے سُورج چاند تلوؤں سے آنکھیں ملیں۔ ستارے نگاہوں میں چلیں واہ کیا حُسن و جمال ہے۔ آہا ہا کیا خوبی خط و خال ہے۔ ادائیں قربان ہوئی جاتی ہیں۔ اندر کے اکھاڑے کی پریاں شرماتی ہیں۔ ہاں لے سحر نگاہی اپنا کام کر۔ چل رام کو رام کر۔ شکار زور پر ہے صید پیش نظر ہے۔ اے دام گیسو خبردار۔ اے کمند زلف ہوشیار۔

(سورپ نکھا کا آگے بڑھنا)

گانا

سورپ نکھا۔ (رام چندر سے) صورت ہماری دیکھو۔ مورت یہ پیاری دیکھو۔ یہ عمر باری دیکھو۔ یہ چھب نیاری دیکھو دیکھو دیکھو۔
جوبن ہے میرا بالا ہے بانکپن نرالا۔
زلفیں سنواری دیکھو۔ پچرنگ ساڑی دیکھو۔ دیکھو دیکھو دیکھو۔
سانچے میں میں ڈھلی ہوں۔ ایک مُنہ بند ہی کلی ہوں۔
مُنہ کی اباری دیکھو۔ میں نمبر واری دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

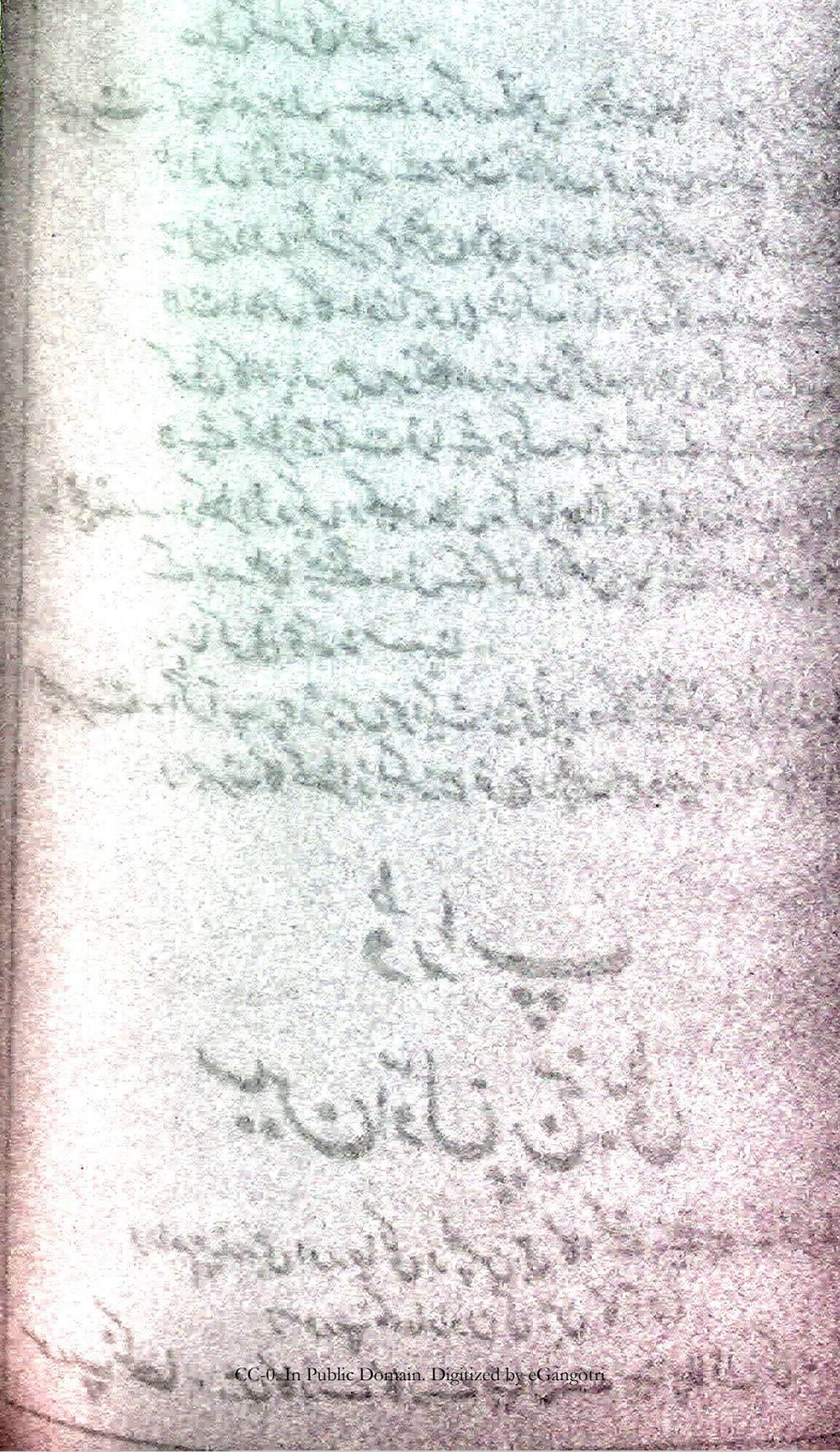
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سورپ نکھا۔ پیارے رامچندر جی ہزاروں نا چدار اس صورت پر مر رہے ہیں۔ جان و مال قربان کر رہے ہیں سینکڑوں اشتیاق میں جان سے گذر گئے بے موت مر گئے۔ مگر میں نے آنکھ نہ ملائی۔ کسی کی طرف نظر نہ اٹھائی۔ آج آپ پر دل آگیا حسن دلفریب بھا گیا۔ سمجھیے آپ خوش نصیب ہیں۔ اچھے دن قریب ہیں۔ پس تکلیف برطرف کیجئے آغوش محبت میں جگہہ دیجئے

گانا

رامچندر جی توحیّپ رب چند سے — روپ دھان نشنک
ندیّپ چوتھ کے چاند سے — نہیہ ماں ادھک کلنک
جا جاری سکھ کماری — یہاں تیرا کیا کام
صورت توری گوری — مورت پیاری توری
لکھن سے تو کہہ کر جوری — سیا کا میں ہوں رام

سورپ نکھا۔ مورے تلوؤں میں رین دن — مکھ دیکھت شہشہ بھان
اٹھی چوٹی پہ کروں — سیتا کو قربان
کنول دل پلکیں — چمبیلیں گل جھلکیں
میری بھونرا سی کالی ہیں الکیں — چھوئے ہے قدم کام[1]

رامچندر۔ تو چاہے نور کی تصویر ہے۔ مہر منیر ہے مگر یہاں طوق تعلق گلوگیر ہے قدم آزادی وابستہ زنجیر ہے۔ لچھمن جی سرور گلشن ایجاد ہیں۔ قید تعلق سے آزاد ہیں۔ انکی خدمت میں جا التجا سنا۔ شاید ان سے آرزو پوری ہو۔ فکر تعلق سے دوری ہو۔

[1] کام کامدیو

سورپ نکھا۔ مجھے مطلب سے مطلب ہے۔ رضا جوئی سے عذر کب ہے بہت اچھا میں ان کی خدمت میں جاتی ہوں حسن و جمال دکھاتی ہوں۔

رامچندر۔ تو پھر جا اُن کو التجا سُنا۔

گانا

سورپ نکھا۔ پیارے مورے سن لو بھوری بھوری بات۔
سنو بھوری بھوری بات گھو گورے گورے ہات

شعر۔ دل آگیا ہے طبیعت پر اختیار نہیں۔
شکیب و صبر و تحمل نہیں قرار نہیں۔
ہے ماننے کا یہاں شوق ہمکنار نہیں۔
کرو تم ایک نہیں کیا اگر ہزار نہیں۔
کہوں کر جوری
شمیم زلف سے تازہ دماغ کردوں میں
گل عذار سے دل باغ باغ کردوں میں
رواق چشم کا رخ کو چراغ کردوں میں
قمر کا نور سے کافور داغ کردوں میں
دیکھو گات گوری

نثر

سورپ نکھا۔ میں لنکاپتی کی بہن چندر بدن مرگ نینی کوکل بینی آپ رگھوکل من سری لکھشمن چندے آفتاب چندے ماہتاب الیشور نے برابر کی جوڑی بنائی ہے۔ اس سے میری زبان پر یہہ درخواست آئی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گانا

لکھشمن جی - ہوا ہے اری دھیان کیا - جاری -
نہ دُکھاری کاری کاری بہو نراری الکیس گونگر والی ہوا . . . . .
بینا سینا بینا بینا پلکیس الکیس الکیس دلکیس ؛
باتیں ساری ہیں یہ کیاری جاری جاری سکھ کماری ہوا

لکھشمن جی - او سورپ نکھا یہاں تیری دال نہ گلے گی - عیاری نہ چلے گی -
میں نے عورت کی صورت دیکھنے تک کی قسم کھائی ہے تو ناحق ہوا کو
مٹھی میں بند کرنے آئی ہے -

سورپ نکھا - آپ کے رامچندر جی نے آپ کے پاس آنے کا اشارہ کیا - اسی سے
ہے یہاں آنا گوارا کیا -

لکھشمن جی - تو پھر جا میرا دماغ نہ چاٹ میری طرف سے دل اچاٹ جو کچھ کہنا
ہے سری رامچندر جی سے کہہ میری ہوس میں نہ رہ -

سورپ نکھا - (رامچندر سے) واہ جی واہ حسن و جمال کی ایسی ہی قدردانی چاہیئے
والوں پر ایسی ہی مہربانی مفت میں ہاؤں توڑ واڈالے - آرزومند
کے ارمان نہ نکالے -

رامچندر - بس کہہ دیا کہ یہاں تیرا مطلب نہ ہوگا - اب زیادہ ٹھہرنا بھی مناسب
نہ ہوگا -

سورپ نکھا - اوہو یہ مزاج یہ دماغ میں راون کی ہمشیر مجھ سے یہ تقریر ابھی
سیتا کو کھا لونگی چبا لونگی -

رامچندر - لچھمن جی! لچھمن جی ذرا دیکھنا اس نے ستم کر رکھا ہے ناک میں دم

کر رکھا ہے - نہ مرے نہ جاوے یہی جی چاہتا ہے ایک طمانچہ
دے -

لکھشمن - او نامعقول کُتّے کی جھول میں آگیا - (چوٹی پکڑ کر) لے خود بینی
کی سزا - (ناک کاٹ کر) اب تو سزا کو پہنچی - اوڈھ ہی ندارد اب مکھی
کہاں بیٹھے گی -

سورپ نکھا - ہائے مار ڈالا - ارے حلال کر کے رکھدیا - اچھا رہو تو سہی عیاروں
کے کان کاٹوں - تب میرا نام - جب لاشوں سے میدان
پاٹوں

(سورپ نکھا کا بھاگ جانا)

سین دوسرا دربار اندر

گانا

درباری - دھنیہ دھنیہ رمان مدھان - تم ہو سر و شکتیمان - ناہیں کوئی تم
سمان - باہنہ بل کی جے جے باہنہ بل کی جے -
کنول نین جلد ھشین - مدھر بین - کرپاین - کون کرے گن
بکھان - پدکمل کی جے جے پدکمل کی جے -

اندر - آہا ہا ہا رپاپت - پدمات کیوں نہ ہو - بات کے دھنی ہو - دولت
یک سخنی کے غنی ہو - جو کہتے ہو کرتے ہو - بھگتوں کا دم بھرتے ہو
آخر ہماری سنی ستم رسیدوں کی آہ زاری سنی - راون کے لئے
پیش بندی کر دی - راچھسوں کو سزائے اعمال کی خبر کر دی -
اہو راون اب کہاں جاتا ہے دیکھ کچھ دنوں میں ہی موت کا پیغام آتا
ہے بہت ناک میں دم کر رکھا تھا - ناکوں چنے چبوائے تھے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ناک پر مکھی بیٹھنے دیتا تھا۔ چھینکتے ناک کاٹنے کا اب تو مزہ معلوم ہوا
پرائی بدشگونی کے لئے ناک کٹوانے کی کرتوت رنگ لائے گی۔ میں تو
بہت غمناک تھا۔ مگر شکر ہے۔ سورپ نکھا نے ناک کٹوا کر ہم لوگوں
کی ناک رکھ لی۔

کبیر کیا یہہ خبر سچ ہے کہ سورپ نکھا کی ناک کٹ گئی۔

اندر۔ فقط سورپ نکھا۔ اجی صاحب راون کی ہفتا دلپٹت کی ناک کٹ گئی

برہسپتی۔ تو پھر اب تیر ترکش بندھنے میں رہ ہی کیا گیا ہے۔ ہم تو تیرہ برس انتظار
کرتے کرتے تھک کر مایوس ہی ہو گئے تھے۔ کہ بن باس میں دن ہی
کیا رہ گئے ہیں۔

اندر۔ جی ہاں یہاں بھی پہلے خلجان رہا۔ پہلے ڈر ہوا کہ کہیں بھرت جی کے
منانے سے رام چندر جی گھر نہ لوٹ جاویں مگر شکر ہے کہ بھرت جی
واپس چلے گئے اتنے برس پنچ بٹی میں سناٹا رہنے سے مایوس تھی لیکن سورپ
نکھا نے ہماری مردہ امیدوں میں جان ڈال دی۔ اب گھمسان لڑائیوں
میں شک نہیں۔ سارے راچھس باری باری مارے جاویں گے۔
ایک بھی جو بچا۔

برن۔ بس اب کیا ہے۔ پالا ہمارے ہاتھ لڑائی چھڑی اور سب راچھس ندارد

کبیر۔ جی ہاں سمجھ لیجئے انہیں نوں گنوں مہینوں میں ساران میدان صاف ہے

اندر۔ (کبیر سے) اور نہیں تو کیا۔ اس کے لئے برسوں کی کیا ضرورت عداوت کا
بیج بویا گیا۔ چودہ برس کے باقیماندہ دنوں میں ہم سب خوشیاں
منائیں گے۔ بغلیں بجائیں گے۔ ترانے گائیں گے۔ تانیں اڑائیں گے
ہوا اتنے دنوں کے بعد جان میں جان آئی۔ زندگی کی آس ہوئی لے
آئیں ذرا دل تو بہلائیں۔ ارے کوئی ہے۔ ذرا ساز تو چھیڑے۔

گانا

درباری سب آج بن گئے کام
اب سرآنند جیئے ہے چھائی جگ مگن مئی
پنچ بٹی میں کر کے بسرام سکل گن دھام رگھوکل من رام۔ رچی مایا
جو تھے چاہیئے ہوئے سب وہی سامان
لاؤ لشکر۔ تیر و خنجر
راون کے کریں گے خطا اوسان
رام گاڑیں گے لنکا میں اپنا نشان
ناش ہوں گے سب نشاچر
سُر نر من کریں گے سکل گن گان
ہوگا سب کے اودھارے جگ میں نام
سب آج بن گئے کام . . . . . .

وراپ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سری رام ناٹک

حصّۂ سوم

سری گنیش آئیمنہ

پرارتھنا

رام ہے رام کملاپت تم ہو رماپتی پد ماپت ہو

یہاں کُل کے ہوا بہیرام - روپ شیام - لاجے کام - چھب گرام - شوبھا ونام

سائیں گوسائیں جو سُدھ کرت ترت ترت ہے وہ ہی

وُہرت ہے جو مورت بسرائے سُرت کئے سب ہوں کام

سُراسُر گندھ ہر وسارے جات پد سرن تمہارے

کوشلیش کے ہو دُلارے کوشلیا کے پران پیارے

آفق رٹت تمرُونام - رام . . . . . .

ڈراپ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

باب اوّل

سین اول دیوانخانہ

گانا

درباری کہر دکھن راج پاٹ ٹھاٹھ باٹ بڑہے چڑہے ہووے اٹل پرتاب جیئں راجہ رانی
چھُوم چھُوم چھُوم چھُوم چھنا نانا نانا چھن چھمک چھمک گھنگرو کے بول سنا دیں
گھُوم گھُوم جھُوم جھُوم سارے پرانی
گائیں سُہانے گانے ترانے من مانے تلانے سب رس سانے جیہ بہانے۔
سب دھن سو ہے سُرمن موہے جگ میں ہم تم کو ہے گنوانی۔

سوپ نکھا۔ ہائے ہائے یہہ رونے کے وقت گانا بجانا سارے کنبے کی ناک کٹ گئی عزت پلٹ گئی۔ ان سب کو تانیں اڑانے کی سُوجھی ہے نہ جانے کیسی سمجہہ الوجھی ہے۔

کھر۔ کیوں۔ کیوں بہن یہ حال کیا ہے۔ ملال کیا ہے؟

دوکھن۔ ہمارے جیتے جی بہن کا یہ حال۔ ذرا بتانا تو یہ صورت کس نے بنا ڈالی۔ اپنی بربادی کی بنیاد ڈالی۔

سوپ نکھا۔ ہائے بھائی کیا کہوں میں سیدھے سبھاؤ کھیلتی مالتی پنچ وٹی کی طرف چلی گئی۔ کوئی رام لچھمن نام کے دو بنباسی وہاں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ اون کیساتھ ایک اندر کی سی اپسرا بھی ہے۔ مجہے دیکھکر دونوں کے دونوں آپے میں نہ رہے۔ ہاتھ کا سینچر مٹانے کو دوڑے۔ میں اِدھر سے اُدھر جان چُراتی بھاگی۔ اُدھر سے اِدھر نشانہ بچاتی پھری۔ وُہ ڈنڈ پیل میں نئی نویلی وُہ دو میں اکیلی۔ پھر بھی ایک نہ چلنے دی۔ کوئی ہوس نہ نکلنے دی۔ جب

ان کا بس نہ چلا تو شیر نر ہو گئے۔ ناک کے سر ہو گئے۔ مجہے اپنی ناک کی پرواہ نہیں فکر سب کی ناک کی ہے ہائے دنیا کیا کہے گی۔

کھر۔ ہم دنیا میں نکٹے رہکر جیئں۔ دشمنوں کا خون نہ پیئں۔ ممکن نہیں تو نہ سہی رام لچھمن مرچوں کا ناس لیں ایسی پٹاپٹ چھینکیں آئیں۔ کہ بھیجا نتھنوں کے راہ نکل پڑے۔ اگر ناک چھید کے نکیل نپائی تو کھر نام نہیں۔

دوکھن۔ ذرا بتانا کہاں ہیں رام لچھمن ابھی آنکھوں کے بیچ میں ناک اور ناک میں دم کر دوں۔ کانوں کے بیچ میں سر کر کے سر قلم کر دوں۔ ناک والے حیا والے ہیں۔ تو ہم سے بولیں ہمارے سامنے تلوار تولیں عورتوں پر ہاتھ چلانے سے ناک اونچی نہیں ہوتی۔

سوپ نکھا۔ بھائی اگر ناک رکھنا منظور ہے۔ تو تامل کیا ضرور ہے۔ رام لچھمن کو موت کا ناکا دکھاؤ۔ اور جانکی کو رنواس کی ناک بناؤ۔ نہیں تو زندگی پر دھر کال ٹکٹا جیا بُرے حوال۔

کھر۔ ہاں ہاں ناک کاٹ کر لیموں نہ نچوڑوں تو ناک کٹوا ڈالوں۔ ابھی ناک کی سیدھ پر جاتا ہوں۔ ناکوں چنے چبواتا ہوں۔

گانا

دوکھن۔ چلے سیتا رام کو گھیریں دیا اچھے گھر میں بینا۔ اے ہاں بانہہ بل کو دکھا کچل مٹل ڈالو رہنا بے کئے چہئے نا۔۔۔۔
اٹھو دہا دو۔ دہا دو۔ دھجیاں اُڑاؤ۔ سیا رام۔ لکھن کو دہر لینا اور لبھ ہے نا۔ چلے سیتا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سین دوم پنچ وٹی

رام چندر۔ لچھمن دنگہ فساد کی نیو جم گئی لڑائی جھگڑے کا بیج بو دیا گیا۔ سورپ نکھا راون کی بہن ہے وہ ضرور زمین سر پہ اٹھائیگی۔ آفت ڈھائے گی۔ اپنے بس بھر جو کسی رکھنے کی ضرورت ہے۔ اسی سے بچاؤ کی صورت ہے۔ سورپ نکھا کے بھائی بند ضرور سر اٹھائیں گے شر مچائیں گے۔

لکھشمن۔ آپ کو کس بات کا ڈر۔ کس بات کا خطر۔ ایک اشارے میں دل کے دل پھٹ جائیں۔ ایک تیر سے صفیں کی صفیں الٹ جائیں۔ پھر میرے بان کب کم ہیں۔ دشمنوں کے لئے اچھے خاصے جم ہیں۔ آپ فکر نہ کریں ایسی باتوں کا ذکر نہ کریں جس کے سر موت سوار ہوگی۔ وہی ہمارے بانوں کی زد پر آئے گا۔ اپنی کرنوت کا پھل پائے گا۔

رام۔ پیارے لچھمن مجھے کسی سے ڈر کیا خوف وخطر کیا۔ ہزار دفعہ کال بھی آئے۔ تو نکا بوٹی ہو جائے۔ کوئی میری طرف آنکھ اٹھائے۔ کس کا مقدور ہے۔ صرف سیتا جی کی حفاظت منظور ہے۔ جب تیر دشمنوں کا پتہ پانی پائے گا تو ان کی کون نگہبانی کرے گا؟

لکھشمن۔ آخر میں کس لئے چرنوں کی سیوا کو آیا ہوں۔ ان کی رکھشا جان کے ساتھ سمجھئے۔

رام۔ بس یہی تو مطلب تھا۔ یہی تو مراد۔ ورنہ کیا اندیشۂ فساد

لکھشمن۔ تو پھر میں کب باہر ہوں

گانا

رام اے پیارے بھائی چھپاؤ سیا کو۔

میری جانکی جان سے پیاری — جنک کماری ات ہی سکماری
نائیں تن کی سدھ بدھ — دکھن کھپر سل چھن میں آنے ہونگے
سنگ لئے سین بل بیر — بڑے رندھیر چلائینگے لو تیر پہ تیر
لڑینگے بھڑینگے چڑھینگے سر — موہے کرنا ہیگا جدہ بھاری

لکھشمن۔ ایسے وقت آپ کے چرن چھوڑوں۔ مجھ سے نہو گا۔ کیوں میں ہی دشمنوں کے سر نہ توڑوں۔

رام۔ لچھمن جی بعض دفعہ تمہاری باتوں پر ہنسی آتی ہے تمہارا بچپن کا خیال ابھی تک نہیں گیا۔ پیارے کیا تم نے مجھ کو بالکل موم ہی سمجھ لیا ہے سیتا جی کو تم یہاں سے لے جاؤ کسی محفوظ جگہہ میں چھپاؤ پھر دیکھ لینا کہ کیا ہوتا ہے۔ کتنوں کا دم فناہ ہوتا ہے کھر دوکھن آرہے ہیں۔ لشکر ادہر اودہر منڈھلا رہے ہیں۔

گانا

لکھشمن۔ اچھا اچھا بہت خوب۔ بھان کل بھان
گو ہوگا ناگوار قدم سے چھوٹنا لیکن ہوں زیر فرمان
جنگ کروں۔ تنگ کروں۔ دنگ کروں۔ دل میں ہے یہ ارمان
ہوں دشمن اور یہی ہو میدان۔
ہے کرنا مگر سیا کو نہاں۔ ہوں مجبور۔ ہوں معذور۔ دشٹوں کو ماریئے
مار کے بان۔ ہے یہہ ارمان۔ ہوں دشمن اور یہی ہو میدان۔

سین تیسرا۔ جنگل اوّل

لشکر۔ سردار چلیں۔ سالار چلیں۔ غمخوار چلیں ہتھیار چلیں۔ سوفار چلیں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

چلو اٹھو یارو۔ دل نہ ہارو۔ تیر مارو کرتے ہوئے سب وار چلیں۔
دلاوروں کو۔ صفدروں کو۔ خود سروں کو مار
گھبیرتا سے بیرتا دکھائیں۔ ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں۔
باندھکے قطار ادھر اُدھر سے بڑھکے پیادے اور سوار چلیں

سین چھٹا۔ پنچوٹی

دوکھن۔ سنبھل او رامچندر
رامچندر۔ کیا ہے۔ او خود پسند
دوکھن۔ بس ہوشیار
رامچندر۔ تو بھی خبردار۔
دوکھن تیر ہوگا۔ او کمان
رامچندر۔ سر ہوگا۔ اور زبان
دوکھن بچھتائے گا۔
رامچندر منہہ کی کھائے گا
دوکھن۔ کام تمام ہوگا۔
رامچندر۔ رام ہی کا نام ہوگا۔
دوکھن منہہ دھو رکھو۔
رامچندر۔ موت کا مزہ چکھو
دوکھن بس زبان سنبھال
رامچندر باتوں میں نہ ٹال
دوکھن۔ تو بس پھر سامنے آ۔

رامچندر۔ ہاں ہاں اپنا کلیجہ تھامنے آ۔

(لڑائی ہونا اور کھر دوکھن کا مارے جانا)

رامچندر۔ ہاہاہاہا۔ وہ مارا۔ سارا میدان صاف پالا میرے بان کی ہاتھ پر مشیور
تیرا ہزار ہزار دھنبا دمیرے بان میں یہ سامرتھ کہاں تھی کہ اتنے
راکشوں کو پرتھوی پر سُلا دے۔ مگر یہ تیری ہی اپرم پار مایا ہے
کہ پل مارتے سارے دُشٹ بچھ گئے کسی کی ایک نہ چلی۔

(سیتا جی و لکھشمن جی کا آنا)

لکھشمن جی۔ آہا اتنے کشتے اتنے لاشوں کے پشتے۔
رامچندر۔ کل چودہ ہزار ہی تو شمار تھا۔ لے چنوں کا مارنا ہی کیا دشوار تھا
لکھشمن۔ دھن ہو بھائی صاحب دھن۔ ایسے ایسے ڈیل ڈول ہاتھ پاؤں
والوں کو آپ نے اکیلے زمین پر سُلا دیا۔ پھر نہ منکا
جسے تیر چھُلا دیا۔
رام۔ جو کچھ ہُوا پُرکھوں کے پرتاپ سے ہُوا۔ بان اور چاپ سے ہُوا
اچھا اب ذرا ایک کام کرو۔ کندمول پھل کا انتظام کرو۔
لکھشمن۔ نہیں میں جانب کہسار پھل لینے کو جاتا ہوں
میری رگھوناتھ جی سے چار پھل لینے کو جاتا ہوں

لکھشمن جی کا جانا۔

رام۔ تم نے دیکھا راچھس کیسا اودھم مچانے لگے۔ آسمان سر پر اٹھانے لگے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

آج بڑی مار ہوئی - خوب تیروں کی بوچھاڑ ہوئی تم پہاڑ پر نہ جاتیں تو بہت گھبراتیں - اب اور بھی اندیشوں کی صورت ہے تمہارے بچاؤ کی ضرورت ہے -

جانکی جب تک میں وہاں رہی میرے پران یہیں رکھے رہے جب سُن لیا کہ سب دشمن مر گئے - کھر دوکھن جان سے گذر گئے - تو جان میں جان آئی - سینے میں سانس سمائی - چودھواں برس کسی طرح گذارنا ہے - تھوڑا فرض اور اوتارنا ہے - حکم کی تعمیل ضرور کرونگی - جو فرمائیے گا سر آنکھوں سے منظور کروں گی -

رام اب وقت ہے کہ تم قدرت دکھاؤ - آگ میں پرویش کر جاؤ - سایہ ہمارے ہمراہ رہے - رفاقت کا گواہ رہے جس میں ہم جگت کا ادھار کر سکیں راکھشوں کا سنگھار کر سکیں - تمہارے اصلی چولے سے ہر وقت خوف و خطر رہیگا کوئی آزار نہ پہونچے ڈر رہے گا -

جانکی میں حکم کی پابند ہوں - ہر طرح رضامند ہوں تو پھر کرپا کیجئے - چرن چھونے کی آگیا دیجئے -

رام - یہہ نہ سمجھنا کہ تم مجھ سے جُدا ہو یا میں تم سے الگ ہوں - یہ تدبیر اس لئے نکالی کہ تم پر کسی طرح کی آنچ نہ آئے اور میرا اگن بان راکھشوں کو جلائے -

گانا

جانکی ہے بات ایک ہی میں اگر کہیں رہی
یوں بدلوں رنگ روپ بنجائے سیا و چھوت
جُدائی کا مجھے رنج و الم نہیں -

وہیں رہی تو کیا - کیا جو یہیں رہی
جس میں سب کہیں سیتا نہیں رہی
دور آسماں - سخت گو زمیں رہی

لکھشمن جی کا پھل لیکر آنا -

رام - لکھشمن آ گئے آج تو تم اچھے پھل پھول لائے - کیا دیر اسی میں ہوئی -

لکھشمن - ہاں دیر ہو گئی ہوگی - ذرا آگے بڑھ گیا تھا (سیتا جی سے) لیجئے مہارانی جی آج آپ کے لئے کیسے کیسے تازہ کند مول پھل لایا ہوں -

جانکی - تم مول پھل لائے - میں بھی اشیرباد دیتی ہوں کہ سدا پھولے پھلے رہو - چاروں پھل پاؤ -

سین پانچواں - راستہ

گانا

سورپ نکھا - ہائے یہہ کیا ہوا - پایا میدان سونا سارا زندہ ہے نہ کوئی بچا ستم ہوا کال نے کیا کھیل رچا -

بھائی بندھو مارڈالے میرا دل دکھایا کیسا - اچھا رام اچھا لکھن جاتی ہوں راون سے کہنے بات ہے تب جب مزہ چکھاؤں تمہیں - بچ کے کہاں جاؤ گے بچا -

نثر

ہائے کل ہو کن بھائی کھر دوکھن - آہ تم عدم کو روانہ ہو گئے - تیرا اجل کا نشانہ ہو گئے - آہ میں کیسے جیونگی - کیونکر آنسوں پیوں گی - اُف کلیجہ سُلگ رہا ہے - دل میں نشتر سا لگ رہا ہے حیف کیا کروں سر میں چکر آ رہا ہے - ہائے کیوں نہ جل مروں - آنکھوں میں اندھیرا چھا رہا ہے اے رام تو میرے جی کا جنجال ہو گیا کل کے لئے کال ہو گیا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

نہ جانے کتنے بھائی بند لے دم کئے بستر قلم کئے۔ اچھارہ سو سنار کی تو
ایک لوہار کی۔ میں ابھی جگت ستر تاج مہاراج ادھراج کو بیر بھیں
بھوکھن اکشواک بنس رکھن کال مہیش لنکیش کے پاس جاتی ہوں
تو بہ تلا نچاتی ہوں تو سہی۔ سنتا لنکا کے رنواس میں۔ رام لکھن
نہ پربھوی نہ آکاش میں (بھاگ جانا)

سین چھٹا دیوان خانہ راون

گانا

درباری پیئیں پیئیں ہم سارے سہانی شراب من مانی شراب۔ دھانی شراب
پرانی شراب۔ ارغوانی شراب
جام کا دور پہ دور چلا دو اور کے بعد ایک اور چلے
عمدہ چشک ہو اخوب گزک ہو۔ مرچ نمک ہو۔ ٹھیک مزہ
ہم اے اُفق نہ گردیں کیوں شراب کے
دیکھو زمیں بھی پھرتی ہے گرد آفتاب کے

نثر

راون آہا کیا سرور کی چیز ہے ادھر گھونٹ حلق سے اُترا اُدھر آنکھوں میں
یاقوت جڑ گئے۔ نشہ کے ڈورے پڑ گئے۔ جزدل قرطہ لگائے
تو شیروں کے گلے چیر ڈالے۔

درباری ۔ اَن داتا اور پھر خانہ سار گھر کی کشید۔ بالکل خالص جس کا تلچھٹ
بھی معجون مفرح ہے

یوں کیا صفت اُفق لکھے صہبائے ناب کی
ساقی عوض قلم کے قلم دے شراب کی۔

درباری دوسرا ۔ اور پھر احمق لوگ خانہ خراب کہتے ہیں۔ جان کا عذاب کہتے
ہیں۔ ایسی نایاب چیز اوس کی بھی بُرائی۔ لوگوں نے نہ جانے عقل
کہاں گنوائی۔ میں نے قرط لگایا تو عجب مزہ آیا۔ وہ کیفیت وہ
سرور ہے کہ معلوم ہوتا ہے بیٹھے بالشت دُور ہے

۲ے کچھ لُطف زندگی کا نہیں بے شراب کے
دنیا کا خاتمہ ہو بغیر آفتاب کے۔

درباری تیسرا ۔ میں تو جب شراب کو دیکھ لیتا ہوں۔ تو
جان آجاتی ہے۔ طبیعت بغلیں بجاتی ہے۔ بس
یہی جی چاہتا ہے کہ پیالے کو بھاڑ میں ڈالوں۔ کپڑوں
سمیت غوطہ لگا لوں۔

۳ے صاحبو آپ کی کیوں رال نہ ٹپکے مئے پر
چھوڑ کر شہد مگس گرتی اسکی قے پر

راون ۔ تو پھر یہاں کمی کیا ہے۔ لینا ان کو اور دینا۔ کوئی ہے
دور چلائے اور چلائے۔

ساقی ۔ لو لو یہ کیا کہو تو نہلا دوں۔ مہادیو مہاراج
کو سلامت رکھیں۔ ذرا اشارہ ہو جائے۔
تو سعد رمیں شراب ہی کا جوار بھاٹا نظر آنے
لگے۔

۴ے نہ اگر پھول جہاں میں لقب مُل ہوتا
شیفتہ گُل پہ نہ ہرگز دل بُلبُل ہوتا

درباری چوتھا ۔ ارے یار کلیجہ میں لہر پڑ گئی۔ ک ک کس مزے کی پ پلائی
ہے۔ ج جی چ چ چاہتا ہے۔ کہ آ آ ایک اور دَور دے۔ م م
مزہ آگیا۔ وواہ۔ واہ ہاؤپ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

(سورپ نکھا کا آنا)

سورپ نکھا۔ اے بھائی بھائی تم راگ رنگ میں مست رہو۔ مزہ کرو۔ ناک کٹے بلا سے۔ آبرو کے ماتھے جائے تو پیزار سے

گانا

راون کومل گات کیا اثبات تیرے ساتھ کس نے کی ایسی گھات

مکھ لہولہان ہے۔ صورت پریشان ہے۔ کیوں یہ کیا ہؤا بتا بتا سبب ہے کیا۔ غضب ہو کیا۔ کہاں آج گئی لاج۔ پنچ وٹی جات جات کیسے ہوئی ہے یہ بات۔

سورپ نکھا۔ میں ٹہلتے ٹہلتے پنچ وٹی کی طرف جا نکلی دو چھوکرے وہاں مل گئے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ میری زبان سے نکل گیا کہ مہاراج ادھیراج سری راون جی کی بہن ہوں۔ بس غضب ہو گیا دونوں جھپٹ پڑے۔ بڑے نے آنکھ دی۔ چھوٹے نے جھپٹ کر ناک پر وار کیا۔ تلوار بجر کی طرح پڑی۔ اور میں بھاگی خاندان بھر کی ناک کو روتی اپنے درد و دکھ سے کراہتی بھاگی۔

راون وہ دونوں چھوکرے کون ہیں۔ ان کا نام رہنے کا مقام۔

سورپ نکھا۔ بڑا رام ہے چھوٹا لکھشمن۔ دونوں راجہ دسرتھ کے بیٹے ہیں۔ دنیا بھر سے ہیٹے ہیں۔ سوتیلی ماں نے اجودھیا سے نکال باہر کیا۔ چودہ برس کا بنباس دیا۔ دیکھنے میں تو چھوٹے ہیں۔ مگر بڑے ہی کھوٹے ہیں

راون۔ وہ اکیلے ہی ہیں یا اور بھی کوئی ساتھ ہے؟

سورپ نکھا۔ جو ساتھ ہے۔ اس کا حال نہ پوچھئے۔ چندے آفتاب چندے ماہتاب۔ نور کے سانچے میں ڈھلی ہوئی صورت۔ جواہرات سے جڑی ہوئی سونے کی مورت۔

دوہا

مورت پر موہت مدن صورت پر رت لوٹ
چندر سورج گھورت بدن رین دوس کی اوٹ
نین سین امرت بھری چین مین کو ویت
رکھ سنمکھ مکھ کمل کی بھنور باسنا لیت
مینا ایسے میں ہیں کیس ہیں سیس سمان
مارت سرگ ہیہ نین کو ورگ مین کے بان

چوپائی

راجو مکر کمل مرگ نینی اُتل روپ ساگر جل سینی
دیہہ سویت کومل ات گوری کوٹ بہان شوبہا رس بوری
سیندور سوہے مانگ بچ کیسے کارن بیچ لال آہ جیسے
سویت الذٹ بہاں چھب دہامن نکہت چندر ماں دیپک دامن
بیندی بہال ناگ من جوتی بدن آرن دشنن بھرے موتی
ترت اُفق ایسے ترت دیکہت مکھ سکھ کند
جاکی سیّاتیہ پران پریہ دھن وہ رگھو کل چند

راون۔ پیاری بہن یہ تو سب میں نے سنا۔ مگر تو نے کھر دوکھن سے کیوں نہ فریاد کی۔ وہ پل مارتے تو کچومر نکال ڈالتے۔ نیزوں پر

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سر اوچھالنے۔

سورپنکھا ہائے ہائے جب میں ان سے روئی۔ وہ لڑائی کو ڈٹ گئے اور سینا کے ساتھ آپ بھی کٹ گئے۔

راون ۔آہ تو نے ناک کٹائی۔ بھائیوں کی جان گنوائی! اچھا ٹھیر صبر کر دیکھ کیا کرتا ہوں۔ تو میرا نام راون جب جانکی کو لنکا میں لے آؤں رام کو آٹھ آٹھ آنسو بہاؤں۔

سورپنکھا۔ بھائی میں تمہارے چرنوں پر واری سیس مکٹ کے بلہاری۔ اگر جانکی کو لے آئے تو سمجھ لینا کہ میری ناک رکھ لی۔ اپنی دھاک رکھ لی۔

راون۔تم بیفکر رہو۔ میں گیا۔ اور جانکی کو لایا۔ اے لو اٹھا چلا۔

سین سانواں۔ راستہ

راون۔عقل حیران ہے۔ دماغ پریشان ہے۔ حیرت میں ہوں کہ رام کو کیا سمجھوں۔ کیا کہوں۔ کھر دوکھن سے سارے دیوتا ہچکتے تھے یہ ہما بھی آنکھ نہ ملا سکتے تھے۔ ایسے کال کو مارنا۔ تلوار کی ٹھاٹ اتارنا آدمی کا کام نہیں۔ رام ایشور ہیں۔ اس میں کلام نہیں۔ میں سمجھ گیا کہ مکتی کا زمانہ قریب ہے۔ نجات حاصل کرنے کا موقع نصیب ہے اس کو ہاتھ سے گنوانا بھول ہے۔ اے راون چل اب دیر فضول ہے۔ اور میں ساری رمز جان لوں گا۔ رام آدمی ہیں یا ایشور پہچان لوں گا۔

گانا

گھر سے برہمد وئے ہمشیر لئے جاتی ہے۔

رام کے سامنے تقدیر لئے جاتی ہے
رام ایشور ہیں تو ہر شکل سے بنجائیگا کام
غم نہیں گر کشش تیر لئے جاتی ہے
رام کے تیر کے ڈر سے نہیں گو دم لیکن
نوک کی میان میں شمشیر لئے جاتی ہے
رام انسان ہیں تو سینا کو اڑا لاؤں گا
جس کی کھینچے ہوئے تصویر لئے جاتی ہے
اے اُفق جوش عداوت سے تمنائے نجات
پاؤں میں ڈال کے زنجیر لئے جاتی ہے۔

سین آٹھواں۔ مکان ماریچ

مارِیچ ۔نیکی نیک راہ ہے۔ بدی بدراہ ہے۔ نیک نہیں جو وہ کپٹ راہ ہے زوف زوف۔ زوف اوس پہ جس کے دلمیں شک بغض کپٹ اور ڈاہ ہے۔ نیکی سے بھلائی ہے بدی سے برائی ہے۔ جو ہے مد جہان میں روسیاہ ہے۔ ٹھیک ٹھیک ٹھیک اس جگ میں ایک نیک ہی ہے جسکی واہ واہ ہے۔ بدی دُکھ کی مول ہے نیکی سکھ کی مول ہے۔ بدی جسکو کہتے ہیں گناہ ہے۔ دہن دہن دہن وہ پرانی جس کو اے اُفق ہمیشہ نیک چاہ ہے۔

راون۔ بھائی ماریچ۔ بھائی مارِیچ۔

ماریچ ۔خود بخود (ارے غضب ارے غضب۔ مار ڈالا اس آواز نے۔ ارے اس کو سمندر نے بھی نہ ڈبویا اب میں کیا کروں) ارے کون ہے بھائی میں تو ادھ مرا ہو رہا ہوں جان کھو رہا ہوں۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راون - آواز بھی بھول گئے - اچھا تم وہیں رہو تو میں اندر آجاؤں -

مارچ - ہاں ہاں آیئے قدم رنجہ فرمایئے - (خود بخود) ہمت تیرے کمبخت کی آج کہاں آکے مرا - البشر خیر کرے آثار بیڈھب ہیں -

راون کا آنا -

مارچ - آہا آپ تھے - آیئے آیئے میں نے آواز نہ پہچانی تھی - شاید آپکی آواز بدل گئی - یا برسوں کی ماندگی سے میرے سننے میں فرق ہو گیا - (خود بخود) اپنی چوٹ سینکنے کو کیسے آپہنچے)

راون - کیا تم بیمار تھے -

مارچ - اتنے برس چوٹ سینکتے ہو گئے - شکر ہے کہ آپ کا خون تو اونٹا -

راون - بھائی جس وقت میں نے سنا دوڑا آیا -

مارچ - اچھا تو تشریف رکھئے - کہئے کیوں تکلیف کی -

راون - کیا کہوں میں لنکا میں تھا تم یہاں - کھر دوکھن اپنے گھر میں کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی - اور بہن سروپ نکھا کی ناک کٹ گئی -

مارچ - ہاں کچھ اڑتی پڑتی میں نے بھی سنی تھی - مگر سمجھا تھا کہ گپ ہے - آپ فرماتے ہیں پھر بھی یقین نہیں آتا - کہئے تو کس نے بہن کی ناک پر وار کیا -

راون - رام کی حرارت نے لکھشمن کی شرارت نے -

مارچ - ہائے بھائی آپ نے کس کا نام لیا - ارے میں تو رام ہی کے ہاتھ سے مارا پڑا ہوں - میری بوٹی بوٹی کانپ رہی ہے - بدن پر جوڑی سی چڑھ آئی - البشر کے واسطے اب پھر نام نہ لینا -

نہیں تو پنجرے کا پنچھی تیلیاں توڑ کر اوڑ جائیگا -

راون - ہیں ہیں - بھائی ایسی وحشت - ایسی دہشت -

مارچ - ارے بھائی تم کیا جانو جسپر بیتتی ہے وہی خوب جانتا ہے تم نے نام لیا اور میری چوٹ اوپھر آئی - نس نس میں زہر سا چھٹک گیا -

راون - واہ رے ڈرپوک دیکھنا - کہیں چوہیا کے بل میں نہ گھس جانا - ارے عقل کی گٹھڑی رام تیرے دشمن میرے دشمن انیٹی چینی کے دشمن فقط سورپ نکھا کے سبب سے نہیں - ہائے ہائے انہوں نے میرے دو بازو بھی تو کاٹ ڈالے -

مارچ - اصلی بازو تو موجود ہیں اور دو بازو کہاں سے آگئے -

راون - بھائی یہہ تو یہ بازو سب پر بچھاور ہیں - ان کا کس کو خیال ہے رونا ہے کھر دوکھن کا ہائے وہ بھی مارے گئے -

مارچ - (خود بخود ابھی تو سری گنیش آئینہ ہوئی ہے) ارے سچ کہ بچہ تم بھی نہ بچو گے) ہائے بھائی کھر دوکھن بھی نہ رہے - ہم تو جیتے جی مر گئے - آیئے بھائی چلیں ہم اور آپ کہیں ڈوب مریں -

راون - عزیز بھائی جو ہونا تھا سو تو ہو گیا - زیادہ رنج فضول - اب ہم تم کو مل کر وہ کام کرنا چاہیئے جس سے کچھ کام بنے -

مارچ - ارے بھائی کام بننا محال - ایک بے پر کے تیر نے میرا یہ حال کر ڈالا کہاں آج کا دن اور کہاں جنک نندنی کے سوئمبر سے پہلے بسوامتر کے یگیہ کی رکھشا کے وقت میری دُردُشا - بھائی میری تو تلی تلی کانپتی ہے - میں اب اون کے سامنے نہ جاؤں گا - آپ بھی جائیں تو آگا پیچھا دیکھ لیں - اونچ نیچ سمجھ لیں -

راون - میں سب کچھ سمجھ چکا دیکھ چکا - اب سمجھنے دیکھنے کی پرواہ نہیں میں ہزار میں جاؤں گا - بیچ کھیت جاؤں گا -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مایچ آپ کو اختیار ہے مگر مجھے معاف ہی رکھئے۔
راون۔ جا لے جا لے حیا۔
مارچ جا لے جا۔ یہ بات چیت کیا۔
راون تجھے ذرا بھی حیا نہیں رہی۔
مارچ۔ آہ آپ کو بھی تو دیا نہیں رہی
راون۔ دیا کا نام نہ لے۔ حیا سے کام لے۔
مارچ۔ حیا دیا کا نرباہ آپ کے ہاتھ ہے رام سے آپ حیا کریں اور مجھ پر دیا
راون۔ تو کیا تو ساتھ نہ چلے گا۔ حیا سے کام نہ لیگا
مارچ۔ ساتھ تو ہاتھ پاؤں بھی نہیں جاتے۔ حیا بھی یہیں رہجاتی ہے۔
راون۔ بس خاموش سمجھ لیا۔ کہ رام کی طرف تیرا پانی مرتا ہے۔ الٹی پلٹی باتیں کرتا ہے۔ رہ تجھی سے پہل کرتا ہوں۔ خون سے ہاتھ بھرتا ہوں۔
مارچ۔ کیوں کیوں آپ اس قدر خفا کیوں ہوتے ہیں میرا قصور مجھے عذر کرنے کا مقدور۔ آپ جھلاتے ہیں۔ مگر یہہ نہیں فرماتے ہیں کہ آخر میں وہاں جا کر کیا بناؤں۔ کیا حکم بجا لاؤں۔ رام کے گلے پڑوں یا لچھمن سے لڑوں۔ تیر چلانا ہوگا۔ یا تلوار کے جوہر دکھانا۔
راون۔ لڑائی بھڑائی کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہ بنیں بازوؤں کی طاقت سارے ہیمنڈ کا سر توڑنے اور ہاتھ مروڑنے کو کافی ہیں۔ اگر تمہیں ہزار دفعہ غرض ہو تو ہرن بنکر چلو۔ ایسی چوکڑیاں بھرو کہ رام تیر کمان لے کر دوڑیں۔ تم اچھلتے کودتے رام کو تھوڑی دور لیجانا یہانتک کہ لکھشمن گھبرا کر چلدیں۔ جب سیتا اکیلی رہجائے گی۔ تو میری بن آئے گی۔ میں اسے فقروں میں اڑا کر لے جاؤں گا۔ اگر تم کو انکار ہے۔ تو دیکھو تمہاری گردن ہے۔ اور یہ تلوار ہے۔
مارچ مجھے کچھ عذر نہیں۔ آپ چلیں میں دس قدم پر ملا۔

راون تو میں چلا دیکھو دیر نہو۔
مارچ دس قدم سے پونے گیارہ ہوں تو میں گنہگا۔ آپ آگے بڑھئے میں آیا۔

راون کا جانا اور مارچ کا کہنا

بچہ جاؤ موٹے موٹے ہاتھ پاؤں کا کچومر نہ نکل جائے۔ تب کی سند وہ بوڑی مار پڑے کہ نانی دادی کے ساتھ چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔ سرگیند کی طرح لنڈھکتا پھرے۔ ہاتھ چیونٹیاں گھسیٹتی ہونگی۔ باون گز کی لاش کوے چیلوں کے پیٹ میں سواہا ہوگی۔ میں بھنگا۔ یہ رانڈ کا سانڈ۔ کہیں مسل کے راکھ دیتا تو اچار نکل جاتا رام ہی کے ہاتھ سے کیوں نہ مروں۔ اس کا بھی کام بنجائے اور اپنی بھی مٹی سوار تھ۔ ایک پنتھ دو کاج۔

گانا

کرنا چھما اے رگھونندن۔ جنک کماری ارچندن
رگھوکل نائک۔ جگت سہائک۔ سب بدہ لائک۔ سکھ دایک
دوکھن دوکھن دشٹ نکندن۔ سرمن بھاون۔ جگ بندن
اپنی ہی تانت کچھ دنا ہیں مانت۔ راون کو چت انستہرنا
چاہے جواب ہو۔ کیا ہی غضب ہو۔ مجھ کو پڑا بننا ہرنا
دم وہ دکھاؤں۔ قدم وہ دکھاؤں۔ ڈرم بھی دکھاؤں کہ بنجائے کام
ماروں وہ چھالیں جو دل کو سنبھالیں۔ جو سب کو رجھالیں۔ کہیں واہ رام
میں جادو کا ہرنا بن کے
اچھلوں گا کودوں گا کبھی گم کبھی ظاہر ہونگا میں چلونگا پھر دنگا ئن کے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

چاہے بوریں چاہے تاریں۔ چاہے بخشیں۔ چاہے ماریں۔ بس
میں ہوں سیا جیوں کے۔ کرنا . . . . . .

سین نواں پنچ وٹی

ہرن کا گذرنا

گانا

سیتاجی۔ مَن ہَرن ہرن جیہ بھاوے سنگوئی لبہاوے۔ سب انگ سُہاوے
نئے ڈھنگ دکھلاوے۔ اٹھلاوے۔ مٹھلاوے۔
مرگ ورگ سَم چَلت چھم چھم۔ جیہ کو سوہے۔ دل ٹٹو ہے من کو موہے
گھُوم گھُوم کے جہُوم جھُوم کے۔
مرگ چنچل ورگ سم ہے سُم جیسے نوچند
ہرکت نِرکھت چال پوجن۔ جیہ راہوت آنند
صورت دکھلائے سرت بسرائے مورت ورسائے نرت من بھائے
من . . . . . .

نثر

پتی پرمیشر سری رگھوکُل بھوشن ذرا دیکھئے کیسا من ہَرن ہرن ہے۔
سونے کی سنگوٹیاں۔ روئیں روئیں میں سجاوٹ۔ آہا کیسی
چوکڑیاں بھر رہا ہے۔ کسی کی چاپ سہنا تو درکنار۔ پتہ ہلا اور چھلاوے
کی طرح نظر سے غائب پلک جھپکنے پر پھر سامنے موجود مجھے تو بڑا پیارا
معلوم ہوتا ہے۔ تیرہ برس گذر گئے کبھی کسی چیز کو دل نہ للچایا۔ آج اس
ہرن پر جی لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ آپ اسے پکڑ لاویں تو پال کر سال

بھر جی بہلاؤں۔

رامچندر۔ پیاری آجاؤ سنسان جنگل ہے آدمی کی بو باس نہیں قدم قدم پر راکشس
چپّے چپّے پر نشاچر۔ نہ جائے ہرن ہو چھلاوا ہو۔ کون ہو تمہیں ایسی
باتوں کی طرف دھیان دینے کی ضرورت کیا۔ جنگل کی سیر دیکھو۔

سیتاجی۔ سوامی بہت درست۔ اچھّا فقرہ بنایا جو شیر کو لومڑی بنائے جس کے
ڈر سے چیتا۔ بھیڑ۔ بکری بنجائے۔ وہ ایک ہرن کے پکڑنے میں
کچیائے۔ کیونکر بات عقل میں آئے۔

رامچندر۔ میں یہ ہرن کیا باون ہزار ہرن پکڑ دوں۔ زنجیر میں جکڑ دوں
اچھّے اچھے مرگ چھالے پٹے پڑے رہیں۔ آنکھوں کے سامنے
ہرن ہی ہرن کھڑے رہیں۔ مگر پیاری موقع دیکھو محل دیکھو۔
اونٹ دیکھو اونٹ کی گل دیکھو دشمنی کا بیج بو گیا فساد برپا ہو گیا
کیا جانے یہ سچ مُچ آہو ہے یا کوئی جادو۔ اسکو جانے دو چھلاوے
دکھانے دو۔

سیتاجی اتنے دنوں میں لاکھوں مرگ آپ کے بانوں سے مر گئے۔ اچھّے
سے اچھے ہرن نظر سے گذر گئے۔ کبھی خیال نہ کیا سوال نہ کیا آج
منحوس دن تھا۔ کہ یہ ہرن دیکھ کر دل مچل گیا۔ حرفِ سوال
زبان سے نکل گیا۔

رامچندر۔ میں تمہارے بھلے کو کہتا تھا تم بُرا مان گئیں۔ ذرا سے ہرن کے
لئے دل چھوٹا کرنا مجھے کسی طرح گوارا نہیں اگر تمہیں ناگوار ہے تو لو یہ
تیر ہے وہ شکار ہے۔

(رام چندر جی کا ہرن کے پیچھے جانا)

آواز۔ ہائے لکھشمن وائے لکھشمن۔ آہ آہ جان پر بنی ہے جلدی آؤ آخری
وقت دیکھ جاؤ۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سیتا جی - لکھشمن ہیں - یہ سوامی کی سی آواز کیسی - کچھ سنا -

گانا

سیتا جی کان میں گونجت سینوں - کان سے پر بھو ٹیر -
چرن درس دینے نہیں - اتنی بھئی ہے دیر
جاؤ لچھمن جی کہیں دیکھو تمہیں بپت ہیں ناتھ ہمارے

لکھشمن آج جنک نندنی دھیان کیا ہے آپ کو وہم کیا ہے - آپ کو گمان کیا ہے آپ کو -

سیتا جی - جلدی سے جاؤ لے آؤ - وہ مکھ دکھلاؤ - وہ پدورساؤ پیارے جاؤ . . . . . .

نثر

لکھشمن - آواز تو بھائی کی سی سنی - مگر اصل میں بات اور ہے میں جانتا ہوں کہ ہرن مر رہا ہے فریاد کر رہا ہے -

سیتا جی - یہ ایک ہی کہی - اب میں سوامی کی آواز نہیں پہچانتی - اتنا بھی نہیں جانتی کہ کس کی آواز ہے - سونے ہے باساز ہے مصیبت کا وقت ہے - جاؤ دکھ ہٹاؤ -

لکھشمن آپ اس وقت کہاں ہیں - کیوں بدگمان ہیں - بھائی پر آنچ آئے تو آکاش پاتال اور پاتال آکاش ہو جائے - کسی کے مُنہ میں دانت نہیں جو اون کے منہ آئے - منہ آئے تو منہ کی کھائے

سیتا جی - ایسے سعادتمند - ایسے دانشمند - پھر بھی مجھ کو ٹالے بالے بتاتے ہو بھائی کے دکھ بٹانے سے کراتے ہو - تمہیں بھائی کراہ کراہ کر پکاریں آوازیں ماریں تم کان میں تیل ڈالو - افسوس -

لکھشمن بھائی کی طرف کوئی آنکھ اٹھائے تو اُسی دم ڈھیر ہو جائے وہ شکار لاتے ہونگے - آپ ناحق اداس ہوتی ہیں بدحواس

ہوتی ہیں - مجھے جانے میں عار نہیں انکار نہیں - جنگل میں جانا کیا محال ہے - صرف آپ کی تنہائی کا خیال ہے -

سیتا جی فقرے نہ بناؤ - باتوں میں نہ بھلاؤ - تنہائی میں مجھے کون کھا جائیگا یہ کیوں نہیں کہتے کہ مجھ سے اٹھا نہ جائے گا -

لکھشمن - آپ ماتا کے برابر - آپ کا کہنا سر آنکھوں پر - حکم ٹالوں - تو گناہ آگیا نہ پالوں تو روسیاہ - خیر - چرن رج ماتھے پر لگاتا ہوں - جاتا ہوں - مگر جب تک لوٹ کر نہ آؤں (لکیر کھینچ کر) اس لکیر سے باہر قدم نہ نکالئے گا - اتنا میرا کہنا نہ ٹالئے گا -

سیتا جی - بہت اچھا - مگر دیکھو ذرا جلدی آنا - دیر نہ لگانا - میرے جان میں جان نہیں اوسان نہیں -

لکھشمن انہیں پیروں گیا اور انہیں پیروں آیا - آپ اڑے میں بیٹھے رہیئے - راہ میلی ہونے پائے تب کہیئے -

لکھشمن جی کا جانا

راون کا فقیر بن کر آنا

گانا

راون - من کر لے کچھ شبھ کرنی - بچ کرنی ہے پار اُترنی
منش جیو کو کون بھروسو - آئی گھڑی نہیں ٹرنی
جم جل اوپر جل کو بلا نیبوں ہیاں چل پروہرنی -
دھرم کرم نت نیم ہردے دھر - کارج کر شبھ کرنی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

اوم اوم کہہ روم روم سے کہہ کر پریم سمرنی
دھرم پنتھ میں چلب سُکھ ہے یہی مارگ دکھ ہرنی
مرن سہے کا ہوت پُجائے کال ندی بتیرنی
جو کرنا ہو آج ہی کر لے کال کال کیا کرنی
شبھ کارج میں ہے من مورکھ کا بہدرا بہرنی
جو سوانسا پرانی کو جیون بیدک ادہک برنی
واہی سَوَن نر کے جامہ پر نسدن چلت کترنی
کُو اوہیاں نہیں کا ہو کو۔ بند ہو مات پت گھرنی
اپنے مرے سُرگ سب دیکھت اُفق اور کا برنی

نثر۔ دھرم مورتی۔ منو کامنا سدھ۔ اشٹ سدھ۔ نوند پراپت سونیناں نندنی سب کارج سُپھل۔ پدوی اٹل سہاگ اچل رام کی راج دُلاری۔ دُودہوں نہاؤ۔ پوتوں پھلو جنک دُلاری تیری جے۔ تیرے شترؤں کی چھے راج رانی کل سے بھوکا ہوں بھوجن کی اچھیا ہے ابھی تک منہ میں دانا نہیں گیا۔ بارہوں ونڈا کا وشی ہے۔ تیرا جش سُنکر آیا ہوں۔ کچھ بھیک دے کلیان ہوگا۔

سیتاجی۔ مہاراج اور تو کچھ پاس نہیں کند مول پھل کہئے تو نذر کروں

راون۔ تتہیا سنسار کے تیاگیوں کو جیہ کے سواد سے کیا کام چھن بھوگ تجھ جان پڑتے ہیں۔ جو سامرتھ ہووے دے۔ کند مول بھی نہ ہووے تو نہ سہی۔ ایشر کہیں نہ کہیں سے کچھ اور دے رہے گا۔ ایک در بند ہزار در کھلا۔

سیتاجی۔ مہاتما جی میں نے کب انکار کیا ہے۔ لیجئے یہ کند مول پھل آپ ہی کے لئے ہیں۔

راون مائی تجھے تیرے ادوار چت کا پھل ملے۔ تو بڑی دانی ہے۔ دانی ہی نہیں جنک ایسے دھرماتما کی بیٹی ہے۔ وید شاستر کی باتیں بھی جانتی ہے اس سے اپنے من میں بچاوے کہ بھکاری کو بند ہی چتکی دینا اور چت ہے کہ نہیں۔

سیتاجی۔ آپ کا کہنا ٹھیک۔ مگر آج ایک سنشے کی بات ہوگئی ہے جس سے میرے دیور لکھشمن جی مجھے اس کنڈلی میں بٹھلا گئے ہیں۔ کہ باہر نہ نکلنا۔ جگہہ سے نہ ٹلنا۔ آپ یہیں سے کند مول قبول کیجئے بڑی کرپا ہوگی۔

راون۔ میں تو جنک نندنی سمجھ کر بھیک مانگنے آیا تھا۔ تمہیں دان دینے میں سوچ بچار ہے۔ تو اچھا رکھو میں اور دروازہ دیکھ لوں گا۔ وہیں جل پان کر لوں گا۔

سیتاجی۔ برہمچاری جی آپ بگڑیں نہیں۔ کرودہ نہ کریں۔ میں کنڈلی سے باہر قدم نہیں نکال سکتی لچھمن جی کی بات نہیں ٹال سکتی۔

راون جنک دلاری۔ رامچندر جی کی پیاری۔ بھاگوان دان دیتے وقت مین میکھ نہیں کرتے۔ بھدر ابھرنی پر دھیان نہیں دہرتے

سیتاجی۔ سادھو جی مہاراج۔ اچھا لیجئے آپ ہی کا کہنا مان لیتی ہوں باہر ہی آکر کند مول پھل دیتی ہوں۔

سیتاجی کا باہر نکلنا۔ راون کا اٹھا لینا

سیتاجی۔ ارے دشٹ تو کون ہے۔ ارے یہ چھل۔ اے پران پتی اے لکھشمن جتی جلدی آؤ مجھے بچاؤ۔ اس دشٹ سے چھڑاؤ۔ ہائے رام۔ ہائے رام۔ رام رام۔

راون کا سیتاجی کو لیجانا

سین دسواں۔ جنگل اوّل۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گانا

رامچندر آہا کیسا یہ مرگا مارا ہے۔
کیا ہی لگا بھرپور نشانہ۔ نشہ ہرن ہوا۔ چھیدا بھیدا۔ اک بان سے
گلا سونے سے سنگوٹی اس کی خوب مڑھی ہے۔ واہ ایک سے
ایک بڑی ہے۔ مرگ چھالا ہے اعلےٰ منہ سے دم تک سر سے سُم تک
سانچے میں نور کے سارا بدن ہے ڈھلا۔ آہا۔ . . . . . .

نثر

ایضاً ۔ کیوں کیوں لچھمن تم کہاں۔ خیریت تو ہے۔ سیتا جی کو کس کے
بھروسے پر چھوڑ آئے۔

لکھشمن آپ کچھ سوچ نہ کریں۔ کسی بات سے نہ ڈریں۔ میں پہرہ کر آیا ہوں
حفاظت سے بھی بھر آیا ہوں۔

رامچندر ۔ ایسے ہوشیار۔ سمجھدار۔ اور اتنی بڑی بھول۔ چوکی بھی بیکار۔ پہرہ
بھی فضول۔ جہاں دشٹوں کا گھراؤ۔ نیچوں کا جماؤ۔ وہاں اکیلی
عورت کا کہاں بچاؤ۔

لکھشمن ۔ میں تو آتا ہی نہ تھا۔ قدم اٹھاتا ہی نہ تھا۔ سیتا جی ضد پر اڑ گئیں
ہٹ پر اڑ گئیں۔ میرا کیا قصور۔ المجبور۔ معذور

رامچندر ۔ وہ عورت ذات۔ تم واقف حالات۔ تم سمجھ لو کہ تم سے تعجب کی
بات ہوئی ہے کہ نہیں۔ سیتا جی کی تنہائی واہیات ہے کہ نہیں۔

لکھشمن ۔ بھائیصاحب اپنی جان بھر میں میں نے برائی نہیں کی۔ مانا جانکی سے
بے اعتنائی نہیں کی۔ انہوں نے ایک آواز سن پائی۔ کہ دہائی
لچھمن دوڑو۔ چولا چھوٹ رہا ہے۔ بس وہ مضطر ہو گئیں۔ میرے
سر ہو گئیں کہ جاؤ بھائی کو بچاؤ۔ لاکھ سمجھایا۔ بھید بتایا لیکن

انہوں نے ایک نہ مانی۔ اپنی ہی تانی۔ اوگھٹا پیچھوں سے خوب
لتے لئے۔ کھری کھری سنا کر خوب طعنے دیئے۔ آخر قدموں
پہ سر رکھا۔ چھاتی پر پیھر رکھا۔ اس لئے فکر غیر ضروری ہے
مگر چوکسی پوری ہے۔

رامچندر ۔ بے شک کوئی فکر کی بات نہیں ہو سکتی مگر کیا کہوں۔ میری
بائیں آنکھ پھڑکتی ہے۔ بائیں آنکھ کا پھڑکنا علامت ملال ہے
کہیں آنسو نہ نکلیں یہ خیال ہے۔

لکھشمن اعضا یوں ہی پھڑکا کرتے ہیں۔ مگر اس سے کہیں عقلمند
ڈرتے ہیں۔ میرا پہرہ سنگین ہے۔ اس سے خیر و عافیت
کا یقین ہے۔

رامچندر ۔ اچھا جب تمہیں اطمینان ہے تو مجھے کیا خلجان ہے چلو۔ بڑھو
سیتا جی راہ تکتی ہوں گی۔ آنکھیں انتظار میں تھکتی ہوں گی۔
اکیلے دل گھبراتا ہوگا۔ تنہائی سے جی اکتاتا ہوگا۔

رام لچھمن کا جانا

سین گیارہواں پیچ دتی

رامچندر لچھمن جی سیتا جی کو کیا کہیں اور جگہہ بھلا گئے تھے وہ یہاں سے
تو نظر نہیں آتیں۔

لکھشمن میں تو یہیں بھلا گیا تھا کہیں یہاں سے اور جگہہ تو نہیں اٹھ بھٹیں

رامچندر ۔ چلو بڑھو۔ دیکھیں کیا حال کیا معاملہ ہے۔

گانا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

جانکی نہیں ہے خیر — سیتا گئی کہاں دل ہے بیتاب
جیسے ہو ماہی بے آب — آگ پر جیسے ہو سیماب
اُف ری بے تابی دل — ہے سخت اضطراب
ہے سخت اضطراب — ہے سخت اضطراب
اُف . . . . . .

نثر

ہائے سیتا جی تو غائب ہو گئیں۔ یہاں سے کھو گئیں۔ غضب ہو گیا نہ جانے کیا سبب ہو گیا۔ لکھشمن! میں نے نہ کہا تھا۔ کہ میرا ماتھا ٹھنک رہا ہے۔ دیکھو بائیں آنکھ کا پھرکنا بے اثر نہیں۔ فکر و تردد سے مفر نہیں۔ ہائے جنک دُلاری۔ ہائے سونیناں کماری۔ میں اونچ نیچ سمجھاتے سمجھاتے ہارا۔ سر ٹپک مارا۔ کہ جنگل کا معاملہ ہے۔ چودہ برس کا فاصلہ ہے۔ تم نے ایک نہ مانی ساتھ چلنے ہی کی ٹھانی۔ دیکھ لیا کہ اس کا کیا پھل ملا۔ کیسا گُل کھلا۔ اب میں کیونکر جیوں گا کب تک غم کے آنسو پیوں گا۔ میں کیسے دل کو سمجھاؤں۔ کسے کلیجہ چیر کر دکھاؤں۔ پران پیاری جنک دُلاری دُکھڑا دُور کر دے۔ مکھڑا دکھلا کر مسرور کر دے۔

لکھشمن آپ نے جو راستے میں فرمایا۔ وہی آگے آیا۔ بات بگڑ گئی۔ اطاعت گذاری الٹی پڑ گئی۔ فرمانبرداری زہر ہو گئی۔ قہر ہو گئی حکم پر چلنا کھل گیا۔ ہوم کرتے ہاتھ جل گیا۔ بھائی صاحب کلنک گوارا نہیں۔ روسیاہی برداشت کرنے کا یارا نہیں۔ دل صدمۂ ندامت سے کراہتا ہے۔ منہ نہ دکھاؤں یہی جی چاہتا ہے۔ اجازت دیجئے کہ دل کی آگ بجھاؤں۔

کلنک مٹاؤں (خود بخود) (مگر لچھمن اس وقت دم توڑنا رفاقت سے منہ موڑنا ہے۔ دنیا کہے گی۔ کہ بھائی کو مصیبت میں چھوڑ دیا۔ اس سے مجبوری ہے۔ ماتا جانکی کا پتہ لگانا سب سے ضروری ہے) بھائی صاحب چلیں۔ ذرا اِدھر اُدھر تو دیکھ بھال لیں۔ تلاش کا ارمان نکال لیں۔ اگر کوئی لے بھی گیا ہو گا۔ تو یہیں کہیں ہونگے۔ دور نہیں ہوں گے۔

گانا

کیوں دُکھ رگھوکل ابھیرام
گُن گرام شوبھا دام یہ غلام۔ یہ غلام
ابھی ڈہونڈ لائیگا۔ جہاں ہوں گی پرّیہ سیّا
نہیں کھوجا سیّا کو تو پھر کیا کیا۔ کیا کیا
نہوں آپ پریشان۔ حیران ہر آن
حیدر مُکھ دکھلاؤں ابھی۔ دھیرج دہر ذیچ جیا
گُن گرام . . . . . .

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ڈراپ

باب دوم

سین اوّل۔ جنگل اوّل

گانا

جٹایو ۔ میں دانا نوانا پرانا سیانا جٹایو ہوں بکھشن کا سردار
چونچ ہے خنجر۔ نوکیں ہیں شہپر پنجے شیر پنجے سے ہیں خونخوار
پر وبال ہیں ڈھال ہیں ناخن بھالا۔ اڑے پنجرے کا پنچھی جو کر دوں میں وار
لگن سگن بچپن میں اڑ کر پہنچا تھا۔ سورج کے پاس اکبار۔
پرواز کہگراج گرڑ سے ہے اعلےٰ اور مرغ نظر سے سوا ہے رفتار شکر ہزار۔

راون و سیتا جی کا آنا

گانا

سیتا جی بشن مورت بیگ سُرت لو موری۔ نشچر چاپت لئے جورا جوری مرہے
جور جور کر دو آؤ۔ کر دوں۔ چوری

راون کیا رام کیا رام بنباسی۔ سنیاسی پیاری صورت بھول سرت بھول
بن نہ ان کی داسی۔ میری جان۔ میری پران۔ کیا ہے دھیان۔ کہنا مان

سیتا جی ۔ او بے شعور۔ مغرور۔ تیرے منہ میں آگ لگاؤں۔ زبان گرم چمٹے
سے چھکاؤں۔ پران پتی کی شان میں یہ گستاخیاں۔ گز بھر کی زبان

راون او بد لگام ترش کلام۔ تو میرے پنجے میں گرفتار اور پھر یہ طرز گفتار
رام کی یاد بھول۔ نالہ و فریاد فضول۔ لنکا پہنچکر اپنا ٹھاٹ باٹ
دکھاؤں گا۔ سب رانیوں کی سرتاج بناؤں گا۔

سیتا جی ۔ آگ لگے تیری لنکا کو تیرا منہ جھلس جائے۔ عورت ذات جان کر کلیجے
میں نشتر چبھوتا ہے۔ بانین بنا بنا کر کرموں کو روتا ہے۔ تو سہی
رام کا بان ہو اور یہی تیری زبان ہو۔

راون ۔ احسان فراموش۔ خاموش۔ پھر وہی طرز گفتار۔ مار دوں تلوار

سیتا جی ۔ میرے جیون پران۔ رکھو کل یہاں جلدی آؤ۔ اپنی جانکی کی جان
بچاؤ۔ یہ دشٹ باتوں میں زہر گھول رہا ہے۔ سر پر تلوار تول رہا
ہے آہ۔ آہ۔

جٹایو جو تڑپاتی ہے دل کو یہ صدائے ناز کس کی ہے۔ کلیجے پر ہے جس سے چوٹ یہ آواز کس کی ہے
ارے یہ نالۂ جگر خراش ہے جس سے دل پاش پاش ہے معلوم نہیں
کون ننھی سی جان مصیبتوں میں گھر رہی ہے۔ نہ جانے کس مظلوم
کے گلے پر کند چھری پھر رہی ہے۔

سیتا جی ہائے اس دشٹ نے مجھے جھانسے میں پھانسا۔ کوئی مددگار نہیں غمخوار
نہیں۔

جٹایو ۔ او ستمگار۔ جفا شعار۔ کیوں کسی کو ستا رہا ہے طاقت جتا رہا ہے

راون ۔ او ناکارہ۔ تیرے باپ کا اجارہ ہے۔ جانتا نہیں کہ میں راون
ہوں۔ اندر میرا کھلونا ہے سورج چاند دروازے پر جھاڑو دیتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ہیں تجھے کیا کام - جا -

جٹایو - موٹے موٹے ہاتھ پاؤں پر نہ اترا - سر ہوں گا - تو دو چوٹوں میں سیدھا کر دوں گا -

راون - مٹھی بھر پروں پر اتنا گھمنڈ - بس بیٹھ جھونجہ میں انڈے سہے

جٹایو - بس لنڈوری دم نہ ہلا - چونچ سمبھالے رہ - بہت پر کٹی نہ اوڑا - ابھی لات مار دوں - تو پوٹا پھٹ جائے - بس یہاں سے اُڑ اور سیتا کو یہیں چھوڑ -

راون - بیٹھ اُلّو کی دُم فاختہ - مرغی کی ایک ہی ٹانگ کہے جاتا ہے لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا - میں راون مجھ سے بدزبانی - جنگل کی کلچڑی وہ بھی گنجی - اور بُلبُل کے آگے نواسنجی کہتا ہوں ابھی لوٹن کبوتر بنا کے رکھ دوں گا -

جٹایو - جنگل میں مورنا چاکس نے دیکھا - بہادری تب تھی کہ ہم ایسوں کے سامنے سیتا پر کمپا لگاتا - اب بہی کہاں جاتا ہے - اگر پیٹ کا دانہ نہ اگلوایا - تو بات ہی کیا ہے -

راون - بس بے پر کی نہ اڑا - میری سونے کی چڑیا چھین سکے - کس کا دست و بازو میرے سامنے پنجے ٹیکنے کا خیال چھوڑ -

جٹایو - اب تو میرے پنجے سے نکل سکے محال - میرے ہوتے یہاں پرندہ پر مارے تو پُرزے ڈھیلے کر دوں -

راون - بس زیادہ چیں چیں نہ کر - یہ دیکھ گردن حلال

لڑائی - راون کا گرنا

جٹایو - ابے دیکھا بے وال کے بُودم - میں نہ کہتا تھا کہ سامنا نہ کر - آخر انڈا ڈھیلا ہؤا کہ نہیں -

راون - ہائے کمبخت نے مار ڈالا - اُف پسلی پسلی چُور ہو گئی - اچھا ذرا سانس آئے دم سمائے تو مزہ چکھاؤں گا - لیجا سیتا کو -

جٹایو - چپکا پڑا رہ - نہیں تو پنجرے کا پنچھی اڑا دوں گا -

جٹایو کا سیتا کو لیجانا

راون - ہائے مار ڈالا - جس جنگل میں میرے اتنے بھائی بند تھے - اس میں آج کانی چڑیا بھی نہیں - نہیں تو آج مٹھی بھر پروں کی یہ طاقت کہاں تھی

جٹایو - بچہ پڑے پڑے پھڑکو -

راون - تو مجھ کو بالکل مردہ ہی سمجھ رہا ہے - سنبھل میں اُٹھا -

لڑائی ہونا اور جٹایو کا گرنا

راون - ہت تیرے کی - میں نے کہی تھی - اب تو پڑے پڑے سینک - بڑا جٹائی کا بچہ بن کے چلا تھا - کام تو ابھی تمام کر دیتا - مگر کیا پگنا مارے مگہنا ہاتھ - تو تو قسمت کو رو - میں چلتا دھندا کرتا ہوں -

سیتا جی - بھگت جٹایو - تم سے میں کبھی اُرن نہ ہوں گی - تم کو بڑی تکلیف ہوئی - میں تو مجبور ہوں - پران پتی ہی تمہاری سہایتا کریں گے -

راون کا سیتا جی کو لیجانا

اور رامچندر و لچھمن کا آنا

گانا

رام ہیں سیّا کے غم میں ایسی میری اشکبار آنکھیں
کہ ندی نہ یوں بہائیں ہوں اگر ہزار آنکھیں -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ہرن ایسا نشہ ہوتا نہ حواس ہوتے یوں گم
ہرن آہوئے نظر سے جو نہ کرتا چار آنکھیں
غضب آہوے طلسمی نے کیا نظر پہ جادو
کسی ماہ وش کی ایسی نہیں سحر کار آنکھیں
نہیں پاش پاش دل ہی غم و رنج سے الم سے
ہے جگر جو پارہ پارہ تو ہیں زار زار آنکھیں
نہ چلی ہرن سے کچھ بھی افق آہوئے نظر کی
جو شکار کی سمائی ہوئیں خود شکار آنکھیں

رشر اے جنگل کے برکھشو۔ تم نے جنک ننس کی کلپ لتا کہیں دیکھی۔ آہ جس برکھش پر میرے من کا پنچھی بسیرا لیتا تھا۔ وہ آج یہاں سے اوجھڑ گیا۔ میری زندگی کی جڑ کٹ رہی ہے۔ تمہیں اپنے پھولوں پھلوں کی سوگند پتا ہو تو بتا دو۔ اے بن کے ہرنو۔ ہرنو کی پیاری ہرنیو۔ تم میں سے کسی کو سیتا ہرن کی خبر ہو تو بتا دو۔ کہیں اپنے ایسی آنکھوں والی کو جاتے تو نہیں دیکھا۔ کوئی ایسی مرگ نینی کو تو نہیں آنکھوں سے آنسو بہاتے دیکھا جس کی چال دیکھ کر ہرنوں کا نشہ ہرن ہو جاتا ہے۔ آہ ادھر سے وہ مرگ گامنی تو نہیں گذری جس کے بالوں سے مشک کی لپٹیں آکر جنگل مہکا رہی تھیں۔ اے جنگل کے پکھشیو میری سونے کی چڑیا کوئی اڑا لے گیا۔ میرے پنجرے کا پنچھی پھڑپھڑا رہا ہے۔ تمہیں گرڑ کی پدوی دونگا۔ کاگ بھشنڈ تمہارے جش گائیں گے۔ سرستی کا مور برہمانی کا ہنس تمہارے پاؤں چھوئے گا۔ ذرا بتا دینا کہ میری کوکل بھی کہاں گئی۔

لکھشمن ۔ ہائے بھائی کہیں مانا جانکی کی باس نہیں۔ ہائے سیتا جی گذری۔ تو

ادھر ہی سے۔ مگر افسوس کسی پکھشی نے بھی ہمارا پکش نہ لیا۔ سب جیو جنت جی چرا گئے۔ برکشوں نے بھی ہوا بتائی آہ کوئی پتہ بھی پتا نہیں بتاتا۔ کوئی بے زبان بھی زبان نہیں ہلاتا۔

گانا

گئیں سیتا نہیں معلوم کہاں رو رو کر
پیچھے دشمن کے پڑا ہاتھ نہ کوئی دھو کر
نوک مژگاں کا نہ جنبہ ہوا خارستاں میں
رو کا جھاڑی نے بھی ظالم کو نہ کانٹے بو کر
اولجھی سنبل بھی نہ زلفوں کی طرفداری میں
سرو نے بھی پئے قامت نہ لگائی ٹھوکر
عوض ان آنکھوں کے اٹھا نہ ہرن بھی کوئی
نہ لڑے دیدۂ نرگس بھی مقابل ہو کر
بولی سوسن بھی دہن کی نہ ہوا خواہی میں
نہر کی لہروں نے بھی غم نہ کیا رو رو کر
اے افق ہوش ہیں دشمن کو اسے لانا تھا
کی بڑی سبزۂ خوابیدہ نے غفلت سو کر۔

جٹایو ہائے رام۔ آہ رام۔ ارے رام ے
ہے مرغ جاں طپاں قفس جسم زار میں
ہاتھوں کے طوطے اڑنے لگے انتظار میں
وہ اضطراب ہے کہ نہیں بال بھر بھی فرق
لوٹن کبوتر اور دل بیقرار میں

رامچندر کسی کی درد بھری آواز دل کو تڑپا رہی ہے۔ منتا کدھر سے آرہی ہے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

لچھمن۔ جی ہاں۔ مگر میرا دھیان دوسری طرف تھا۔ میں نے اِدھر اُدھر کچھ خون کی چھینٹیں دیکھی ہیں۔ میری جان اُڑ رہی ہے۔ کہ زمین پر یہ لہو کے دھبے کیسے۔

رامچندر۔ (دھبے دیکھکر) ذرا قدم اٹھانا۔ خون دیر کا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی سے لڑائی ہوئی ہے۔

جٹایو۔ مہاراج کب سے راہ دیکھ رہا ہوں۔ سانس اوکھڑنے کو ہے۔ جلدی درشن دیجئے۔

رامچندر۔ تم کون ہو بدن لہولہان کیوں۔ کس نے زخمی کیا۔

جٹایو۔ جٹایو ہوں۔ آپ کی بھگتی نے جنم سپھل کیا۔ راون مہارانی سیتا کو لئے جاتا تھا میں نے روکا ٹوکا۔ سیتا ماتا کو چھینا۔ مگر پھر ہارا۔ راون نے تیروں سے مارا۔ درشنوں کی آس نے آنکھوں میں دم اٹکا رکھا تھا۔ اہو بھاگ چرن دیکھنے کو مل گئے اب دم توڑتا ہوں جسم چھوڑتا ہوں۔

رامچندر۔ مایوس نہ ہو ابھی جسم میں رُوح پھونکے دیتا ہوں۔

جٹایو۔ بس آپ کی کرپا چاہیئے۔ آج کا سا دن مجھے پھر کب ملے گا۔ چرنوں کے سامنے کی مکتی چھوڑ کر اور وقت کی موت چاہوں۔ ایسا نا سمجھ نہیں۔ چرن دیکھ لئے بس اب رخصت۔ (جٹایو کا دم توڑنا)

گانا

رام لچھمن۔ زندگی کا کچھ بھروسہ دارِ فانی میں نہیں
بلبلے کو ایک دم کی آس پانی میں نہیں
نہ کسی کا جہاں میں قیام رہا — یہ دو روزہ مسافرخانہ ہے
جو عدم سے وجود میں آیا تھا کل — وہی آج عدم کو روانہ ہے
آگے پیچھے سب بڑے چھوٹے ہیں راہی عدم

کوئی طفلی میں نہیں اور کوئی جوانی میں نہیں
پئے گل نہ خزاں ہے نہ ہے گلچین — پئے صید نہ دام۔ نہ دانہ ہے
جسے زندگی کہتے ہیں لوگ افق — وہ قضا کا خود ایک بہانہ ہے

سین دوم۔ مکان سوری

گانا

سوری۔ کب رام لکھن دو اُو بھائی درس دکھلائینگے یہاں آئینگے۔ چرن رسائینگے من بھائینگے۔ دل کو لبھائینگے۔ نہیں تھکتی ہوں میں۔ راہ تکتی ہوں میں آؤ آؤ دکھاؤ پدکمل۔ چرن پکھاروں۔ رج سر دھاروں۔ تن من واروں جنم کو سدھاروں۔ نرس کب کھائیں گے۔

رام لچھمن کا آنا۔

رامچندر۔ تم نے ایک انجان کی پرسنشا کی۔ دھنباد۔

سوری۔ میں آپ کی داسی۔ داسی کو دھنباد

رامچندر۔ کیوں نہیں تمہاری بھگتی ہی ایسی ہے۔ مجھے اس وقت سارا دکھ درد بھول گیا۔

سوری۔ آپ کو یہہ دُکھ درد کیسا۔

رامچندر۔ کیا کہیں پتا جی کا بچن رکھنے کو۔ ماتا کیکئی کی ہٹ سے بن کو آئے تھے لکھشمن جی ہمراہ۔ سیتا جی ساتھ تھیں۔ تیرہ برس خریت سے گذر گئے۔ اب کوئی راون سیتا کو ہر لیگیا۔ اونہیں ڈھونڈھتے کھوجتے ادہر آ نکلے۔

سوری۔ ارے وہ سیتا جی ہی تھیں۔ جن کو راون لئے جاتا تھا۔ میں نے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بھی اُڑنی پڑتی خبر سُنی ہے۔ مگر یہہ نہ جانتی تھی کہ ہماری بھگت ماتا ہیں
اچھا آپ یہاں براجیں۔ کچھ جل پان کریں۔

رامچندر و لچھمن جی کا بیٹھنا

سوری۔ کچھ میٹھے میٹھے بیر حاضر ہیں۔ ایشور کی کرپا سے آج ساری محنت سپھل ہوئی۔

لچھمن یہ بیر کترے ہوئے کیسے۔ کسی کے جوٹھے تو نہیں۔

سوری۔ مہاراج کے لئے چاکھ چاکھ کر رکھے ہیں کہ کوئی کھٹا نہ ہو۔

رامچندر۔ آہا بڑے میٹھے بیر ہیں۔ ہونٹ بند ہگئے۔ لو لچھمن جی ذرا دیکھو کس مزے کے بیر ہیں۔

لچھمن۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھے ایسی چیزوں کا مزہ نہیں آپ ہی کھائیں

رامچندر۔ یہ سمجھ کر نہیں کھاتے کہ یہہ جوٹھے ہیں۔

لچھمن۔ یہ خیال کیوں ہونے لگا۔ آپ جب کھا چکے تو میں پہلے کھا چکا۔

رامچندر۔ ان کو جوٹھے بیر نہ سمجھو۔ انمیں سچی بھگتی کا رس بھرا ہوا ہے تم ان کا نرادر کرتے ہو۔ یہ وہ پھل ہیں جن کی گٹھلی کسی وقت امرپھل ہوگی۔ اور رس امرت

لچھمن۔ نہیں بھائی صاحب نہیں۔ میرا دل ہی اس وقت نہیں چاہتا اگر یہہ نہ ہوتا تو کیا کسی بات سے انکار تھا۔

رامچندر۔ (سوری سے) تم نے بڑے میٹھے بیر کھلائے۔ واہ واہ۔ اب ہمیں دیر ہوتی ہے۔ اجازت دو اور بتاؤ سیتا جی کو راون کدھر لے گیا۔

سوری میں نے آنکھوں سے تو نہیں دیکھا۔ مگر اتنا جانتی ہوں کہ راون لنکا کا راجہ بڑا بلوان ہے۔ اندر تک اُس سے کانپتے تھرتھراتے ہیں۔ آپ پمپاسر پر جائیں۔ تو ٹھیک ٹھیک پتہ لگ جائے گا۔

رامچندر۔ پمپاسر کہاں ہے۔

سوری۔ یہاں سے بہت نزدیک۔

رامچندر وہاں پتہ کس سے لگے گا۔

سوری بندروں کے راجہ سگریو سے۔

رامچندر تو اچھا اب جاتے ہیں۔ تم نے بڑی مہربانی کی۔ دل خوش ہوگیا

سوری۔ آپ جائیے تو ہیں۔ مگر مٹی کے چولے سے نجات کی سبیل۔

رامچندر۔ تمہاری جیتے جی نارائن ہوگی اور کیا چاہتی ہو۔

سین تیسرا۔ رکھ موک نیپالپور

گانا

رامچندر آندھیاں گرد ہوئیں خاک اُڑائی ایسی۔
رو دیا ابر گھٹا رنج کی چھائی ایسی
پاؤں کی دیکھی نہ چھالوں نے تھکائی ایسی
جانتے ہی نہیں خار آبلہ پائی ایسی
دیکھ لیتیں اک نظر اے جانکی
کس قدر حالت بتر ہے جانکی

جگر کا غیر حال ہے دل اشک خون سے لال ہے۔ وبال سا وبال ہے ملال سا ملال ہے
ملتی تلاش سے بھی سری جانکی نہیں۔ میں جانتا ہوں خیر میری جان کی نہیں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

افسوس اب مجھی کو ہے وقت سے سامنا
مشکل تھی کون جو میں نے آسان کی نہیں

لچھمن - بھائی صاحب یہ ایک کنگن پڑا ہوا ہے۔ دیکھئے کہیں سیتا جی کا تو نہیں۔

رامچندر - معلوم تو انہیں کا ہوتا ہے۔

لچھمن - دیکھئے وہ جھمکا۔ آہا ایک چمپا کلی بھی پڑی ہے۔

رامچندر - بھیا تو یہ کس کے زیور ہیں۔

لچھمن - مجھے تو پہچان نہیں مگر عقل سے کہتا ہوں کہ انہیں کے ہوں گے جب وہ ادھر سے گذری ہیں۔ تب پتہ دینے کے لئے انہوں نے ضرور زیور پھینکے ہوں گے۔

رامچندر - شاید ایسا ہی ہو۔ مگر تم پہچانتے نہیں۔ اس سے شک ہے۔

لچھمن - لیجئے لیجئے اب میں پہچان گیا۔ کہ ماتا سیتا ہی کے زیور ہیں۔ وہ دیکھئے ایک پازیب۔

رامچندر - پازیب تم نے کیونکر پہچان لی کہ انہیں کی ہے۔

لچھمن - مہاراج میں پاؤں ہی کے زیور پہچانتا ہوں۔

رامچندر - تمہاری عقل پر آفرین۔

لچھمن - نہیں مہاراج عقل پر آفرین کی کوئی بات نہیں۔ سچ مچ میں نے اور زیور دیکھے ہی نہیں۔ اب تک ماتا سیتا کے چرنوں کے سوا میں نے ان کی طرف آنکھ بھی نہیں اٹھائی۔ اس سے صرف پازیب کی شناخت ہوئی۔

رامچندر - شاباش تمہیں اتنی بزرگی کا ادب۔ تمہاری سعادت پر آفرین عمر دراز زندہ باشید۔

سین چوتھا - پہاڑ

گانا

کورس - یہ ہے دل میں اُمنگ لڑیں بالی کے سنگ ڈھنگ کوئی ہو چاہے رنگ کوئی ہو - باتوں سے جھاڑیں - خوب لٹاریں - دن میں پچھاڑیں ہم دم سے کشتی میں سانس اوکھاڑیں - آئے تو یہاں ہم چہرہ جھٹ بگاڑیں - ہاں ہاں ہاں اٹکیں تو دھر تنکیں جھبلیں - دونوں کے دونوں کلے پہاڑیں - اک پل میں - بھرے دنگل میں - جیتا کہو دکے ابھی گاڑیں -

سگریو - مہابیر جی مہابیر جی ذرا دیکھنا - یہ دونوں جوان تیر کمٹھا چڑھائے ادھر کہاں آرہے ہیں - کہیں بھائی بالی کے جاسوس تو نہیں - اگر سچ مچ جاسوس ہی ہوں تو اشارے سے خبر کر دیجئے گا کہ یہاں سے کہیں اور جگہ کھسک بیٹھوں -

مہابیر - جاسوس تو نہیں معلوم ہوتے - مگر ہاں اپنا دل بھر لینا ضرور چاہیئے میں ابھی جاتا ہوں اور سب پتہ لگائے آتا ہوں -

(ہنومان جی کا رامچندر جی کے پاس آنا)

ہنومان - آپ کی یہ کشور آدستا یہ کسنی ننگے پاؤں اس جنگل میں کہاں پھر رہے ہیں - آپ کے چہرہ پر تیج برس رہا ہے - آپ کی صورت سورج چاند کو شرماتی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی بڑے راجہ کی آنکھ کے تارے ہیں - یہی نہیں بلکہ میرا تو دل بولتا ہے کہ ہو نہ ہو - آپ دونوں نرنارائن ہیں چاہے آپ چھپائیں - مگر میرے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

چولے کے اندر جو بول رہا ہے وہ کہتا ہے کہ آپ منش نہیں۔ کہئے تو کہاں سے بھولے بھٹکے آرہے ہیں۔ آپ کی یہ دشا کیوں۔ کوئی سبب ارادہ کہاں کا ہے۔

رامچندر - مترجی ہم اودھ دیش راجہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ میرا نام رام ہے۔ یہ لچھمن میرے بھائی ہیں۔ پتا بچن اور ماتا کیکئی کی آگیا مان کر بن میں آئے تھے۔ جنک نندنی ویدیہی ساتھ تھیں۔ اونہیں پنچ وٹی سے راون ہر لے گیا۔ ہم انہیں ڈھونڈھتے ہوئے یہاں آگئے اب آپ بتا دیں کہ آپ کون ہیں۔ (ہنومان جی کا پاؤں پر گرنا)

گانا

دھنیہ ہوانتر جامی

ہنومان جی - درس دیئے موہے نج کرپا سے — لکھشمی پت گن گرامی
پتا پون ہیں اور مات انجنی — میں بکرم ہوں سوامی
نین لوک میں نام بکھانو — پچھ جیون میں نامی
کوٹ کوٹ دیئے تارا فق سم — داس کُٹل کھل کامی
بانہ گہن کی باپ دہن کی
موسے ہو بھر لو حامی

نثر

آپ کا داس ہوں۔ اہو بھاگ جن چرنوں کے درشنوں کے لئے آنکھیں ترس رہی تھیں۔ وہ آپ سے آپ سامنے آگئے مہاراج آپ مجھ پر ہاتھ رکھئے میں سیوا کو حاضر ہوں۔ آج ہنومان کے بھاگ اودے ہوئے۔ آج بجرنگ بلی کا ستارہ اوج پر ہوا۔ آج مہابیر کی زندگی سپھل ہوئی۔ آج بنجنی نندن کو منہ مانگی مراد ملی۔ آپ کے چرنوں پر میرا سر ہے۔ جا تکی مہارانی

کو میں زمین کھود کر نکالوں گا۔ میں تو آپ کا داسی ہوں۔ مگر اکیلا نہ سمجھئے۔ راجہ سگریو آپ کا ہاتھ بٹائے گا۔ وہ بالی کا بھائی ہے بھائیوں بھائیوں میں لڑائی ہوئی۔ اس لئے اسکو بھی آپ ایسے شور بیر کی ضرورت ہے۔ چلئے میل مل گیا۔

رامچندر - سگریو کون۔

ہنومان - راجہ بالی کا بھائی۔

رام — کون بالی کہاں کا راجہ

مہابیر — بندروں کا سردار نپیا پور کا راجہ

رام — بھائیوں بھائیوں میں ان بن کا سبب

مہابیر - بالی کی زبردستی۔ طاقت کا گھمنڈ

رام - کیا وہ سگریو سے طاقت ور ہے۔

مہابیر - دونوں کی طاقتیں تو کانٹے کی تلی ہیں۔ مگر بالی کو وہ برتان ہے کہ کوئی چت نہیں کر سکتا۔

رام - وہ بردان کیا۔

مہابیر — بس یہی کہ مقابل کا آدھا زور اس کی طاقت میں شریک ہو جائے۔

رام — مگر آپس میں وجہ فساد۔

مہابیر — دُوندی راچھس کی جنگ

رام — جنگ کو خانگی فساد سے تعلق۔ ذرا تشریح کیجئے۔

مہابیر - دُوندی نے شکست کھائی۔ پہاڑ کی کندرا میں جان چھپائی۔ بالی نے پیچھا کیا۔ سگریو نے ساتھ دیا۔ بالی نے ایک مہینہ کی میعاد مقرر کر کے سگریو کو باہر چھوڑا۔ اور خود کندرا میں جا کر راچھس کا سر توڑا۔ جب کندرا سے خون بہا سگریو ہیں بھیرا رہا ۶ مہینے تک

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راہ دیکھ کر گھر آیا - اہل خاندان کو واقعہ سنایا - سب کو بالی کی وفات کا یقین ہؤا - ہر شخص اندوہگین ہؤا - سگریو کو تخت پر بٹھایا - انگد کو یوراج بنایا

رام انگد گون -

مہابیر بالی کا بیٹا -

رام ہاں پھر کیا

مہابیر بس کچھ دنوں بعد بالی آیا - سگریو کو تخت پر دیکھ پر جھلّایا مارا پیٹا - گھر سے نکلا -

رام بڑا ہٹ دھرم ہے - سگریو کا قصور ہی کیا تھا - میں تو سن کے حیران رہگیا -

مہابیر یہی نہیں - بلکہ سگریو کی استری بھی چھین لی -

رام - اُف - آہ - ایسا پاپ - چھوٹی بھاوج - بیٹی کے برابر اور اس پر تصرف رہا -

مہابیر جی ہاں - اور پھر اب بھی تاک ہی میں ہے - کہ سگریو کو پاؤں تو بوٹیاں چبا جاؤں -

رام - تو پھر یہاں کیسے بچاؤ ہے - یہ جگہ تو اُس کے گھر سے دور نہیں

مہابیر - جی ہاں وہ یہاں نہیں آسکتا -

رام - کیوں -

مہابیر - بردان -

رام کس کا

مہابیر ماتنگ رشی

رام بردان کیا -

مہابیر بس یہی کہ یہاں بالی آئے تو جل کر خاک ہو جائے -

رام یہہ کہئے مگر اس کا تو تدارک ہونا چاہیئے -

مہابیر - جی ہاں اب آپ تشریف لائے ہیں سب کام بن جائیگا -

رام - میں ضرور سگریو کو مدد دوں گا - آیئے چلیں - سگریو سے ملیں

(رام چندر جی کا جانا)

گانا

سگریو سوامی چرن کمل کو پکہاروں آؤ اؤ رج سیس پہ ہاروں
بل جاؤں گُن جاؤں تن من کو داروں سب کارج سنواروں
سارے دکھ نواروں - کل کو تاروں دُکھ شوک سب ٹاروں ارمان جی کی کاروں

ایضاً مہاراج نے بڑی کرپا کی - درشن دیئے - اس شکل سے صحرا نوردی کی وجہ -

رام سب حال ہنومان جی جانتے ہیں - جنک کماری - ویدہی کو راون ہر لیگیا اوس کی تلاش ادھر لے آئی - ہنومان جی کی بدولت آپ سے بھی ملاقات ہو گئی -

سگریو ارے کوئی ذرا پیلا دوپٹہ تو لادے جو اوپر سے گرا تھا -

بندر لیجئے مہاراج یہ حاضر ہے -

گانا

رام ہائے تازہ غم ہؤا - رنج پُرالم ہؤا - صبر کالعدم ہؤا - درد دل نہ کم ہؤا -
جاں اس رنگ طلائی پہ گنواتا ہوں میں
خون رُخ زرد پہ آنکھوں سے بہاتا ہوں میں
آنکھ سے زرد دوپٹے کو لگاتا ہوں میں
سُرخیٔ چشم پُرآشوب مٹاتا ہوں میں
جُروں سروں کہا کروں کیسے دکھ سہا کروں
پیاری ساڑی دیکھ کے غم اور تازہ غم ہؤا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سگریو - آپ کو اتنا رنج ذرا دل کو ڈھارس دیجئے اب یہاں آ گئے ہیں تو سمجھ لیجئے کہ سب کام بن جائے گا - میں اپنے مکان بہر مدد کے لئے تیار ہوں

رام میں کیسے صبر کروں - آپ بھی فکر میں پھنسے ہوئے ہیں - پھر کہئے کیا بھروسہ ہو -

سگریو میں جانتا ہوں کہ آپ پراکرمی ہیں - آپ کے دھنش بان دیکھتے میں سمجھ گیا - کہ یوں کیلے جنگلوں میں پھرنا ایسوں ویسوں کا کام نہیں آپ کو بہت کچھ پراکرم سامرتھ ہے - اگر آپ مجھے میرے بھائی بالی سے چھٹی دلا دیں تو سچ کہتا ہوں کہ مہارانی سیتا کے لئے جان توڑ کر کوشش کروں گی -

رام - اگر یہہ ہے تو لو کل ہی فیصلہ ہے -

سگریو - آپ کا فرمانا ٹھیک مگر ڈر ہے کہ اور لینے کے دینے نہ پڑیں - اس سے جو سامنے سات تاڑ کے درخت کھڑے ہیں - ان کو ایک بان سے چھید دیجئے -

رام - لو یہ نشانہ بھر پور -

سگریو - بس اب پریکشا ہو چکی - امتحان سے جی بھر گیا - بہت اچھا اب کل ہی بالی سے سامنا ہوگا -

سین پانچواں - مکان بالی

گانا

بالی - بالی کی سب سے نرالی ہے شان - میں نے بچھاڑے ہیں سب باوان
آیا جو لڑنے بھویں اپنی تان دوندی جس آن
کر کے لہو لہان چھوڑا لے کے جان
راون کو بغل میں داب لیا دم بھر نہ چین اُو سے دیا

واہ خوب کیا - ہاں واہ خوب کیا - . . . . .

سگریو کا آنا

سگریو - او بالی کچالی - بول کواڑے کھول -

بالی ارے یہ بھگے بیر کی آواز کہاں سے آئی - کیا موت گھسیٹ لائی

سگریو - کیا چھپا بیٹھا ہے - میدان میں نکل - آج ہی میرا تیرا فیصلہ ہے

بالی - او مچھر کیا بھنبھنا رہا ہے - لے میں سر پر آ گیا -

لڑائی ہونا

سگریو - ہائے ہائے مار ڈالا - کمبخت بجر کے سے ہاتھ ٹوٹ نہ گئے ارے پیٹھ کی ہڈی تڑک گئی

(بھاگ کر رامچندر کے پاس آنا)

رام کیوں کیوں بھاگ کیوں آئے -

سگریو ہائے ہائے آپنے ادھر مراکر دیا - میں تو چین سے بیٹھا ہوا تھا - آپنے بڑھاوا دیکر میری ہڈی چور کرا کے رکھدی - واہ بس دیکھ لیا - دوستی سے معاف رکھئے

رام - بھائی میں نے کیا کیا - تم دونوں بھائیوں کی ایک صورت میں بے سوچے سمجھے بان مار دینا - تو کیا ہونا - تم یہ ہار پہنکر جاؤ - پھر ایک چوٹ لڑو - میں بالی کو چت کئے دیتا ہوں -

سگریو - جانیکو تو جاؤں - مگر ایسا نہو کہ اب کے گھونسے میں کام ہی تمام ہو جائے -

رام نہیں نہیں ادھر تم نے ہاتھ ملایا - اُدھر میرا بان بالی کے کلیجے میں بیٹھا -

سگریو - تو پھر چلا جاتا ہوں -

(بالی کا سگریو کو آتا دیکھکر)

بالی ارے بڑا بے حیا ہے - پھر منہ دکھایا -

سگریو - کیا میں بھاگا تھا - بھاگتے ہوں گے تم ایسے - فقط بدن کا پسینہ نکالنے کو چلا گیا تھا - ہزار چکر ڈنڈ پیلے - پانچہزار بیٹھکیں لگا کر آیا ہوں کہ ذرا بدن کھل جائے تب زور کروں

بالی (قہقہہ لگا کر) واہ رے بے شرم - اچھا لے اب بچ کے کہاں جاتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کشتی ہونا اور رامچندر کا بالی کو تیر مارنا

بالی ہائے یہ تیر کہاں سے کلیجہ پر بیٹھا۔ ارے سگریو تم نے بڑا دغا دیا۔ آہ دھوکے میں جان گئی۔ او تیر کے دھنی ذرا سامنے آ دیکھوں۔ تو کون ہے۔

(رامچندر کا سامنے آنا)

بالی واہ مہاراج واہ۔ آپ بڑے دھرماتما ہیں جنہوں نے مجھے دھوکے سے مارا۔ وہ آپ ہی روپ ہیں مگر ذرا یہ تو بتائیے۔ کہ سگریو میں کیا لعل لگے ہیں کہ آپ نے اس کی بیچ کر کے میری جان لے ڈالی۔ آپ نے ذرا سی مدد کے بھروسے پر دھرم کا پاس نہ کیا۔ مجھے آپ کہتے تو سیتا جی کیا۔ راون تک کو لنکا سمیت یہاں لا کر آپ کے سامنے کر دیتا۔ میں نے چھ مہینے تک راون کے سر پر چراغ جلائے وہ مال ہی کیا ہے۔

رامچندر دیکھو بالی بڑا ماننے کی کوئی بات نہیں۔ میں تمہارے سب ارادہ چھما کر دیتا۔ مگر تم نے چھوٹی بھاوج کے ساتھ ادھرم کیا۔ یہ کسی طرح گوارا نہ ہوا۔ شاستر کا بچن ہے کہ بہو بیٹی چھوٹی بھاوج سے ادھرم کرنے والے کو مار ڈالنا پاپ نہیں۔ یہ قابل گردن زدنی ہے۔

بالی ۔ مانا میں پاپی۔ ادھرمی۔ مگر مجھ ایسا بھاگوان بھی ہو سکتا ہے۔ رشی منی ہزاروں برس تپ کرتے ہیں۔ برت رکھتے ہیں۔ اُن کو آپ کے درشن کہاں نصیب۔ مرتے وقت زبان سے رام کا نام بھی نہیں نکل سکتا۔ میں دم توڑنے کو ہوں اور ساکھشات بشن بھگوان سری رام چندر جی میرے سرہانے کھڑے ہوئے کمل چرنوں کے آنند سے مکتی دے رہے ہیں۔

رام ۔ راجہ بالی مجھے تم پر ترس آتا ہے۔ ابھی ابھی کہو تو اٹل کر دوں

بالی مہاراج آپ مجھے زندگی کا لالچ دیتے ہیں۔ جس وقت سگریو دوبارہ لڑنے پہونچا ہے۔ میری پنچ کنیاؤں میں سے سرلیٹ رانی تارا نے کہدیا تھا۔ کہ بانہہ بل کا گھمنڈ نہ کرو۔ رام چندر جی سگریو کی مدد پر ہیں۔ جان بچنے کی آس نہیں۔ مگر میں جان بوجھ کر اکھاڑے میں اترا۔ کہ ایسی موت مرنا زندگی کی سب سکھوں سے ہزار درجہ اچھا ہے۔ آپ دم ٹوٹتے وقت میرے سامنے ہیں۔ میرا کیا بھاگ اُدوے ہے۔ اچھا مہاراج انگد آپ کے حوالے۔ اب رخصت۔ رام رام رام رام۔

بالی کا مرجانا اور زوجہ بالی تارا کا معہ انگد کے آنا گانا

تارا ۔ کال سوامی کا آیو۔ جی گنوایو۔ ہائے دیّا۔ ہے رام رمیا۔ میں راکھوں کیسے پران
اشکباری۔ آہ زاری بیقراری۔ ہائے ہائے لیتی ہے جان۔
پیا پیارے دُلارے ہمارے بیچارے سدھارے لگا ہے بان
ہائے ہائے ہائے ہائے
زندگی کا دنیا میں کوئی سہارا نہ رہا
میں سمجھتی تھی جسے جان سے پیارا نہ رہا
ہائے ہائے ہائے ہائے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ڈراپ

سین اوّل - دربار راجہ سگریو

گانا

درباری باجے باجے باجے آنند باجے - ساج نئے ساجے -
پنپا پور پر سورگ ایسی چھب چھاجے -
گدّی پر سگریو براجے - راجے سر پر تاج - لاجے لاجے اندر پوری کا راج
ات سندر چھب چھاجے باجے . . . . . .

لکھشمن - راجہ سگریو - یوراج انگد - مہارانی تارا - میں رگھوکُل شرومنی
سری رامچندر جی کی آگیا سے اس دربار میں شریک ہوا ہوں -
وہ اس سبب سے نہ مکمل چرن کا درشن دے سکے کہ چودہ برس
کے بن باس کا پرن ہے - بستی میں آنا مناسب میں بحیثیت
قائم مقام راجہ سگریو کا راج تلک کرتا ہوں - پنپا پور کا راج راجہ
بالی کا سنگھاسن انہیں مبارک - انگد یوراج اور تارا پٹ رانی
مجھے آشا ہے کہ سب پنپا پور باسی بڑے سہیل میل سے رہکر
اس راج کا آنند لوٹیں گے -

راج تلک کرنا

سگریو میں رگھوکُل شرومکٹ سری رام چندر آنند کند اور ان کے
بھائی سری لکھشمن جی کا دھنبا د کرتا ہوں - جنہوں نے مجھ ایسے

تُچھ کو راج سنگھاسن پر بٹھایا - میں ہمیشہ اپنے کو رگھوکل بنس کے سورج
اور اکشواک بنس کے چندر سریرامچندر جی اور سری لکھشمن جی کی سیوا کو
اپنا پرم دھرم سمجھوں گا - راجکمار انگد میرا جان سے عزیز بھتیجا میرا یوراج
اور راج کاج کا کرتا دھرتا - میں ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ
ہم سب کو دھرم پر اٹل رکھے - اور ہماری پرجا کو سب طرح کا سُکھ
دے - اور سب کا وہ پرن جو کہ میں سری رام چندر جی کی سیوا
اور مہارانی جانکی جی کی تلاش کے لئے زبان سے کر چکا ہوں - مجھے
آشا ہے کہ میرے سب منتری - سینا پتی - سینا کے سور بیر ہزار
جان سے میرا ہاتھ بٹا کر اپنی زندگی سوارتھ اور جنم سپھل کریں گے
بولو سری رام چندر کی جے

گانا

درباری دھن دھن رام لچھمن - بہان کُل بھان - رگھوکُل چندرمان
قسمت سب کی ہے جاگی - آپت اور بپت ہے بھاگی - بھئے بڑ
بھاگی - بھئے بڑ بھاگی - پنپا پور کے بد اُنراگی -
بہان کُل بہان - سیاجیہ پران - بشن گن کہاں - سرو شکتیمان
سروگن ندھان - گن کرت بکھان -
سار دا گنیش - چندر اور دھنیش گورا اور مہیش - ناگ پت پہنیش
سہس بدن سیس - پکشی پت کہگہیش
دیکھ بھوم بہار - سن کے گئو پکار لے اودھ اوتار - تاڑکا کو مار گوتم نار تار
جنک دُکھ ٹار - گدھ کرا دو ہار - دھن دبان دھار - پنپا پور پد دھار
داسوں کو نہار - کاٹے کلیش - دھن . . . . . .

سین دوم - جنگل

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گانا

رامچندر دل تڑپ جاتا ہے جس دم یہ خیال آتا ہے۔
سیتا کہتی ہیں کرد چت یہ غزال آتا ہے
غم میں سیتا کے بعینہٖ وہی دل میں ہے شگاف
جس طرح ٹھیس سے آئینہ میں بال آتا ہے
جدتِ آتشِ غم سے نہیں تھمتے یوں اشک
آگ پر دودھ کا جس طرح اُبال آتا ہے
ہائے سیتا یہی جو کہتا ہوں میں وقتِ فریاد
پیچھے غش آتا ہے پہلے مجھے حال آتا ہے
جان کی مجھ کو نہیں غم میں سیتا کے پرواہ
غم یہ ہے دم نہیں سینے سے نکال آتا ہے
چونک اُٹھتا ہوں جو چلتی ہے نیم سحری
جانکی جی کی خبر پیک صبا لاتا ہے
اے افق زرد ہے رُخ ہی پہ نہیں کچھ موقوف
باہر آنکھوں سے جو اشک آتا ہے لال آتا ہے۔

رامچندر۔ راجہ سگریو کہو سیتا جی کے ڈھونڈھنے کا کیا بندوبست کیا اب تو برسات بھی گذر گئی۔

سگریو۔ مہاراج سب ٹھیک ٹھاک ہے۔ یہ دیکھئے یوراج انگد ہنومان جی جامونت کمر باندھے کھڑے ہیں۔ ریچھ بانروں کی ساری سینا تیار ہے

رامچندر پھر حکم دو۔ جائیں پتہ لگائیں۔

سگریو۔ میں اجازت دوں۔ مہاراج سب کو آپ کی آگیا کا انتظار ہے۔

ہنومان مہاراج۔ انگد جی۔ جامونت جی۔ اور اس چرن سبوک تینوں

آدمیوں نے بیڑا اٹھایا ہے کہ مہارانی کا پتہ لگائے بغیر مُنہ نہ دکھائینگے اور لوگوں کو اِدہر اُدہر بھیجئے۔ ہم تینوں دکھشن کو چھانیں گے۔ تیر کی طرح جائیں گے۔ ہوا کی طرح آئیں گے۔

رامچندر۔ پیارے ہنومان نہ جانے کیا ہے۔ کہ میرا دل تمہیں سے بھرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تم ضرور پتہ لگاؤ گے۔ اچھا جاؤ۔ مگر ہاں سیتا جی سے ملو گے تو کیا کہو گے۔ وہ پہچانینگی کیسے۔ لو یہ میری انگوٹھی لیتے جاؤ۔ نشانی کا کام دیگی۔

ہنومان مہاراج آپ انتر جامی وہ انتر جامی۔ اچھا دکھاوے کو انگوٹھی بھی سہی۔ اور جب مہارانی کے درشن ہونگے تو کیا کہوں؟

رامچندر۔ بس یہی کہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تمہارے یہاں آگئے۔ پریشانی ہے۔ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔ چار مہینے برسات رہی۔ پانی بوند سے کچھ کرتے نہ بنا۔ اب پتہ لگا اور تیر کی طرح پہنچے۔ باقی تم خود ہوشیار ہو۔

ہنومان (قدم چھو کر) اچھا مہاراج میں آگیا چاہتا ہوں۔

انگد (〃) میں بھی قدم چھوتا ہوں۔

جامونت۔ (〃) میری بھی ڈنڈوت ہے مہاراج۔

رامچندر۔ آپ تینوں صاحب جائیں میں اشیرباد دیتا ہوں کہ آپ کی محنت سوارتھ ہو اور کارج سپھل۔

سین تیسرا۔ جنگل

سنپاتی۔ واہ پرمیشور تم دیالو ہو۔ سچ ہے ؎
اجگر کریں نہ چاکری۔ پنچھی کریں نہ کام
داس ملوکہ یوں کہیں کہ سب کے داتا رام

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ہائے میں کئی دن سے بے دانہ پانی تھا۔ ایک کنکی منہ میں نہ گئی تھی۔
آخر بھگوان نے دین کی سدھ لی۔ بھوجن بھیجدیا۔ تین آرہے ہیں۔
اے آتما سنتوش کر کہ تیرے پیٹ کی آگ ابھی بجھی جاتی ہے۔

انگد جامونت جی کچھ سُنا جان کی خیر نہیں یہاں سے تو بھاگنا چاہیئے

جامونت میں تو ابھی سے زندگی کو تلانجلی دیچکا ہوں۔ پاؤں تھرتھراتے ہیں یہیں بیٹھا جاتا ہوں۔

ہنومان یہاں تو ایک جان ہے چاہے پرمیشور لے چاہے کوئی اور۔ آج موت آئی تو کیا۔ کل آئی تو کیا۔ مگر اوسان چھوڑنا مردوں کا کام نہیں۔
آپ یہاں ٹھیریں میں جاکر دیکھتا ہوں کہ ہے کون۔

سنپات آہاہا۔ واہ پرمیشر۔ واہ بھگوان۔ کیسا اچھا بھوجن بھیجا۔ تمہاری مایا اپرم پار ہے۔ مکڑی کے جالے میں آپ سے آپ مکھیاں اُڑتی ہوئی آپھنسی ہیں۔

ہنومان ۔ آپ بھوک سے بیچین ہیں۔ میرے اہو بھاگ کہ میرا سارا شریر آپ کے انگ لگے مگر خیال ہے تو یہ کہ پرتگیا بھنگ ہوتی ہے۔
مہارانی جانکی کے پتہ لگانے کا بیڑا اٹھا کر آئے ہیں۔ کام کر آنے تو اچھا تھا۔

سنپات کون جانکی

ہنومان جن کے لئے بیچارے جٹایو نے بھی جان دی۔

سنپات کون جٹایو۔ جٹایو کس کا نام۔

ہنومان پنچ وٹی اور نپا پور کے جنگل میں اس نام کا ایک رام بھگت پکھشی تھا۔

سنپات ۔ اس نے جان کیسے دی۔

ہنومان راون نے تیروں سے چھید ڈالا۔

سنپات ۔ وجہ

ہنومان ۔ جانکی کو راون لئے جاتا تھا۔ جٹایو بچاتا تھا۔ بس راون نے جان لے لی۔

سنپات ارے وہ تو میرا بھائی تھا۔

سنپات کا رونا اور گانا

سنپات ۔ ہائے ہائے بھائی کیسی مصیبت آئی۔ صدمہ بھاری زخم کاری۔ آنکھوں سے خون ہے جاری۔ خون ہے جاری بھائی
تم نے بن میں رن میں جان اپنی گنوائی ہے۔ ہمکو چھوڑ گئے۔ منہ کو موڑ گئے۔ رشتہ توڑ گئے۔ صدمہ بھاری۔ زخم کاری آنکھوں سے خون ہے جاری۔ خون ہے جاری خون ہے جاری۔ بھائی

ہنومان آپ جٹایو کے بھائی ہیں۔ جو رنج کی آگ بجھ گئی تھی وہ آپ کو دیکھ کر پھر سُلگ اٹھی۔ جٹایو جی اب نہیں مگر ان کا جس چار کونٹ میں گونج رہا ہے۔ ہم بھی انہیں کی سی خدمت انجام دینے کو گھر سے چلے ہیں۔ مگر یہ تو کہئے کہ ہمارے رام بھگت جٹایو کے ہوتے آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی نہ بال نہ پر۔

سنپات ۔ اب بڑھاپا ہے۔ بڑھاپے میں جوانی کی باتیں کرتے رونا آتا ہے یہہ کمبخت جوانی سب کو اندھا کئے دیتی ہے۔ ایک دن اسی کی بدولت دونوں آکاش پر اُڑتے چلے گئے۔ جٹایو کمزور تھا اوتر آیا۔ مجھ کو طاقت کا زعم لے اُڑا۔ سورج کی بھی پرواہ نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پر جل گئے۔ اور میں یہاں پر

CC-0, In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

آگرا۔ تب سے یہیں پڑا ہوں۔ نہ مجھ کو معلوم کہ بھائی کہاں ہے اور نہ بھائی کو معلوم کہ میں کہاں ہوں۔ آج سنا کہ وہ راون کے ہاتھ سے مارا گیا۔ بے بس ہوں۔ کیا کروں لنکا آنکھوں کے سامنے ہے۔ راون کو بھی دیکھ رہا ہوں سیتا جی بہی وہ سامنے اشوک باٹکا میں براجمان ہیں۔ اگر پنکھ ہوتے تو راون کو مارتا اور سیتا کو بازوؤں پر اٹھا کر اُڑا لاتا۔

ہنومان اس وقت بڑا بھاری دُکھ ہؤا۔ ہم لوگوں کے ہوتے آپ کو یہ تکلیف۔ جٹایو کا بدلہ لینے کی آپ کو فکر کیا۔ میں آپ کا اشیرباد لے کر جاتا ہوں۔ اور مزہ چکھاتا ہوں۔ جو کہئے کھانے کو حاضر کردوں۔

سنپات۔ آج دنیا کے سب پدارتھوں سے جی بھر گیا۔ اب نہ بھوک ہے نہ پیاس۔ مجھے بردان ہے کہ جب سری رام چندر جی کے دوت سری سیتا جی کی کہوج تلاش میں آئیں گے تو مکتی ہوگی بس آپ جائیں۔ بھگوان رامچندر جی کی خدمت کریں۔ مجھے کوئی اچھیا نہیں لے بس جائیے دیر نہ کیجئے۔

سب کا جانا

سین چوتھا۔ پردہ سمندر

جامونت ادہو اتنا بڑا سمندر اور اس کے پار جانا۔ میرے تو جی چھوٹ گئے جب جوانی تھی تو میں نے ایک دوڑ میں دُنیا کا چکر لگایا تھا مگر ہائے وہ بل آج کہاں۔

انگد۔ آپ تو خیر بُڈھے ہیں۔ یہاں جوانوں کے بھی چھکے چھوٹتے ہیں۔ میں اتنے دام داغنے والا کہاں۔ پھاندنے کو تو پھاندوں۔ مگر ڈرتا ہوں کہ کہیں بیچ ہی میں نہ رہجاؤں۔ آئے تھے ہر بھجن کو اوٹن لگے کپاس والی مثل نہ ہو جائے۔

ہنومان۔ جامونت جی آپ کو سب سامرتھ ہے۔ مگر چھوٹے کے ہوتے بڑوں کو تکلیف اٹھانے کی ضرورت کیا۔ آپ مجھے آگیا دیں کہ میں سری رام چندر جی کا نام لے کر اس چھُدر سمندر کو پھاند جاؤں اور لنکا میں آپ کے اقبال کا ڈنکا بجا کر واپس آؤں۔

جامونت۔ شاباش ہنومان جی تم بڑے پراکرمی ہو۔ بڑے سوارتھی ہو۔ اچھا ہم یہاں ٹھیرتے ہیں جب تک نہ آؤ گے۔ ٹھیرے رہیں گے

انگد۔ ہنومان جی چلنے کو تو میرا دل بھی چاہتا ہے مگر ایک تو اتہارہ سمندر دیکھکر دل کچیاتا ہے۔ دوسرے اگر میں ساتھ چلوں تو جامونت جی اکیلے رہ جائیں گے۔ اس سے کیا کروں تمہیں اکیلا جانے دیتا ہوں اچھا ایشور نگہبان۔

ہنومان چرن چھُوتا ہوں اشیرباد دیجئے۔ (ہنومان جی کا سمندر پھاند جانا)

سین پانچواں۔ محل

گانا

بھبیکہن

چھیر سند ہو یا ہیں سیس سجیا پہ مشین کرت۔ کچھ روپ دہار منتھ ساگر کے جل کو مچھ اوتار۔ بارہ اوتار بھئے۔ باون کے سروپ۔ مانہ چھلو راجہ بل کو روپ نرسنگھ دہار تارو پھلاد بھگت پرسالیوہن ہیت چھتریں کے دل کو من بچ بھئی آس آئیں رام شوبہاراس۔ داس افق کی ہے آس دیکھے پد کمل کو

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مہابیر کا آنا

مہابیر - یہ امرت بانی کس بھگت پریمی کی ہے - آہا آہا ایک ایک شبد سنجیونی کا کام کر گیا - بھگتوں کے شرو مکت تکلیف نہ ہو - تو درشن دیکر کرتارتھ کرو -

بھبیکھن کس نے پکارا - میں اس وقت رام بھجن کر رہا ہوں

مہابیر میں بھی رام ہی کا سیوک ہوں - رام بھجن کیو وقت درشن کی اچھیا لے آئی ذرا سامنے آجائیے

بھبیکھن (آکر) آپ کون - میں نے پہچانا نہیں -

مہابیر آپ ایسے رام بھگتوں کی چرن رج ہوں - رامچندر جی کا داس ہوں مہابیر ہنومان نام ہے - جانکی جی کی کھوج تلاش میں یہاں بھی آگیا الشیر کا دھنیاد کہ آپ کے درشن ہو گئے -

بھبیکھن آپکا یہاں آنا کیونکر ہوا سمجھ میں نہیں آتا - راہ میں اتنا سمندر ایک سے ایک بلی راکھس پہرہ پر - ہوا کا تو گذر نہیں - پرندہ پر نہیں مار سکتا -

مہابیر - آپ کا کہنا ٹھیک - مگر میں سری رام چندر کا نام لیکر اوس پار سے جو پھاندہ - تو پل مارتے اس پار پہنچ گیا - یہاں پہلے سُرسہ کا کام تمام کیا - پھر لنکنی پیچھے پڑی - تو رام نام کی برکت سے اوسے بھی نیچا دکھایا - آپ کی رام بھگتنی نے یہاں پہونچا دیا - آشا ہے کہ آپ کرپا کرکے ماتا جانکی کا پتہ بتائیں گے -

بھبیکھن وہ اشوک باٹکا میں ہیں - پہرے پر پہرہ بیٹھا ہے - آپکو ملنا ہو - تو جائیے - مل لیجئے - یہاں زیادہ ٹھیرنا ٹھیک نہیں - لنکیش کو معلوم ہو گا تو بُری ہو گی -

مہابیر - آپ کی کرپا کا دھنیاد تو اچھا میں چلتا ہوں -

(جانا)

سیتا چھٹا - اشوک باٹکا

گانا

سیتا جی لنکا میں سوامی مورے کا کہوں - جیا مورا دہر کے
تن میں نہیں جان تکت ہیں ان چرنوں کا ہی دھیان بیاکل ہوں دم مرا پہر کے
پتلیاں سانوری صورت پہ فدا رہتی ہیں
نظریں منتظر چشم دفا رہتی ہیں
آنکھیں بیماری سے محتاج شفا رہتی ہیں
سائل سرمۂ خاک کف پا رہتی ہیں
رگھوکل سمن آؤ - رب کل مین آؤ - سرتھ سوں آؤ - شوبھا سدن آؤ
رب شش بدن آؤ - لیجاؤ یہاں سے دیا کر کے

راون کا آنا

راون او جانکی تجھ کو جان کی بھی پرواہ نہیں - تو میری طاقتیں جانتی ہے - میری شان و شوکت دیکھ چکی ہے - پھر بھی رام کو نہیں بھولتی رام جنگل کی ٹھوکریں کھانے والا - اُس کی محبت اور مجھ سے نفرت کہتا ہوں کہ ہٹ چھوڑ - رام سے منہ موڑ - تجھے پٹ رانی بناؤں گا - پھولوں کی سیج پر سلاؤں گا -

گانا

راون بھولے بھولے مکھ پہ قربان صدقے نکھ سکھ پہ جان
مان مان بینتی مان ابواں کی بڑھا دے شان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سیتا جی بڑھتی ہے جفا تیری بہت دن دن - اونا دان - یہ ابھیمان
ہیاں تو ہے گھڑی پل پل چھن چھن رگھوکل بہان ہی کا دھیان

سیتا جی بس خاموش

راون ہوش ہیں آخود فراموش

سیتا جی چل چل سامنے سے دُور ہو

راون حُسن پر اتنا نہ مغرور ہو

سیتا جی غرور تجھ کو نیچا دکھائیگا

راون نہیں نہیں تیرا سر جھکائے گا

سیتا جی تو پھر اب جان بھی چھوڑ

راون رام سے تعلق توڑ

سیتا جی یہی نام تو تجھے بچائیگا

راون اسی کے رنج میں تیرا پران جائے گا

// (تلوار نکال کر) اوگستاخ اب تک تیری آنکھیں نہ کھُلیں - کان نہ ہوئے - ابھی اڑا دوں - سر

مندودری سوامی عورت ذات پر ہاتھ چلانا شاستر کے برودھ ہے .

راون اچھا اس وقت نہ سہی - ایک دن یہی ہونہار ہے - یہ تلوار ہو گی اور اس کی گردن - چھ مہینے میں اگر یہ راضی نہ ہوئی تو بے مارے نہ چھوڑوں گا -

راون کا جانا

گانا

سیتا جی

پران پتی تم بن مورا جیا جاوے
بُدھ سُدھ کچھ ناہیں موسم کچھ ناہیں

درگ جل سند ہو بھاوے

رگھوکل سن جانت ہومن کی — اب لو بیگ سرت تم موری
آؤ آؤ درس دکھاؤ — چرن کمل کی ہوں میں چیری
زخم جگر نہ کسی نے سیا — ہے درد الم سے تڑپتی سیا
برہ اگن ایسی بھڑکت ہے — جیہ ہیہ سب کو جرا دے

ہنومان جی کا درخت پر سے رام نام کی مہما گانا

گانا

ہنومان - جنک کماری سنو ارج ہماری — تم کو نہیں ہیں بسارے رام
مارکے مرگ جب ملے لچھمن سوں — پنچ وٹی میں پدھارے رام
پاپی کٹی میں نہ جب پران پیاری — روئے شوک کے مارے رام
چہنہ گہوں - کھوں کھوج نہ پایو — ڈھونڈھ ڈھونڈھ تھک ہارے رام
سماچار سب گدھ جٹایو — دینے سنائے تمہارے رام
کرپا کرم کرتا کی کرپا سوں — نپا پور پگ دھارے رام
بالی کو بدھ کر نرپ سگریو — بگڑے کاج سنوارے رام
بھیجو سمجھ موہے پدرج سیوک — سوامن پاس سنوارے رام
جدھ ہیت سدھ پائے تمہاری — اٹھن شر دھن دھارے رام
دھیر دھر و سندری پت کو — چھانڈھینگے نہیں بن مارے رام
کاٹیں گے اُنق کامیش جگت کے
دسرتھ کی آنکھوں کے تارے رام

سیتا جی میں تو موت مانگ رہی ہوں - یہ امرت باتی کس نے کانوں کو پلا کر پرانوں کو نکلنے سے روک لیا - ہائے -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مہابیر میں انجان ہوں۔ سامنے نہیں آسکتا۔ لیجئے یہ انگوٹھی۔

سیتاجی (انگوٹھی لیکر) پران کیوں نہیں نکل جاتے جان کیوں نہیں پنڈ چھوڑتی چولے کو مجھ سے محبت کیوں۔ سوانس کیوں آس سے نراش نہیں ہوتی پران ناتھ کی انگوٹھی لنکا میں کیسے آئی۔ کہیں دشٹ راچھسوں کا تو ہاتھ نہیں پڑ گیا ہائے دل تڑپ رہا ہے۔ او انگوٹھی لانیوالے میں تجھے اشیرباد دونگی سچ بتا تو کون ہے۔ انگوٹھی کیسے تجھے ملی۔

مہابیر ماتا جی آپ گھبرائیں نہیں۔ میں آپ کا داس ہوں۔ رام کا دوت ہوں۔ آگیا بغیر سامنے آتا جھجکتا ہوں۔

سیتاجی میں موت کی راہ دیکھ رہی ہوں۔ مجھے زندگی بھار ہو رہی ہے۔ جو کوئی ہو سامنے آئے۔ بلا سے کوئی راچھس بھی ہو۔ راون کا بھیدی بھی ہو۔

مہابیر ماتا جی ڈنڈوت۔ آپ کیوں دکھی ہیں۔ سری رامچندر جی نے مجھے پتہ لگانے کو بھیجا ہے۔

سیتاجی تم کون ہو ابھی تک مجھے بسواس نہیں۔ یہاں ہر روز کپٹیوں جلیوں سے سامنا رہتا ہے۔

مہابیر آپ کے چرنوں کی سوگند میں وہ تچھ جیو ہوں جس کو اور ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھ کر آپنے پتی پورپربت پر اپنا دوپٹہ پھینکا۔ اب میں سری رامچندر جی کی سیوا میں ہوں۔ انہیں کی آگیا سے آپ کی کھوج میں یہاں تک آیا۔ انگوٹھی ان کی نشانی ہے آج پتہ لگ گیا۔ بس اب آپ سمجھ لیجئے کہ سری رامچندر جی یہاں ہی ہیں۔ میرے لوٹنے بھر کی دیر ہے۔

سیتاجی پہلے پران پتی کا حال کہو۔ وہ ہیں کیسے۔ یہاں ہر وقت جی اوڑا رہتا ہے۔

مہابیر ان کا حال نہ پوچھئے۔ آپ کو اور دکھ ہوگا۔ آپ سے کہیں زیادہ پریشان ہیں ایک پل یاد نہیں بھولتے۔

جانکی مگر تم نے یہاں کے راچھسوں کو بھی دیکھا ہے۔ ایک سے ایک شور بیر ہے۔ جو ہے باون گز کا۔ پران پتی انہیں کہاں سے لاویں گے۔

مہابیر ایک تو وہ اکیلے کیا کم ہیں۔ دوسرے کروڑوں داس موجود ہیں۔ سب میں تچھ ایک میں ہوں۔ کہئے تو ابھی لنکا اُلٹ پلٹ کردوں۔ مگر مہاراج کی آگیا بغیر تنکا نہیں ہلا سکتا سمجھ لیجئے کہ جب میں سمندر پھاند آیا تو کیا آپ کو یہاں سے نہیں لیجا سکتا مگر نہیں مالک کی آگیا مقدم ہے۔ اب ماتا جی حکم دیجئے بھوکھ بہت لگی ہے۔ کچھ پھل کھالوں کہ پیٹ کی آگ بجھے۔

گانا

سیتاجی دیکھ آؤ پھلواری بکرم اتلت بلہاری
پھر وجا کے کیاری کیاری جہاں چھائی ہے ہریاری

شعر طبیعت بوستاں کو دیکھ کر گلزار ہوتی ہے
کنول کھلتا ہے دل کی شاخ جب گلبار ہوتی ہے

حوضوں کا اجل جل یہ دیکھو — یہ بھونروں کو دیکھو
کنول دل دیکھو — اچھا اچھا تو پھر اب جاؤ
پھل کھا کے ابھی پلٹ آؤ — پھر سوامی کو کھبر سناؤ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سین سانواں

باغ راون

مہابیر کا درخت اوکھاڑنا اچھے کمار کا آنا اور مارا جانا

اچھے کمار اوبند رہو شیار۔ دیکھ اچھے آگیا۔ اب بچ کے کہاں جاتا ہے
سارا باغ اوجاڑ کے رکھدیا (لڑائی)

مہابیر وہ مارا۔ بولو سری رامچندر کی جے۔ سری سیتا مین انند کند کی جے
" کبٹ لنکنی کو ماریوں۔ اور سرسا کا گرہہ ٹاریوں۔ باٹکا اجاڑیوں میں رام پرتاپ سے
پشٹ مشٹ کھس موری چھے۔ اچھے کو ایک پل میں
داکو نہ بسایو کچھ بان اور چاپ سے
مکھ اب دسمکھ کو ناہیں آوے پھلواری ماہیں
والے تو پران جائیں پنتر کے بلاپ کے
رگھوبر کو داس پد بھوگ سے اوداس نہوں
ناش کرے کال ہو کو آوے جو آپ سے

(میگھ ناد کا آنا)

میگھ ناد ڈاری اوجاڑ ساری پہلواری کھائے تمام پہل برکھش توڑے
بھاری بھاری
اجڑی پھلوار ساری زے شستر دھاری
ماروں تیرا ایسے کاری پھرے تیری روح ماری ماری

جیتے سے جاں جاری خون ہو جاری عشق ہو طاری

مہابیر راون نے افسر جرار بھیجے۔ نئے نئے شکار بھیجے۔

میگھ ناد او دشٹ کیا بک رہا ہے۔ اب تیرا کال میگھ ناد آگیا۔ پتا کی آگیا ہے کہ جینا لانا۔ نہیں تو ایک برہمہ شکتی میں تیرا پتہ نہ لگتا یہ لے برمہہ پھانس۔

مہابیر جا چھوکرے۔ برہمہ پھانس لے کر چلا ہے۔ چاہوں تو دو ٹکڑے کر کے رکھدوں۔ مگر برہما جی کا خیال ہے کہ اون کی مہمان جاتی نہ رہے۔ لے چل کہاں لے چلتا ہے "

میگھ ناد۔ بہت تیرے کی۔ اب پھنسا۔ بہت سر اوٹھایا تھا۔ پتا جی ساری عمر کا کھایا پیا آج ہی نکالیں گے۔

مہابیر جا بھی اوس کا کیا منہ۔ سامنا ہوگا تو دیکھ لینا۔

سین آٹھواں۔ دیوانخانہ

راون ہے کوئی جا کے لائے خبر میگھ ناد کی
دیکھے ذرا کٹی کہ نہیں جڑ فساد کی
کرتا ہے اتنی دیر ہوئی اندر جیت کیا
آیا نہ خود نہ اور جوانوں کی یاد کی
بندر ذرا سا گھنٹوں سے آفت مچائے ہے
اب تک نہ کوئی شکل ہوئی انسداد کی
راجس ہزاروں مارے اوجاڑا تمام باغ
انصاف ہو جو کھال کھچے نامراد کی۔

چوبدار۔ مہاراج کچھ غل غبارہ مچ رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کنور جی فتح کی خوشی منانے آرہے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راون اچھا جلدی خبر لاؤ

چوبدار اے لیجئے مہاراج وہ خود ہی آ گئے ۔

میگھناد و مہابیر کا آنا

راون راج کنور بڑی دیر لگائی کیا کرتے رہے ۔

میگھناد بندریا کے بچے کو تگنی کا ناچ نچاتا رہا تھا یہ دیکھئے اسی کے بھائی بند لکڑی کے بل ناچتے ہیں ۔

مہابیر واہ مچھندر واہ خوب کہی ۔ ذرا سچ کہنا اس وقت مداری کا چھوکرہ کون معلوم ہوتا ہے ۔

میگھناد زیادہ چیں چیں نہ کر ۔ نہیں تو برہمہ پھانس کا جھٹکا دیدوں گا ۔ تو گلا گھونٹ کر مر جائیگا ۔

مہابیر میٹھ بھی ذرا سانس پھلا دوں تو برہمہ پھانس کے ستر ٹکڑے ہو جائیں دم پھٹکار دوں تو بدن پر اُتو ہو جائے ۔

میگھناد ہاں ہاں کیوں نہیں صورت ہی کہے دیتی ہے ۔

مہابیر بیشک صورت کہے دیتی ہے کہہ تو ابھی ایک جھاپڑ کی آجاؤں

راون (غصہ سے) او جنگلی ہوش تو یہاں کہاں سے آمرا ۔ تمام باٹکا اجاڑ ڈالی یہہ بھی نہ ڈر ہوا کہ یہ مجھ ایسے راون کی پھلواری ہے ؎

تو نے وہ توڑی قیامت باغ کے اشجار پر
ہے مناسب گر تجھے شمشاد کھینچے دار پر

مہابیر یہاں تو نت نئے پھل پھول کھانے سے کام ہے ۔ مجھے راون آون سے کیا ڈر ۔ میرے نزدیک جنگل اور لنکا برابر ہے ؎

جان کر جب لال پھل سورج کو مُنہ میں رکھ لیا

کیا ہوا گر ذائقہ تیرے پھلوں کا چکھ لیا

راون چپ رہ گستاخ ۔ زبان روک ۔ کچھ ادب کا لحاظ نہیں ہے ؎

کاٹ ہر بات میں ہے سخت زباں نشتر کی
کھینچ لوں گا ابھی گدی سے زباں گز بھر کی

مہابیر کس کا ادب لحاظ ۔ تجھ ایسے تچھ کا ۔ زبان سنبھال ۔ بول جانتا نہیں کہ میں سری رامچندر کا دوت ہوں ۔ ؎

میں قاصد رام کا ہوں موت کا پیغام لایا ہوں
ذرا ہوشیار کر دے مرغ جاں کو دام لایا ہوں

راون دھرکال ایک بنباسی کا دوت ۔ ہات دوت ۔ کہتے بھی شرم نہ آئی ۔ بالکل حیا گنوائی ہے ؎

بل پر اوچھوں کے نہیں مرد اکڑتے دیکھے
پیتھر اس طرح سمجھ پر نہیں پڑتے دیکھے

مہابیر دھرکال تجھ پر تیری سمجھ پر ۔ مجھ سا خوش نصیب آج دنیا میں کون ہے ۔ سری رامچندر جی کے سیوکوں میں شمار ہونے کا شرف ملنے کے لئے بڑی قسمت چاہیئے ۔ تیری تقدیر پھوٹی ہے ۔ جو تر لوکی کے مالک سے بیر مول لے رہا ہے ۔ آخری دنوں کی علامتیں ایسی ہی ہوتی ہیں ۔

راون آہ آہ آہ ۔ رام تر لوکی کا مالک ہے ۔ ارے واہ رے لنگور عقل و فراست سے دور ۔ تر لوک کا نوں سے ہی سُن لیا کبھی پُرکھوں نے بھی دیکھا ہے ۔

مہابیر تر لوک کا دیکھنا سُننا کیا ۔ تو نے نہ دیکھے ہوں تو چل رام کے چرنوں میں دکھا دوں ۔

راون چپ زبان دراز ۔ فتنہ پرداز ۔ رام رام ہی کی رٹ لگائے جاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کہیں گلا نہ دبا دوں -

مہابیر تو کیا گلا دبائیگا - ہاتھ پاؤں ہی کہے دیتے ہیں - اُف اوہ رے بیحیا منہ دکھانے غیرت نہیں آتی -

گانا

مہابیر کیوں دیدوں ہیں تیرے صفائی ہے صفائی ہے ڈھٹائی ہے کیا تیرا کال آیا - جنک کی ہے پیاری سیونیاں کماری - رگھبر پہ مہارانی سیتا اُنکو تو ہر لایا - سری رام سے بھی نہ ڈرا - اب لنکا ہوالٹ پلٹ حکم دیں ذرا

راون او مغز کے کیڑے آخر تو ہے کون -

مہابیر ے پون پتر انجنی سون کیسری سنت بلوان
بجرنگی مارت نندن - مہابیر ہنومان

راون اوف نام ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کا سلسلہ - ختم ہی نہیں ہونے آتا -

مہابیر تو اتنے ہی میں گھبرا گیا - ابھی نام پورا ہی کہاں ہوا اور سُن ے اچھے دمن لنکنی دمن - بکرم دس مکھ نراس
مکھ نیچ دھارک سور جیہ - رگھوکل من پدماس

راون نام کیا بنایا ساری مالا جپ ڈالی - شو سہسر نام - بشن سہسرام سب گرو کر دیئے -

مہابیر ابھی پوری مالا کہاں ہوئی - بھگوان رام چندر کی کرپا ہوگی - تو نام ونشان مٹنے تک پورے ۱۰۸ گن لینا

راون کتنا بدتمیز اور منہ پھٹ ہے - ذرا بھی نہیں ڈرتا کہ میں کون ہوں

مہابیر نہیں نہیں خوب جانتا ہوں - سہسر باہو کے گھر کی ڈیوٹ چوٹا اوٹھائی گیرا -

راون بس چپ بدلگام - تلخ کلام - جتنی طرح دیتا ہوں - اُتنا ہی اور سر چڑھا آتا ہے ؟

مہابیر تو ایشور کے لئے طرح نہ دے جو دل میں ہو کہہ دیکھو - تو موٹے موٹے ہاتھوں میں کتنی جان ہے -

راون ابھی تک تجھے ہاتھ پیروں کا حال ہی معلوم نہیں - کیلاش کی چولیں ہلا دیں - اندر کو کھلونا بنایا - دور کیوں جاتا ہے ابھی سیتا کو دیکھ لے کہ مکڑی کے جالے میں بند پڑی ہے -

مہابیر واہ میاں مٹھو واہ - ایسے منہ سامنے کرتے بھی شرم نہیں آتی - چور اچکا کہیں کا - مہارانی کو چورا لایا اور بہادری جتاتا ہے کیا کہوں مہاراج رامچندر کا حکم نہیں - نہیں تو اکیلی مہارانی کیا تیرا سر بھی ساتھ لئے ہوئے سری رگھوکل کے چرنوں میں جا پہنچتا -

راون ارے بیوقوف شامتیں نہ گھیریں - موتیں نہ پھڑپھڑائیں - ابھی منہ کچل کے رکھدوں گا -

مہابیر ذرا آئینہ میں منہ تو دیکھ لے - گڑھیا میں منہ تو دھو آ -

راون پھر وہی

مہابیر کروڑ دفعہ پھر وہی - پھر وہی - پھر وہی -

راون باہنہ بل کی سوگند - تیر و خنجر کی قسم - بے مارے نہ چھوڑوں گا - کہتا ہوں کہ کیوں موت سے الجھتا ہے -

مہابیر شاباش - ابھی راون تھا - ابھی موت بنگیا - اب لقمۂ موت بننے کی کسر رہ گئی -

راون او میگھناد اس کی تتنی چلی جاتی ہے - منہ توڑ نہیں دیتا -

مہابیر - اپنی تو نانی مرتی ہے - دم فنا ہوا جاتا ہے - چھوکرے سے کہتا ہے کہ جا موت کے منہ میں - واہ رے خود غرض - دم ہو - تو آجا سامنے -

راون نہیں چپ رہتا تو اچھا لے ایک ہاتھ میں دو ٹکڑے -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راون کا تلوار لیکر اوٹھنا اور غصہ سے مارنا چاہنا بھبیکھن کا ہاتھ پکڑ لینا

بھبیکھن جانے دیجئے۔ بھائی صاحب اپنی طرف دیکھئے

راون نہیں نہیں ہاتھ چھوڑنا میں بغیر مارے نہ چھوڑونگا بلا سے ہتیا ہو۔

بھبیکھن ہتیا ہو دشمنوں کو مگر میری عرض انور ہے۔

راون وہ کیا کون سی عرض۔

بھبیکھن یہی کہ قاصد کا مارنا وید شاستر کے دُردہ ہے اور راج نیت کے خلاف ہے۔

راون تو کیا میں اوس کی گالیاں سُنے جاؤں۔ اور کان نہ ہلاؤں۔

بھبیکھن نہیں تلوار رکھئے میان میں اور کوئی سزا دیجئے۔

راون میرے نزدیک تو اس کی سزا تلوار ہی ٹھیک ہے۔ مگر تم ہاتھ پکڑتے ہو۔ تو تم ہی دوسری سزا تجویز کرو۔

بھبیکھن میری اتنی عقل کہاں۔

راون کیوں نہیں۔ ہاتھ پکڑے کی عقل ہے تو سزا تجویز کرنیکا دماغ نہیں فضول بکواس نہ کرو۔ جلدی بتاؤ۔ نہیں تو یہی ہاتھ پڑتا ہے۔

بھبیکھن ۔ تو پھر میری رائے میں دم جلا دینا کافی ہے۔ بس۔

راون دُم جلنے سے کیا گھِس جائیگا۔ لنڈورا ہو کر سمجھے گا کہ آدمیت کی کسر دُور ہو گئی۔

بھبیکھن نہیں یہ بات نہیں۔ بندروں کی دُم جلی اور بس سمجھ لیجئے کہ زندگی حرام ہوئی۔ اس قوم میں دُم نہ ہونا موت سے بدتر مانا۔

جاتا ہے۔

راون ہاں یہ بات۔ تو اچھّا۔ لانا گوڈر گاڈر۔ لگانا دُم کو آگ۔

لوگوں کا دُم کو آگ لگانا اور ہنومان کا بھاگ جانا

سین نواں۔ لنکا

جل گئی۔ جل گئی۔ جل گئی

ڈراپ

سین اوّل

اشوک باٹکا

سیتاجی گانا

کہاں بکرم سدھارے ہیں دُشٹ یہاں سارے
ٹریں جو نہ ٹارے مریں جو نہ مارے ؛ کہاں
آپ قاتل ہے یہاں والوں کا ہے گل قاتل
قاتل آنکھوں کی نظر آنکھ کا ہے تل قاتل
مردم دیدہ ہیں قاتل کے مقابل قاتل
دائیں بائیں ہیں یہ دو آنکھوں میں قاتل قاتل
آؤ آؤ دلارے پیارے ؛ کہاں

نثر

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

اے ترجٹا - آج لنکا میں آگ لگی - یہ کیا ہوا - ابھی تک میرے ہنومان جی پھل کھا کر نہیں لوٹے - دل اداس ہو رہا ہے - کہیں اون پر تو آنچ نہیں آئی -

گانا

ترجٹا - سیا پیاری گھبراؤنا — آتی ہے رگھبر کی مینا
دھیرج دھارو دُکھ بسارو — پونچھو آنسو بھرے دونینا
جب لنکا پہ ہوگی چڑھائی — چھے دشٹ کرینگے گہرائی
لنک پتی - مندپتی نے — دیا اچھے کے گھر میں ہے بیا

سینا جی ہنومان جی کو دیر بہت ہوئی - میرا دل کھٹک رہا ہے - دو پھل کھاتے اتنی دیر نہیں لگتی -

مہابیر جی کا آنا

مہابیر ماتا جی آپ گھبرائیے نہیں - میں آپ کے چرنوں کی کرپا سے جیتا جاگتا آپہونچا - میں نے باڑکا اوجاڑ دی - اچھے کو مارا میگھناد کو پچھاڑا - پھر اُس کی برہمہ پھانس میں جان بوجھ کر پھنس گیا - راون سے بات چیت کی - اُوس نے دم کو آگ لگائی - میں نے لنکا میں آگ لگا دی - کچھ نشانی دیجئے لیکر چلتا ہوں -

سینا جی میں بڑے سوچ میں تھی - تم نے پراکرم دکھایا - اچھا کیا (سر سے چوڑامن اوتار کر) لو یہ دیدینا اور کہدینا کہ پران آپ ہی میں رکھے ہیں - اس سے جہاں تک بنے جلدی آئیں -

مہابیر آپ گھبرائیں نہیں - میرے پہنچنے بھر کی دیر ہے - میں نے سب حال سُنایا - اور وہ لنکا میں آبراجے - بس اب مجھے آگیا ہو مہاراج میرا راہ دیکھ رہے ہوں گے

سینا جی تمہارا بل بڑھے - مہاں بڑے - اچھا جاؤ - اب میں تمہاری ہی آس پر جیوں گی -

گانا

مہابیر دھرو دھیر دھر دھیر آئینگے رگھبیر — زندھیر وار کریگی شمشیر ہونگے نذر تیغ و تیر
سردران ملک گیرست سب شریر - سُور بیر - بچیں گے نہ طفل و پیر
کیا وزیر کیا مشیر سب پائیں گے تعزیر -

مہابیر کا چرن چھو کر رخصت ہونا

سین دوسرا - کنارہ سمندر

گانا

انگد و جامونت نہیں آئے پلٹ کے بجرنگی - کہاں رہے بہت بھئی ہے بیرا
دیکھت ہونگے سب کی راہ - سیا برر گھبیر - ڈالے گبر پر - برکھن پر ڈیرا
کل نہیں پل چھن چھن پل - تمرے بڑ میں ہوت نرکھت مگ سا بجھ سویرا
آنکھیں ہیں ترس رہی اس جامونت کی - راہ تکت انگد پر بہو چیرا

مہابیر جی کا آنا

جامونت - آگئے مہابیر جی - تم نے بہت راہ دکھائی - یہاں تو آنکھیں تھک گئیں

مہابیر ہاں دیر تو ضرور ہو گئی - لیکن میں کام بہت کر آیا -

جامونت سینا مہارانی کے درشن ہوئے -

مہابیر ایک درشن - یہ کہئے کہ آپ کے پرتاپ سے سارا باغ اوجاڑ ڈالا لنکا پھونک دی - مہارانی کی نشانی لے کر آیا ہوں - چلئے چلیں سری رامچندر جی راہ دیکھ رہے ہونگے - وہیں سارا حال بھی سُن

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

لیجئے گا۔ (سب کی روانگی)

سین نمبر ۱

رامچندر جی — گانا

اتنے دن ہو گئے ابتک نہ ہنومان آئے
آئیں وہ لوٹ کے جب جان میں تب جان آئے
دوں گا بجرنگ بلی کو میں بھرت کی پدوی
لیکے سیتا کی خبر جس گھڑی جس آن آئے
ہے مزہ جب کہ پھنسے پنجۂ بکرم میں عدو
یہہ کسے مشکیں دبائے ہوئے وہ کان آئے
ہے پون ست ہی پہ امیدوں کا اب دار و مدار
طبقۂ خاک کی خاک اور تو سب چھان آئے
لیگیا جیسے مہابیر کو سیتا کا خیال
جلد الیشور کرے اب اُونکو میرا دھیان آئے
پہلے سیتا کی تھی اب ہو گئی بکرم کی بھی فکر
جو خیال آئے افق دل میں پریشان آئے

گانا

لچھمن جی — بھائی دہیرج دھرو من سوچ بیگ ملینگی سیتا
جو ہوں میں بیتیار ڈروں نہ میں چاہے کال ڈرادے
چگ سم موہے برہ میں چھن چھن ہو بیتا
آپ تو دشٹ دمن - ارگن پت کے کل ہیں
ابھی مجھ کو جو اک اشارہ ہو۔ سیتا جی کے لانیکا ہو ابھی ابھی

سمجھتا

کیوٹ بھگت — ہاں یہ تو سب سنوں مُدّا روج روج کا جھگڑا تو اچھا نا ہیں لاگت ہے۔ دانت کڑا کڑ باجے آئی روجی باجے لچھمی سے بھیٹ ناہیں دلدّر سے ٹوٹا پھائی۔ تم دونوں مرد مہریا تو نیرتا ماں کلجگ کو بلائے لیئو۔ جا گھر ماں استری پُرش لڑت ہیں۔ تہاں سمپدا سے بھیٹ کہاں۔

کیوٹ — ارے وادا دن بھر کماؤں نہ کھاؤں نہ اڑاؤں۔ تا ہو پر یہ میری جان کی کال رہت ہے۔

کیوٹنی — سن لہیو کا کا پھر کہیو یہ کم بکھت کی جبان ناہیں مانت ہے۔

کیوٹ بھگت — دیکھو کیوٹ جی مہریا مرد کیر آدھا انگ ہوت ہے۔ مہریا ہی دھریا لبساوت ہے۔ مہریا نہ ہو تو مرد کا کوئی اعتبار نہیں کرت ہے۔ آپن مہریا بُری ہووے بھلی ہووے تہہ کا نباہت اچھا۔ (کیوٹنی)

کیوٹنی — تم ہو کانٹا اوچت ناہیں۔ مرد مہریا کا سیس کہاوت ہے۔ مرد نہیں تو مہریا بے سیس ہے۔ مہریا کا دھرم ہے کہ مرد کو ڑہی ہووے اندھا ہووے۔ کماؤ دھماؤ نہ ہووے۔ کچھ ہووے تا کی سیوا میں رہے کہے میں چلے مرد کچھ کہدے تو شربت کو گھونٹ کی طرح پی جائے۔ ایک چپ میں ہزار بلائیں ٹلتی ہوئیں۔ سمجھ لو کہ بیار بہ گئی اہ ماں کا گھس جات ہے۔ مانو نہ مانو تم دونو جانو ہم کا جو سمجھاوے کا ہتا تھا سمجھائے دیا۔ اب چاہے لڑو چاہے جھگڑو۔ لے ہم جات ہیں۔ بھلے مانس ہو لیو تو اب نہ جھگڑ لیو۔ جاؤ رامچیورا کی مہرارو جلدی کھچڑی ادبال دیو۔ رامچیورا ہو کھائے تم ہو کھاؤ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دسرتھ۔ ہائے اکیلے تم ہی آئے۔ رام نہیں آئے۔ اُف اب زندگی فضول موت قبول۔ آہ آہ کلیجہ دھڑکتا ہے۔ آہ رام ہائے رام

(راجہ کا زمین پر گر جانا اور پرلوک سدھارنا رانیوں کا رونا)

بششٹ۔ رانیوں صبر کرو۔ دھیرج دھرو۔ چھوٹوں کو دیکھو بھالو۔ دل سنبھالو آئی گھڑی نہیں ٹلتی۔ موت سے کسی کی نہیں چلتی۔ لاش کی حفاظت میں جان لڑاؤ۔ اسی سے دل بہلاؤ۔ بھرت سترہن کا انتظار کرو۔ دل نہ بیقرار ہو ؛

سین چھٹا۔ دیوانخانہ (نانہال)

بھرت۔ (سترہن سے) کئی روز سے میری آنکھ پھڑک رہی ہے طبیعت بہک رہی ہے دل اچٹ رہا ہے وقت فکر و تردد میں کٹ رہا ہے

سترہن۔ بھائی صاحب آپ نے تو میرے منہ کی بات چھین لی میں کئی روز سے کہنے کو تھا کہ طبیعت کا عجیب حال ہے ہر وقت ملال ہی ملال ہے۔ اجودھیا کا ہر وقت دھیان رہتا ہے۔ دل میں کچھ نہ کچھ گمان رہتا ہے۔

نانا۔ پیارے بھرت سترہن کچھ خیال نہ کرو۔ ملال نہ کرو۔ سب کشل ہے کارج سپھل ہے ؛

بھرت۔ آپ کا فرمانا درست مگر نہ جانے کیوں طبیعت سُست ہے۔

سترہن۔ میرا بھی دل نہ جانے کیوں اُداس ہے۔ کئی دن سے برابر وسواس ہے

(دربان کا آنا)

دربان۔ مہاراج اودھ سے پیغامبر آیا ہے۔ کوئی چھٹی لایا ہے

بھرت۔ جاؤ جلدی بلاؤ۔

سترہن۔ اس وقت نوج مانگتے ملجاتا۔ باتیں ہو رہی تھیں کہ گھر سے خط آگیا۔ ایشور سب خوشی کی باتیں سنائیے۔

بھرت۔ میرا دل کھٹکتا ہے کہ خط دیر میں آیا دیر کی کوئی وجہ نہ ہوئی ہو۔

سترہن۔ جی ہاں دل تو میرا کچھ ایسا ہی کہتا ہے۔

(دربان و پیغامبر کا آنا)

دربان۔ پیامبر حاضر ہے۔

پیامبر۔ اقبال و دولت زیادہ گرو جی مہاراج کی چھٹی لایا ہوں۔

بھرت۔ راج میں سب کشل۔

پیامبر۔ آپ کو گرو جی نے بُلایا ہے۔ چھٹی ملاحظہ فرمائیے۔

خط

بھرت۔

پتر یہ بھرت پتر یہ سترہن — سری رگھو کل زب چند
رین دوس پھولو پھلو — سدا رہو آنند
بہت دوس سے آج لوں — پاتی نہ سندیش۔
دو آؤ کمارن کے بنا — من نچ ادھک کلیش
آپ نہیں تو سُکھ نہیں — بن سُکھ سُمکھ کال
بن دیکھے مکھ رکھ یہاں — اودھ پُرکھ بیحال
بیوگ کہلت دو آؤ بھرت کو — نہیں من سدھ بسرات
دیکھو جات نہیں گرہ مان — کٹھن برا تپات
بیگ یہاں آؤ بھرت — کرت سکل توہ یاد

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گانا

کیوٹ بھگت نہ کیوں ان چرنن کے گن گاؤں

جن چرن سے گنگا جی کو پدماوتی بھئو نام سندھو ستا جو نسدن وا بت ان کے پد بل جاؤں جن کومل پد کے دھوؤں کی شمبو سیس پر ٹھاؤں۔ جو تربھوں کے کئے تین پگ دھووت میں وے پاؤں۔ نہ کیوں . . . . . .

جن چرنن سے تیری اہلیا۔ گوتم گرہ کی ٹھاؤں۔ افق آج میں دہوئے وہی پد کمتی کو پد پاؤں نہ کیوں . . . . . .

رام چودس برس کے لئے بن کو جاتے ہیں دل میں شرماتے ہیں کہ تمہیں کیا دیں۔

کیوٹ بھگت۔ کبیر کے خزانے پر نہ تھوکوں ساگر کی رتن مالا کی اور نہ دیکھوں آپ مجوری دیت ہیں تو بس بانہہ گھئے۔ ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہئے کہ بھوساگر کے پار اوتار دینگے۔ یہی مجوری اور یہی ناؤ کا کراؤ ہے

رامچندر تم بڑے بھلے مانس ہو۔ ہم اس وقت خالی ہاتھ ہیں۔ لو یہہ انگوٹھی لے لو اور پار اتار دو

کیوٹ بھگت۔ ارے بھگوان ارے بھگوان کا ہے کانٹن میں گھسیٹ ہو صاحب میں مہارانی جانکی کے ہاتھ کی مندریا لوں۔ دھر کال دھر کال۔ آپ کا نرک میں دھکیلن چاہت ہیں۔ میں کدہوں کچھ نہ لیوں۔ صرف بھوساگر سے پار اتر ہوں۔ یہ مجوری منجور ہو تو میں پار پہنچائے دیئوں پھر آپ کا سندھیہ ہے آئیے سوار ہو جائیے۔

رامچندر۔ زیادہ شرمندہ نہ کرو۔ کچھ اور زیادہ درکار ہو تو صاف صاف کہدو

کیوٹ بھگت۔ چرنوں کی قسم کوڑی پیسہ روپا سونا کی اچھیا بھی ہووے۔ بس میں آپ کو پار پہچاؤں۔ اور آپ بھوساگر سے پار اوتار دیں۔ یہی مجوری یہی دہتوڑی۔

رام چندر۔ اچھا بھگت جی جو مرضی۔ خیر لوٹتے وقت دیکھا جاوے گا۔

کیوٹ بھگت۔ آپ کیا اپنے بس آدیں گے۔ سچی بھگتی سچا پریم وہ ہے جس سے آپ آپ سے آپ آئیں اچھا تو بیٹھئے ناؤ چلے (سب کا بیٹھنا)

گانا

کیوٹ بھگت۔ سیاپت موری جھانجر نیا بیگ لگا دیجو پار رے
بھوساگر جل لیت ہوریں۔ چلت مجھکو پیار رے
تم بن کو موری کہیوے نویا۔ کیوٹ نپٹ گنوار رے
رین اندھیریا چھائی بدریا۔ اوپر پڑت پھوار رے
ڈوبت من جھانجر نیا بچ تا کو لیو ابھار رے

(رام۔ لکھشمن۔ سیتا کا پار ہو جانا)

سین چہارم۔ جنگل اوّل

گانا

بھاردواج۔ کرنا ندپران آدھار جوت سدن۔ اچل نروکار۔ پربھو جگ کرتار۔ ایش نراکار۔ کرنا
اگن پون جل اکاش پرتھوی سرجن درجن گگن سگن افق گاوت

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

پریت مکھ نرکتھت نہیں چاہے نرپت ہوئے
پتی بھگتی سے جو گتی - جانت جتنی نا نہ
برہما ہو کی جگتی سے - مکتی نہیں جگ مانا
جیون سپھل - جب ہو آگیا پال
پتی آگیا ہو لیو - بھیو سنتی کو کال ؛
گوری کنیا کینو اگر تپ پت پد کو ادھار
تا کی مہماں اُفق یہ - پوجت سب سنسار
پتی چرن جو سر دھرے وہی ناری سرتاج
رج پت کی سیوا بنا - پربھو بھگتی کہ کاج
پتی برتا نیا کو نہیں جگ پت پتی سمان
جیون داتا ہے تو کیا جب نہیں تن میں پران
پت کے راکھے پت رہے پت بنا پت نہہ
پتی دیا ورشٹی بنا - نیا جم ننگی دیہہ

سیتا جی - رکھ رانی آپ نے زبان سے امرت برسایا - استری دھرم کا سیرد ورسایا - بالکل ٹھیک سپھر کی لیک اسی دھرم پر میں نے بھی تن من نثار کیا سفر اختیار کیا -

رام چندر - (بالمیک جی سے) مہاراج بن میں رہنے کی آرزو ہے - موقع آسائش کی جستجو ہے - کوئی ٹھکانا بتائیے - کہاں رہوں بتائیے -

گانا

کا رشتہ نبھا دے

ے

آپ کہہ دیں تو ابھی قسلزم اعظم تھم جائے
پانی بہنے سے رُکے برف کی صورت جم جائے

رام چندر - تو اچھا میں جاتا ہوں - سمندر کو مناتا ہوں -

گانا

بہت سندھ جل اتھاہ - رُکت ناہیں جل پرواہ
پار جاؤں یہ ہے چاہ - سندھ راج دیجئے راہ
سندھ سُتا سیا کو لائے ہو یہوں میں دھک سہائے
جتن کرو جاہ میں جائے سندھ پار سب سپاہ

اے لکھشمن ذرا ادھر آنا - میرا دھنش بان تو لانا

ے

بد ذات نیل ڈال کے بیٹھا ہے کان میں
ساگر کا خون کروں گا ابھی ایک بان میں
طوفان کے تھپیڑے سے بڑا کر لگا غرق
ناوک کا بوند بھر جو ہے پانی کمان میں

لکھشمن - لیجئے مہاراج - رگھوکل یہان دھنش بان مگر آپ ایسے اوچھے پربان کیوں چلائیں - مجھے ہی فرمائیں - میں ابھی اگن بان چلاتا ہوں سمندر کو آگ لگاتا ہوں -

رام چندر - نہیں - نہیں تم ٹھہرو - تکلیف نہ کرو - ذرا مزہ دیکھو سمندر کی سزا دیکھو -

(تیر کمان لے کر چڑھانا اور ایک برہمن کا دُور سے چلانا)

برہمن - چھما کیجئے چھما کیجئے - اناتھ پر دیا کرنا - آپ کا کام ہے دینبال آپ کا نام ہے - آپ کے بزرگ گئو برہمن کی رکھشا کرتے آئے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

پھر نہ معلوم آپ کیوں اس قدر عتاب فرماتے ہیں۔ جو آگیا ہو۔ ابھی کئے دیتا ہوں۔ تن۔ من۔ دھن جس کی ضرورت ہو اسی وقت دیجیے دیتا ہوں۔

رام چندر۔ مجھے کسی سے بیر نہیں۔ مگر ہاں میرے ہاتھ سے ابھیمانی کی خیر نہیں۔ عاجزی کی انکسار کیا اتنا انتظار کیا۔ مگر سمندر نے سانس ٹوکار نہ لی۔ کان پر جوں تک نہ چلی ہیں سمندر کو نہ مار اتاروں گا تو سینا کیسے پار اتاروں گا

برہمن (ساگر) مہاراج جگت سرتاج آپ مجھے برہمن جانئے۔ ساگر کو پہچانئے خطا سے چھپتا ہوں۔ شرم سے پانی پانی ہوا جاتا ہوں۔ آپ شوق سے پار جائیں۔ پیادے جائیں سوار جائیں۔ خانہ دولت آباد چشم ما روشن دل ماشاد۔ مگر تھوڑی سی عرض ہے کہ نل نیل کا پل باندھنا فرض ہے۔ وہ بڑائی ہیں فن عمارت میں لاثانی ہیں جو چیز اُن کے ہاتھ سے پانی میں پڑ جائے وہ وہیں کیل کی طرح گڑ جائے۔

رام چندر۔ سگریو جی ذرا دیکھنا ساگر جی برہمن کے بھیس میں کیا فرماتے ہیں

سگریو۔ ہاں مہاراج پل کی تیاری کا حکم دیجئے۔

بندروں کا پل باندھنا

گانا

رام چندر۔ پُل باندھیں پُل باندھیں سردار۔ پُل باندھیں فوج اجرار
لشکر۔ پل سب کی صفت کے بندھیں گے۔ پل جس دم کریں گے تیار تیار
سب دل اُتریں گے۔ پیدل اُتریں گے۔ اُتریں گے شاہ سوار
سوار۔ نوکر حاضر۔ چاکر حاضر۔ حاضر ہیں فوج سالار
. . . . . .
پل باندھیں

سین دوم۔ جنگل اوّل

گانا

لشکر۔ ساری سینا ساگر کے پار بھئی ڈیرے پڑے داس ہیں کھڑے
کی لنکا پہ سب نے چڑھائی۔ اے۔ لو۔ ساگر۔ . . .
سینا میں ہیں دیوبندر کے ایسے کئی۔ نیل نل شرجھ کیسری
اب راون سے ہوگی لڑائی۔ اے۔ لو۔ ساگر۔ . . .

رام چندر۔ جامونت جی آپ نے دیکھا اب تک راون کی آنکھیں نہ کھلیں وہ بڑا ابھیمانی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہی غرور بربادی کی نشانی ہے ؎

ے

اُفق کب کبر و نخوت کی سزا پائی نہ خود سر نے
اٹھایا سر جہاں پھوڑے نے چیرا نوک نشتر نے

جامونت۔ آپ کو آج معلوم ہوا۔ میں نہ جانے کب سے جانتا ہوں اس کی رگ رگ پہچانتا ہوں چیونٹی کے پر نکلنا موت کی علامت ہوتی ہے۔ اور اپنے سوا کسی دوسرے کو نہ سمجھنا۔ آدمی کی شامت ؎

ے

اے افق چھوڑا نہیں مغرور کو تعزیر نے
شمع کا گل جب بڑھا کاٹا وہیں گلگیر نے

بھبیکھن مہاراج جب بُرے دن آتے ہیں۔ تو ایسے ہی ناقص خیال دل میں سماتے ہیں۔ میں نے سمجھایا تو یہ پھل پایا مندوری سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی۔ مگر راون کی جھک نہ گئی۔ پھر بھی کان نہ ہوئے۔ ٹھیک اوسان نہ ہوئے۔ لنکا جلی۔ مگر ہنومان سے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ایک نہ چلی

رام چندر۔ یہ سب کچھ تو ہے۔ مگر مجھے شکر کرنا چاہیئے۔ یا آمد کی خبر کرنا چاہیئے۔

نل۔ نہیں بس ایک دم تلوار تول دیجئے۔

نیل۔ جی ہاں فوراً دھاوا بول دیجئے۔

دودھ۔ ضرور بضرور یونہی کم بخت کی آنکھیں کھول دیجئے۔

رام چندر۔ میں آپ کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔ مگر بے فائدہ خونریزی سے ڈرتا ہوں۔ اگر سیدھی انگلی گھی نکل آئے۔ تو کیا ضرورت۔ کہ سب کے امن میں خلل آئے۔

ے

ہے کدورت سے زمانہ میں صفائی اچھی
صاف آئینہ میں صورت نظر آئی اچھی

بھبیکھن مہاراج جب تک راون مرچوں کا ناس نہ لے گا۔ تب تک کام نہ چلے گا۔

ے

افق کس نے کیا ہے راستی سے ٹھیک دشمن کو
ہو کیا سیدھا ہتھوڑے سے اگر پیٹیں نہ آہن کو

نٹر۔ بدھوانوں کا یہ کام نہیں۔ کہ کنوئیں میں گرنے والے کو نہ روکیں۔ اژدھے کے منہ میں جانے والے کو نہ ٹوکیں۔

ے

غافل کو لاؤ ہوش میں یہ جان کر افق
اندھے کو راستہ نہ بتانا گناہ ہے

نیل۔ جو آپ ہی سے کوئیں میں گرے موت کے منہ سے نہ پھرے۔ اس کی کیا سزا۔

رام چندر۔ اُس کو بھی روکنا چاہیئے۔ ٹوکنا ہی چاہیئے۔ اسی لئے چاہتا ہوں

کہ اپنی طرف سے اُسے اُونچ نیچ سمجھا دوں۔ نیک بد بتا دوں اگر مان جائے تو کیوں۔ لاکھوں کی جان جائے۔ نہیں تو نہ ہم سے لنکا دور نہ فتح کا ڈنکا۔

ے

افق انسان کی ذلت ہے زعم خود پرستی میں
غبارے دیکھو اونچے ہو کے گر پڑتے ہیں پستی میں

جامونت۔ آپ کی رائے مناسب۔ سمجھانا واجب مگر بیل بے منڈھے چڑھنا دشوار ہے۔ اُسکے سر پر بہرہ بھوت سوار ہے۔

ے

دماغ اہل خودی کا خلل نہیں جاتا
افق جو رسّی جلے بھی تو بل نہیں جاتا

رام چندر۔ ہمیں سمجھا دینے سے سروکار ہے۔ ماننے نہ ماننے کا اُس کو اختیار ہے۔ جو آگ کھائے گا پچھتائے گا۔ اپنا ہی منہ جلائے گا۔ ہمارا کیا لے جائیگا۔

سگریو۔ مہاراج آپ دھنیہ ہیں۔ چت کی ایسی شانتی اور کس میں ہو سکتی ہے۔ ایسوں پر دیا کرنے کی آپ ہی میں شکتی ہے۔ بہت اچھا تو پھر آگیا ہو کہ انتظام کیا ہو۔ کون جائے۔ راون کو پیغام سنائے۔

رام چندر۔ اس کام کی تو بجرنگ بلی ہی میں لیاقت تھی۔ انہیں گویائی کی بھی طاقت تھی۔ مگر ایک تو ٹھکائی۔ دوسرے انہوں نے لنکا جلائی۔ راون صورت دیکھتے ہی آگ ہو جائے گا۔ چوٹ کھایا ہوا کالناگ ہو جائے گا۔ اس سے وہ نہ جائیں۔ تو اچھا یوراج انگد تکلیف اٹھائیں تو اچھا۔

انگد۔ میں سر آنکھوں سے حاضر ہوں۔ حکم کی تعمیل میں کب قاصر ہوں یہ کون بڑا کام ہے۔ فرمائیے کیا پیغام ہے۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

میں اس طرح آداب کرتا ہے۔ راون کی جے کہ۔ دشمن کی چھے کہہ۔

انگد بہت بہتر راون ابھادن مہاراون کے دشمن کی جے۔

راون او گستاخ زبان سے یہ کمبختی شاخ۔ تو ہے کون ڈیڈھ یا پون نام بتا کام بتا۔

انگد ۔ میں پتہ بتاؤں گا۔ نام جتاؤں گا۔ تو آپ کی روح تھرائیگی جان اُڑ جائے گی۔

راون ۔ جو بات ہے گول مول ہے۔ سیدھے منہ بول۔ صاف صاف نہیں بتاتا ہے۔ فضول آلہا گاتا ہے۔

انگد فضول آلہانہ گاؤں۔ اچھا کان ادھر لائے۔ نام بتاؤں۔

گانا

انگد میرا نام۔ سوامی میرے رام۔ ماروں دشٹوں کو یہ ہے میرا کام
پورا کروں اپنے کاج کو۔ اوندھا کروں تیرے راج کو۔ برباد کروں
ایک دم تیری آن بان۔ بالی کا ہوں پوت۔ جس نے رکھا بغل میں
تجھ کو چھ ماہ تک صبح و شام۔

. . . . . .

راون ۔ کون رام۔ کیسا پیغام یہاں دُوت اُوت بھُوت کپُوت کا کیا کام

انگد ۔ ہیں آپ رام کو نہیں جانتے۔ رگھوبنس۔ ابھیرام کو نہیں پہچانتے واہ کیا خوب لگام زبان میں ہے۔ سمجھ لیجئے۔ یہ دوہا کس کی شان میں ہے

دوہا

جاہی مارگ موت ہے۔ واہی مارگ پوت
رام بھجے سو پوت ہے نہیں مُوت کا مُوت

میں انہیں رام چندر کا پالک انہیں کا گن گایک ہوں۔ آپ کپوت اپ بھوت آپ اوت مت کہہ لیجئے۔ آپ اسی لائق ہیں۔ بلکہ اس سے بھی فائق ہیں۔

راون ۔ او بدلگام زبان درازی نہ کر۔ بدزبانی نہ کر۔ صاف صاف بتا دے کہ یہاں تیرا کیا کام ہے۔

انگد ۔ بس کچھ نہیں۔ ہوس۔ کچھ نہیں۔ صرف آپ کی محبت گھسیٹ لائی الفت نے یہ صورت دکھائی۔ آپ اور میرے پتا شفیق تھے۔ دوست بدل رفیق تھے۔ پتا کے دوست کا اپکار واجب تھا۔ اظہار ہمدردی مناسب تھا جس وقت مجھے معلوم ہوا۔ کہ آپ رشی پلست کے ناتی ہیں۔ میرے پتا کے ساتھی سنگھاتی ہیں۔ تپشیا سے برہما کو پہنچا دکھایا۔ اندر کو شنگنی کا ناچ نچایا۔ اُس وقت آپ کی ایسی حالت پر آنسو بہنے لگے۔ دل و جگر کہنے لگے کہ ہائے ایسا پتاپی لنکیش اپنی مرجادا اپنی پرتشٹا کو کھو رہا ہے۔ ظاہر میں جاگتا ہے باطن میں سو رہا ہے۔ آپ میں کیسا ہی بل ہو۔ چاہیئے زندگی بھی اٹل ہو۔ مگر آپ نے اپنے ہاتھ پر جو کلنک لگایا ہے۔ سر پر جو آسمان اٹھایا ہے۔ وہ آپ کی جان لے کر رہے گا۔ سمندر کے پاس ایک خون کا سمندر بہے گا آپ نے راج کا گھمنڈ کیا۔ راج دھرم کو دھرم کے ساتھ سنڈ بنڈ کیا۔ عقل کھودی۔ ناؤ ڈبو دی۔ سری جانکی جی کو ہر لائے۔ دم دے کر لائے۔ اپنے کو دھرم کا بھاگی کیا اور دھرم کا تیاگی کیا۔ اب بھی کچھ بگڑا نہیں۔ جھگڑا نہیں جو ہو گیا سو ہو گیا۔ مہاراج رام چندر کا بندہ نوازی میں نام ہے۔ ذرہ پروری سے کام ہے۔ اُن کے دل میں گرہ نہیں ہے۔ عداوت کی جگہ نہیں ہے۔ وہ خطاؤں پر نظر نہ کریں گے۔ سب باتیں درگذر کریں گے۔ آپ ہٹ دُور کریں۔ میل ملاپ منظور کریں۔ صرف باہمی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

ملاقات کافی ہے۔ سیتا جی کو سونپ دینے میں خطاوں کی معافی ہے

ے

جو بگڑتا ہے بگڑ جاتی ہے صورت اس کی
اندھا آئینہ کو کرتی ہے کدورت اس کی

میل جول سے آنند مئی ہو جائے گی۔ بات آئی گئی ہو جائے گی۔

راون اوبندر کے بچے زبان نہیں سنبھالتا۔ منہ سے وہ باتیں نکالتا ہے جو کلیجے میں کانٹے بوتی ہیں۔ دل میں نشتر چبھوتی ہیں۔ چیتے گاتا ہے۔ باپ کا نام نہیں بتاتا ہے۔ بچپن سے گستاخیوں کی تلافی ہے۔ ناسمجھی کی وجہ سے معافی ہے۔ نہیں تو میں نے دیوتاؤں کے ایسے چیتنے ڈھیلے کئے ہیں۔ خون سے ہاتھ لال پیلے کئے ہیں۔ کہ ابھی تک سینکتے نہیں بن پڑتی۔ میرے زیر کرنے کے لئے عقل نہیں لڑتی۔ خیر مجھے اپنی تعریف سے کیا کام۔ نام بتا نام۔

انگد - میں سری رام چندر جی کا داس ہوں۔ آجکل انہیں کے پاس ہوں۔ انگد نام ہے۔ رام کی خدمت سے کام ہے۔ ایک دفعہ کوئی راون میرے باپ کی بغل میں رہ چکا ہے۔ دکھ سہ چکا ہے اسلئے باپ کا نام بتانے ڈرتا ہوں۔ خوف کھاتا ہوں۔ کہ اگر وہ راون آپ ہی ہوں تو دل کا بخار نہ نکالیں۔

راون - معلوم ہوتا ہے کہ تو بالی باندر کا فرزند ہے۔ جگر پیوند ہے۔ بالی باندر کا نام سنا تھا۔ اس کا انجام سنا تھا مگر افسوس تیرا نام انگد سنکر مجھے شش و پنج ہوا۔ سخت رنج ہوا جس وقت تو ماتا کے گربھ میں سمایا۔ زمین پہ آیا۔ اسی وقت کیوں نہ مر گیا۔ کیوں نہ جان سے گذر گیا۔ بالی ایسے بلوان راجہ کا بیٹا اور ایسا ہیٹا کہ بنباسی

کے قدموں پر گرے چھٹی چپاتی لاتا پھرے۔ اس سے بڑھکر خاندان کے لئے روسیاہی اور کیا ہے۔ تباہی اور کیا ہے۔ اچھا تو نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ اب بتا کہ بالی کا مزاج کیسا ہے۔ راج کاج کیسا ہے۔

انگد - ان کی صحت مزاجی کی کہاں دھوم نہیں مگر مجھے بالفعل خیر عافیت معلوم نہیں۔ آپ چند روز میں انہیں سے خود دریافت کر لیجئے گا۔ شرف ملاقات سے جی بھر لیجئے گا۔

راون - ارے تو وہی ناخلف ہے۔ جو اپنے باپ کے دشمن کی طرف ہے۔ اُف سارا خاندان سیتا ناس کیا۔ تف ایک بنباسی کا پاس کیا۔

انگد - آپ کا خیال وہمی ہے۔ غلط فہمی ہے۔ گو بندہ بنباسی کا داس ہے۔ لیکن زیادہ آپ ہی کا پاس ہے۔ مجھے تجربہ ہو چکا ہے۔ میرا باپ بیڑا ڈبو چکا ہے۔ اسی سے آپ کو سوتے سے جگانے آیا ہوں۔ سمجھانے آیا ہوں۔ کہ ٹن کی نہ لیجئے۔ خاندان کا ستیاناس نہ کیجئے۔

راون - اگر سچ مچ انگد تیرا نام ہے۔ تو کل ناشک ہونے میں کیا کلام ہے۔

انگد - لنک پتی آپ بار بار کل ناشک کہتے ہیں۔ چپ نہیں رہتے ہیں۔ کہتا ہوں کہ کہیں الٹی نہ پڑ جائے۔ میں رام کا دوت ہوں ان کی طاقتوں کا ثبوت ہوں جن کے چرنوں کے درشنوں کو شیو برھما تک ترستے ہیں۔ جن کے سر پر سُر پُر سے پھول برستے ہیں۔ ان کی چرن رج کو ماتھے پر لگائے ہوئے تیرے گھر میں ہوں تیری نظر میں ہوں۔

راون

گانا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بس بس کہتا ہوں چونچ کو سنبھال - کیا واہیات کیسی بکتا ہے -
خرافات قینچی ہے زبان تیری باتیں تیری نشتر نہ لام کاف
اب مُنہ سے کچھ نکال -
زبان کو روک - جلی کٹی نہ تو باتیں کر - ترش کلامی ایسی - سخت
زبانی ایسی - ابے تیے یوں جو کرے تیری کیا مجال -

نثر

مجھے نیتی کا پاس ہے تیرے باپ کی پریتی کا پاس ہے - نہیں تو
گستاخیوں کی سزا دیتا - گدی سے زبان کھینچوا دیتا - ادب کا
نام نہیں - زبان میں لگام نہیں - زبان تھام دے -

انگد - میرے منہ میں کوئی لگام دے ایسا تو دنیا کے پردے پر نہیں -
مجھے ایسے گیدڑ بھبکیوں کا ڈر نہیں - بڑا نیتی کا واقف کار بن کے
چلا ہے - بتائیے تو کہ پرائی استری کا چرانا نیتی ہے یا انیتی
روا یا ناروا - ریت یا کریت جایا بے جا - راون جی آپ نے اپنی
بات گھٹا دی - ناک کٹا دی - سورپ نکھا کی ناک کٹی - تمہاری
بات گھٹی - اس پر بھی آپ نیتی پر نہ چلے - ایک دم نہ ٹلے - اسی سے
تو میں آیا - کہ ایسے نیتی دان کے درشن کر آؤں - جو کچھ ہاتھ میں
طاقت ہو ارپن کر آؤں -

راون - او مورکھ کیوں زبان لڑاتا ہے - اونٹ کی طرح بلبلاتا ہے - میرا
بل نہیں دیکھا - ٹڈی کا ساول نہیں دیکھا - میں نے کیلاش اُٹھا
کر دیوتاؤں کے کلیجے ہلا دیئے سر کاٹ کر مہادیو جی کو چڑھا
دیئے - مجھ سے بڑھ کر تیرے یہاں بلوان کون ہے - جوان
کون ہے - جن رام پر تو اکڑتا ہے - جن کا قدم پکڑتا ہے -
وہ تو استری کے بیوگ میں ادھ مرا ہو رہا ہے - جان کھو رہا ہے
اس کے بھائی لکھشمن کی جان میں جان نہیں - ہاتھ پاؤں
ہلا سکے امکان نہیں - باقی رہا سگریو - وہ اتنے دنوں

کا ننگا بھوکا - ہاتھ پاؤں کا سوکھا - پریشان کنگال اُس میں
توانائی کہاں بھبیکھن بھگا بٹیر اس میں طاقت زور آزمائی کہاں
جامونت بوڑھا - جپل نہ تیج نہ بانہہ بل - آج مرا کل دوسرا دن
پھر سامنے آنے ناممکن - ہاں سارے دل میں ایک طاقت ور
ہے - شریر ہے تو وہ کہ جس نے یہاں آگ لگائی تھی - لنکا
جلائی تھی -

انگد - (ہنسکر) یہ آگ لگانا کیسا لنکا جلانا کیسا کس نے آگ لگائی کیونکر لنکا
جلائی - کیوں آگ لگائی -

راون - ایک بانر آیا تھا - وہ لنکا جلا گیا - پھر مارے ڈر کے چلا گیا - سنا ہے کہ
اس کا نام ہنومان ہے - لوگ کہتے ہیں کہ بڑا بلوان ہے -

انگد - ارے ہنومان لنکا جلا گیا - اور پھر چلا گیا - وہ ہماری سینا میں ایک
کمزور سے کمزور لڑنے بھڑنے سے معذور ہے - اس میں لنکا
پھونکنے کی کہاں مقدور ہے - جان پڑتا ہے کہ آپ ٹھٹھا کرتے
ہیں - مخول کرتے ہیں - اگر سچ مچ اس نے آگ جلائی آپ کے
دولت خانہ میں آگ لگائی تو بہت خراب کیا بڑا عذاب کیا - سری
رام چندر جی کسی کو دُکھ نہیں دینا چاہتے ہیں - چت کی شانتی کو
نبھاتے ہیں - ہنومان جی نے اُن کی آگیا کے برودھ کیا - آپ
کا فرمانا صحیح اُس کی غلطی صریح ہے - ورنہ آپ سے لڑ کر کسی بہادر
کی عزت نہیں ہوتی - بلکہ اُس کی بہادری خود جیتنے پر بھی اپنی
عزت کھوتی ہے -

راون - میں چاہتا تو اس کو مسل ڈالتا - مگر مکھی مچھروں کے مارنے میں
دلاوری نہیں سروری نہیں - اس سے میں نے ٹال دیا - صرف
دم جلا کر لنکا سے نکال دیا - یہ فقط رام چندر کی رعایت تھی - میری
عنایت تھی - ورنہ میرے یہاں کی چیونٹیاں اُسے کچل ڈالتیں -
ہڈی ہڈی کا اچار نکالتیں - مگر مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کیا واہیات ہے۔

انگد - آپ آپ ہی ہیں - آپ کی کیا بات ہے - مگر معاف کیجئے گا - انصاف کیجئے گا - ایک چھوٹی سی بات کہتا ہوں موٹی سی بات کہتا ہوں - ہنومان جی نے مہاراج سے تو کچھ کہا ہی نہیں - وہ تو مارے ڈر کے پھر وہاں آیا ہی نہیں - مگر مجھے خبر ملی تھی - کہ آپ نے اُس کے ہاتھوں دُکھ سہا ہے - شورسیروں کی گرد جھاڑی - لنکا پھونکی - سمن باٹکا اجاڑی اچھے کو مارا - لنکنی کو تارا - سب کچھ کیا - مگر کسی نے کچھ نہ بنا لیا - آپ سے کچھ نہ بن آئی - کہیں اُس نے بے پر کی تو نہیں اڑائی -

مثل ہے -

کہ کتا اپنی گلی میں شیر ہوتا ہے - شیر کیا شیر سے بھی دلیر ہوتا ہے ؛

نثر

مگر حیرت ہے کہ ہماری فوج کے ایک حقیر بہادر ہنومان کا آپ کچھ نہ بنا سکے - ذرا بھی ہاتھ نہ دکھا سکے اور پھر بھی اکڑتے ہیں - تنتے ہیں اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہیں -

راون - بے شعور - مغرور - بے وقوف - نادان - ایسی گز بھر کی زبان اگر تو بالی کا بیٹا نہ ہوتا - تو یہیں ڈھیر کرتا - تو کیا تجھ ایسے بادن ہزار زبر کرتا اوچھو کرے تو میری طاقت کو کیا جانے - رسکھند ہر کو کیا پہچانے - میرے بانہ بل کا حال شوجی مہاراج جانتے ہیں - دیوتا مجھے شورسیروں کا سرتاج مانتے ہیں میرے بھائی کمبھ کرن سے کال بھی تھر تھر کانپتا ہے - جمراج ڈر سے منہ ڈھانپتا ہے میرا بیٹا میگھناد جس نے اندر کو کھلونے کی طرح بس میں رکھا ہے تو کیا کبیر بنس کے مرتبے بڑھا دیئے - اپنے ہاتھ سے سر کاٹ کر مہادیو جی کو چڑھا دیئے - کیلاش کا کیلاش ہاتھ سے اٹھانا میرے سوا

کس کا کام ہے - پھر میرے مقابلے میں کیا رام ہے -

انگد - دیکھئے کہیں نظر نہ لگ جائے - حکم دیجئے - اُس پند گندھک کی دھونی سلگ جائے - آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کاٹ کر بہادری دکھائی - زور آوری کی دھوم مچائی - بھلا یہ تاب و توانائی کیا - طاقت آزمائی کیا - بہادری تب تھی جب کوئی دوسرا سر کاٹ کے مہادیو جی کو چڑھاتا اپنا مرتبہ بڑھاتا کیا اشچرج کہ سری رام چندر جی ہی کے ہاتھوں ایسا کام ہو - سر کاٹنے ہیں انہیں کا نام ہو -

راون بس چپ زبان سنبھال اب کوئی حرف منہ سے نہ نکال - بھاگ یہاں سے مجھے بھی جہاں سے - تجھے خیال کیا ہے - رام کی مجال کیا ہے - ابھی پھونک ماروں - تو ہمالچل پربت تنکی کی طرح اُڑ جائے - اشارے سے للکار دوں - تو سورج پچھم کی طرف مڑ جائے - رجس وقت نقش مقدر دیکھتا ہوں - برہما کے اکشر دیکھتا ہوں - طبیعت مضحکہ اڑاتی ہے - دیوتا ہو کر ایسی نادانی - حماقت کی نشانی - آپ چشم بد دور - میری سرنوشت میں تحریر فرماتے ہیں - کہ میں انسان کے ہاتھ سے مارا جاؤں گا - انسانی تلوار کے گھاٹ اُتارا جاؤں گا - میں نے سمجھ لیا کہ برہما سٹھیا گئے - بھنگ کا لوٹا چڑھا گئے - سٹھیانے پر اوسان کہاں ہم لوگوں کا سادھیان کہاں) رام ڈھائی پسلی کا آدمی میرا کیا بگاڑ سکتا ہے - رن میں بہادروں کے قدم کیسے اکھاڑ سکتا ہے -

انگد - کیا کہوں - تجھ ایسے گیدڑوں کے مارنے میں رام کی بدنامی ہے - میرے نام کی بدنامی ہے - نہیں تو ابھی آپ کا منہ کجل ڈالتا - ہاتھ پاؤں مسل ڈالتا - آپ اپنی طاقت کا آلہا نہ گائیں - زیٹ نہ ہانکیں - جیتے نہ گائیں - میں آپ کا زور خوب جانتا ہوں - اچھی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

طرح پہچانتا ہوں - اخ آہ - واہ - واہ آپ وہی تو ہیں جنہوں نے اُس وقت طاقت کے جوہر دکھائے تھے جب سہسر باہو نے سر پر چراغ جلائے تھے -

راون او بدزبان - او نادان کیا بک بک کرتا ہے - ذرا بھی نہیں ڈرتا ہے - زبان سنبھال منہ سے واہیات لفظ نہ نکال - بڑی طرح دے چکا ہوں - صرف اپنی طرف دیکھ کر رکا ہوں جس کے برتے پر تو اکڑتا تنتا ہے - وہ مانا کہ تین لوک کے بھی راجہ ہیں - مگر میرے راچھسوں کا نرم کھاجا ہیں - دیکھ لینا سب کا آچار نکل جائے گا - پہاڑ بھی سامنے ہوگا تو ٹل جائے گا ؛

انگد - او راون یہ گستاخیاں سری رام چندر جی کی شان میں - ویدوں لگام زبان میں - ابھی تیری ہڈی پسلی چور چور کر دیتا - سر گردن پر سے کافور کر دیتا - مگر ملال ہے تو یہ - خیال ہے تو یہ کہ بھگوان سری رام چندر جی کا فرمان نہیں - مجھے خود رائی کا امکان نہیں - اس وقت جتنا چاہے چھک لے بھک لے اگر اُن کا ارشاد ہوتا تو سر ہوتا اور خنجر فولاد ہوتا - لڑائی کے موقعہ پر جنگ آزمائی کے موقعہ پر حلق میں اُنگلی نہ ڈالی - منہ سے زبان نہ نکالی - تو انگد نام نہیں - بہادری سے کام نہیں - لے میں زور آزماتا ہوں - قدم جماتا ہوں جس میں دم ہو - قدم اکھاڑے - طاقت کا جھنڈا گاڑے - اگر قدم ہل جائے - رل جائے - تو بھگوان سری رام چندر جی کے چرنوں کی قسم میں سوگند کھاتا ہوں - حلف اٹھاتا ہوں - کہ مہاراج سری سیتا جی سے ہاتھ اٹھا لیں گے - الٹے پیروں بن میں چلے جائیں گے - پھر نہ چھیڑ چھاڑ نہ لڑائی بگاڑ - اچھا لے بُلا پہلوانوں کو جوانوں کو قدم سرکائیں - دم دکھائیں -

راون - اے بہادرو - اس کا پاؤں اٹھاؤ -

(راچھسوں کا پاؤں اٹھانا - پاؤں کا نہ اٹھنا)

(راون کا خود اٹھنا)

راون - دیکھ ابھی پاؤں کا اٹھانا کیسا ہلانا کیسا - ٹانگ گھما کر آکاش پر پھینکے دیتا ہوں - اچھی طرح خبر لیتا ہوں -

انگد - ہاں ہاں آئیے آئیے دیر نہ لگائیے - دل کی ہوس نکال لیجئے - زور دیکھ بھال لیجئے -

(راون کا اٹھنا اور قدم کو پکڑنا چاہنا)

انگد - او عقل کے دشمن میرے قدموں میں کیوں ہاتھ لگاتا ہے - مر مر آگے سر جھکاتا ہے - پاؤں پڑنے سے کچھ بھلا نہ ہوگا - نجات کا عقل حل نہ ہوگا - چل سری رام چندر جی کے قدموں پر گر - اِن کے گرد پھر - وہی تیرے سب اپرادھ چھما کرینگے - اُنہی کی کرپا سے سب راکھش تریں گے - اُن کے چرنار بند چھوئے بغیر مجھ میں معاف کرنیکی طاقت نہیں لیاقت نہیں -

راون گانا

لینا پکڑنا جانے نہ پائے لنگور - کہاں ہیں کہاں ہیں بیر شور رام کے بل پر اتنا غرور - مجھ سے او تجھے یہ مقدور - لینا . . . چھوٹے منہ سے اتنی بڑی بات - واہیات - خرافات - منہ میں خاک دھور -

دوڑو - دوڑو - دوڑو خوب ہی سدھارو - لڑکے پچھاڑو - پکڑ دھکڑ کے - چہرہ بگاڑو - توڑو - مروڑ بدن دون کو - کر کے ہڈی چور - چور - لینا . . . . . .

(انگد کا بھاگ جانا)

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سین چھٹا ۔ جنگل اوّل

(انگد کا آنا اور کہنا)

انگد

تدبیر سے قسمت کی بُرائی نہیں جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہیں جاتی

افسوس ہیں نے ہزار کوشش کی ۔ لاکھ سر مارا ۔ مگر وہاں وہی ڈھاک کے تین پات ۔ کسی کے کان پر جوں تک نہ چلی ۔ سچ ہے ۔ وناش کالے وپریت بُدھی ۔ جب دن بُرے آتے ہیں تو عقل پھر جاتی ہے ۔ افسوس ۔

بخت کی اپنے ذرا بھی جو رسائی ہوتی
بات لنکیش کے دھیان میں میری آئی ہوتی
بہت ہی خوب تھا باہم جو صفائی ہوتی
بات یوں بڑھتی نہ ہرگز نہ لڑائی ہوتی

نثر

اچھا بیٹا راون دیکھ تیری یہ ہٹ دھرمی تجھے کیا کچھ دکھاتی ہے ۔

(انگد کا جانا)

سین پانچواں ۔ جنگل دوئم

رام چندر ۔ ہنومان جی انگد کو بڑی دیر ہوئی ۔ نہ معلوم ان پر کیا بنی

ہے ۔

ہنومان مہاراج رگھوکُل بھان ۔ انگد جی آتے ہونگے ۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ۔

(انگد کا آنا)

انگد ۔ مہاراج چرن بندھنا کرتا ہوں ۔

رام چندر ۔ سُکھی رہو بھگنی من رجے ۔ کہو کیا خبر لائے ۔

انگد ۔ مہاراج میں راون کے پاس ہو آیا بات کھو آیا ۔

لچھمن کیا اُس نے تمہاری بھی بات ٹالی ۔ کانوں کی روئی نہ نکالی ۔

انگد ۔ وہ سیدھے منہ بات نہیں کرتا ۔ مطلق نہیں ڈرتا ۔ لڑائی کے بغیر مفر نہیں ۔ وہ کہتا ہے ۔ کہ یا رام کا تیر یا اپنا سر نہیں ۔

لچھمن ۔ اُس کے دماغ میں چربی ہے ۔ خودسری بھری ہے ۔ تو یہاں بھی سر کا بھوت اُتارنے کو فوج تیار ہے ۔ ہے اور تلوار ہے ۔ اگر البشر کو لنکا والوں کا خون بہانا ہی منظور ہے ۔ تو میری فوج مجبور ہے ۔

گانا

دھاؤ رے دھاؤ رے ۔ سینا کے بیرو ۔ سمر ماہیں پربھو کو سمر پکڑو جکڑو ۔ ٹپکو ۔ جھٹکو ۔
اٹھو ۔ اٹھو ۔ اٹھو شستر دھار چلو ۔ چلو ۔ چلو ۔ سینہ اُبھار ڈنکا لنکا بیچ بجاؤ ۔ چھوڑو نہ کوئی شور بیر ۔ ہنو رندھیر ۔ مارو تیر ۔ الیو بڑھو نہ ہووے بچاؤ ۔

(سب کا جانا)

سین چھٹا ۔ جنگل اوّل

گانا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

لشکر - ہم ہیں جیالے - نہیں ہم سا کوئی بیر ہے -
ماریں جسے بھالے - نہ ہوش کو سنبھالے
ونگ کریں جنگ سے - خدنگ سے - تفنگ سے تیغ دھجیاں
اُڑائے - تیر سر اُچھالے -

سین ساتواں - کٹ جنگل

میگہ ناد - خبردا
لچھمن - ہوشیار
میگہ ناد - یہ لوبان
لچھمن - بچا اپنی جان
میگہ ناد - اچھا اب کے سہی -
لچھمن - وار خالی - تف کچھ نہ رہی -
میگہ ناد - ہاتھ بہک گیا -
لچھمن نہیں نہیں تھک گیا -
میگہ ناد - میں تھکنے والا -
لچھمن - نہیں نہیں میدان سے کھسکنے والا -
میگہ ناد - (اوچھل کر) او لچھمن او لچھمن کیا سر مار رہا ہے - کیا شیروں کی طرح ڈکار رہا ہے - بھاگ جا گھر یہ دیکھ سیتا کا سر -

(سب فوج کا حیران ہو جانا)

نل - ہائے کمبخت نے یہ کیا ستم ڈھایا - مہارانی سیتا کے دھڑ سے سر اُڑایا -
نیل - ہائے کمبخت نے مہارانی کا سر کاٹ لیا - تلوار نے خون چاٹ لیا -

دو بدھ ارے اب ہم سری رام چندر کو کیا منہ دکھائیں گے - کس طرح سامنے جائیں گے - ہم تو جیتے جی مر گئے - جی جان سے گذر گئے - مگر ہتھیار نہ اٹھانا کیسا - مفت جی گنوانا کیسا - اب تو ہم ایک ایک کا خون چوس کر دم لینگے - سخت سے سخت سزا دیں گے - میگہ ناد جاتا کہاں ہے - وہ ہے اور ہمارا تیر و کمان ہے -
نل - جب سیتا مہارانی نہیں - تو ہمیں بھی لطف زندگانی نہیں - ہم ہونگے اور دشمن خونخوار - دشمن ہوں گے اور خون کی پیاسی تلوار -
لچھمن - کیوں کیوں - آپ لوگ گھبرا کیوں گئے - بھلا کسی میں ایسی بھی لیاقت ہے - طاقت ہے - کہ ہماری مہارانی سیتا کا ایک رویاں بھی دُکھا سکے - ہماری جان سکھا سکے - وہ ٹیڑھی بھنویں کر دیتیں - تو میگہ ناد کے پران نکال لیتیں - آپ کو گمان ہی گمان ہے - مجھے اطمینان ہے - دیکھئے میں سب بھانڈا پھوڑے دیتا ہوں - میگہ ناد کی بات گوڑے دیتا ہوں -

(میگہ ناد کی طرف)

او راکشس کی اولاد میگہ ناد - ایسے بھروپ کسی اور کو دکھا ایسے کرتب کسی اور کو سکھا - یہاں رنگے سیاروں کو دُور سے پہچان لیتے ہیں - چھو منتر جان لیتے ہیں - دیکھ یہ بان آیا اور غائب سب مایا -

(تیر مارنا و سب مایا غائب)

عقلمند یوں بات کو ٹٹولتے ہیں - قلعی کھولتے ہیں - بس آخر دیکھا - کہاں سیتا کا دھڑ ہے اور کہاں سر - کہاں گردن اور کہاں خنجر - تجھ سے تو کچھ نہ ہو سکا - خون سے ہاتھ دھو سکا ہوشیار - خبردار - میں تیرے سر کو دھڑ سے الگ کرتا ہوں اچھی طرح سزا دیتا ہوں - (لڑائی ہونا)

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

(راون کا شکتی بان مارنا)
(لچھمن کا بیہوش ہو کر گرنا)
لچھمن - ہائے رام - ارے رام - رام - رام -
ہنومان - ہیں ہیں لچھمن جی مہاراج -
سب کا انگشت بدنداں)

ڈراپ

باب دوم

سین اوّل - جنگل جھونپڑی

درباری - رام چندر

گانا

لچھمن جی جیتیں - نشچر دل سنگرام - دشمن دل ہاریں
دم نہ ذرا ماریں - ہووے سب کا کام تمام - دعا ہماری صبح و
شام - بولیں ہم سب خاص وعام - جے سری لچھمن جے سریرام

(ہنومان کا لچھمن جی کو بحالت بیہوشی لے کر آنا)

رام چندر -

گانا

مورچھت ہوئے کیسے لچھمن بھائی
ہائے ورگ گگن برساوت جل دکھ گہن چھائی

آنکھیں تو کھولو - منہ سے تو بولو - جیبہ دھڑکت ہے - ہیبہ پھڑکت ہے - دھیرج دو کوئی شبد سنائی -

نثر

ہائے لچھمن بھائی یہ رکھائی - میں پکارتا ہوں - ڈھاریں مارتا ہوں - اور تم منہ سے نہیں بولتے - آنکھ تک نہیں کھولتے جن بزرگیوں پر دل نثار تھا - وہ ہی نظروں سے گر گئیں - جس صورت کا سامنے سے ہٹنا ناگوار تھا - اُسی سے آنکھوں کی پتلیاں پھر گئیں - بانو پسینے کے عوض خون گراتے تھے یا آنکھوں سے خون بہتا ہوا دیکھ کر بھی دل نہیں پگھلتا - ساتھ آئے تھے کہ رام کو اکیلا نہ رہنے دینگے - تنہائی کے دکھ نہ سہنے دیں گے - ہائے آج رفاقت سے منہ موڑتے ہو - موت کے منہ میں ساتھ چھوڑتے ہو - اب لنکا میں دھاک کیونکر رہے گی - ناک کیونکر رہے گی - تم بازو تھے - طاقت میں ہم ترازو تھے - اسی برتے پر کمان تانی تھی - لڑائی کی ٹھانی تھی - جب بازو ہی نہیں تو بازوؤں میں جان کہاں - اور جب بازوؤں میں جان نہیں تو ہاتھ میں کمان کہاں - پیارے ہوش میں آؤ - جوش میں آؤ - تمہاری جانکی لنکا میں دکھ جھیل رہی ہے - جان پہ کھیل رہی ہے - ان کا چھٹکارا کیسے ہوگا - بغیر لڑائی کے نمٹارہ کیسے ہوگا - جنک نندنی جب سُنے گی تو سر دھنے گی - نہ اُن کی نہ میری جان کی خیر ہوگی - دونو کی حالت غیر ہوگی - وہ دم توڑیں گی - چولا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

چھوڑیں گی ۔ میں بھی انگوٹھی کا ہیرا چبالوں گا ۔ زہر کھا لوں گا ۔
بھرت کا جانتے ہو ۔ یونہی زندگی سے دل سیر ہے فقط خبر
سننے کی دیر ہے ۔ کوشلیا ماتا یونہی زندگی کے دن بھر رہی ہے ۔
سمنترا ماتا ہماری تمہاری جدائی میں خود ہی مر رہی ہے ۔ خبر ہوئی
اور سب کی نظروں میں دنیا سیاہ ہوئی ۔ جان لینا کہ اجودھیا
کی اجودھیا تباہ ہو گئی ۔ پیارے تم جبری ہو ۔ چھتری ہو ۔ چھتری
کے بدن کو زخم ہی زیور جواہرات ہے ۔ بہادر کو مردانہ
موت ہی حیات ہے ۔ تم نے جنگ آزمائی میں سر دیا ۔
رگھو بنسیوں کا نام روشن کیا ۔ سعادت مند ایسے ہی ہوتے ہیں ۔
دنیا کے سربلند ایسے ہی ہوتے ہیں ۔ مجھے دھرم جدھ میں
جان جانے کا غم نہیں ۔ اپنے مرمٹنے کا بھی الم نہیں ۔ رنج ہے
تو یہ شش و پنج ہے تو یہ کہ ہائے بات میں فرق آتا ہے ۔ پرن
پر پانی پھرا جاتا ہے ۔ کچھ یاد ہے کہ بھبیکھن سے کیا قول ہارا
ہے ۔ کس واسطے ہاتھ پر ہاتھ مارا ہے ۔ بھائی اٹھو ۔ لنکیش
کہنے کی لاج رکھو ۔ بھبیکھن کے سر پر تاج رکھو ۔ سیتا
سے ہاتھ دھونا منظور ۔ تمہارے ساتھ بستر مرگ پر
سونا منظور ہے ۔ ماتاؤں کی بے قراری گوارا بھرت شترو ھن کی
آہ و زاری گوارا ۔ لیکن قول پورا نہ کرنا ۔ دھرم سے گذرنا تم
منظور کرتے ہو ۔ عہد شکنی کے لئے مجبور کرتے ہو ۔ اگر نہیں
تو بڑے بھائی کی بات نہ ٹالو ۔ ہوش و حواس سنبھالو ۔ سورج
بنس میں چار چاند لگا لو ۔ میری حالت دیکھو بھالو ۔ قول کو
نبھا لو ۔ میرے ساتھ سرگ کی راہ لو ۔ بس لچھمن جی زیادہ بے
وفائی نہ کرو ۔ اعتنائی نہ کرو ۔ مجھے ادھر بھبیکھن کو تاج
پہنانا ہے ۔ ادھر ماتا سمترا کو منہ دکھانا ہے ۔ اٹھ سے لو لو
آنکھیں کھولو ۔ ہائے لچھمن جی تمہیں آج کیا ہو گیا

اگلا سا مزاج کیا ہو گیا ۔ اپنے رام پر ذرا سا ترس نہیں ۔ ایک
نظر دیکھنے کی بھی ہرس نہیں ۔ ایک دفعہ کروٹ بدل لیتے تو جان
میں جان آجاتی ۔ میرے ہاتھ سے ذرا سا جل لے لیتے تو
طبیعت نہ مرجھا جاتی ۔ مگر افسوس تم مجھ سے بھی کٹائی کاٹتے
ہو ۔ دنیا سے دل اچاٹتے ہو ۔ اب تک بیہوش پڑے ہو پیارے
ذرا تو اٹھ کھڑے ہو ۔ اگر رفاقت کا معاوضہ لینا منظور ہے ۔ تو
یہاں کون مجبور ہے ۔ کہو تو تیر مار لوں ۔ خنجر حلق میں اتار لوں
بس یہی فاصلہ ہے نہ تمہارا شکوہ نہ میرا گلا ۔

نہ خاک نہ خاشاک ۔ خس کم جہاں پاک

جامونت ۔ لنکا پتی بڑی خراب بات ہوئی ۔ رات ہوئی اور فکر سے نہ نجات
ہوئی ۔ لچھمن جی کی طبیعت سست ہے بالکل نادرست ہے
طبیعت نہ بھڑی تو بڑی خرابی ہو گی ۔ رام چندر جی کو حد سے
زیادہ بے تابی ہو گی ۔ دور از خیال دشمن پامال ۔ رام چندر
جی کی بھی خیریت کا اطمینان نہیں ۔ اُن میں ابھی سے جان
نہیں ۔ لچھمن ہیں تب رام ہونگے ۔ تب آپ کے بھی کام
ہوں گے ۔ اب وقت نہ کھونا چاہیئے ۔ کچھ علاج ہونا
چاہیئے ۔

بھبیکھن ۔ میں بھی یہی فکر کر رہا ہوں ۔ انہی اندیشوں سے ڈر رہا ہوں ۔
مگر مجبوری یہ معذوری یہ کہ میں لنکا جا نہیں سکتا ۔ وید کو
لا نہیں سکتا ۔ جاؤں تو جان گنواؤں ۔ راون ہڈی ہڈی چور کر
دے گا ۔ کھال میں بھس بھر دے گا ۔ اگر کوئی جانے والا ہو
تو مرض کا ازالہ ہو ۔ لچھمن جی بھلے چنگے ہو جائیں ۔ راون کے
حواس کھو جائیں ۔ لنکا میں سکھین وید بڑا نامور ۔ سمجھ لیجئے کہ
اپنے وقت کا دھنتر ہے ۔ وہ آجائے تو ابھی مریض کو اٹھا کر

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

بٹھلائے ۔

جامونت (رام چندر سے) مہاراج ذرا دل کو سمجھائیے ۔ اتنا نہ گھبرائیے بھبیکھن جی کہتے ہیں ۔ کوئی لنکا چلا جائے ۔ اور سکھین وید کو لے آئے ۔ اس کی ایک ایک بوٹی کو اکسیر پر شرف ہے ۔ ایک ایک گولی تیر بہدف ہے ۔ ادھر لچھمن جی نے گولی کھائی ۔ ادھر غش کو دھتا بتائی ۔ کل پھر رن چڑھیں گے ۔ لڑنا کیا پہاڑ کو بھی لات جڑیں گے ۔

رام چندر انجنی نندن پون سوت ۔ آفت سر پر پڑی ہے ۔ مصیبت کھڑی ہے ۔ قیامت کی گھڑی ہے ۔ موت سامنے منہ پھیلائے کھڑی ہے ۔ لچھمن جی کو ہوش حواس نہیں ۔ ان سے تم کو خاص محبت ہے ۔ دلی الفت ہے ۔ تم چاہو تو ابھی اٹھ کھڑے ہوں زمین پر بیہوش نہ پڑے ہوں ۔ تمہاری ذرا سی تکلیف پر ان کی زندگی کا انحصار ہے صحت کا دارومدار ہے ۔ انکا رویاں دکھنا میری جان لے جائے گا ۔ ایسے بھائی کو کہو کہ رام کس کو منہ دکھائیگا ۔ اب تمہیں پر سب کی نگاہ ہے ۔ سکھین وید کو لے آؤ ۔ ہر ایک کی چاہ ہے ۔ لچھمن جی کی جان بچ گئی ۔ تب تو بھبیکھن کو لنکا بچ گئی ۔ نہیں تو پھر نہ رام ہوگا ۔ نہ اہل دنیا کو آرام ۔ کوئی بھی نہ کام ہوگا ۔ ہاں اپنا ہی کام تمام ہوگا ۔ چلو بس خاتمہ بالخیر صرف ایک لچھمن جی کے بغیر ۔

ہنومان ۔ آپ کیا فرماتے ہیں ۔ ذرا سی بات کے لئے گھبراتے ہیں ۔ جیتے جی لچھمن جی کا کیا مجال کہ رویاں بھی میلا ہو ۔

(گانا مہابیر)

میں سکھین کو لیت اب ہیں جات ۔ بہت جل کا ہے اکھیئن سے دھیر دھر دہیں کوئی سوچ کی بات ۔ جیٹیوں اوڑ کے پنکھ بن میں

آبوں پون سم گرت جو ہوئی ہیں سین ۔ بید لنک کو سکھین لیئوں دھائے کہ پا این ہاتھوں ہاتھ ۔

(مہابیر کا جانا ۔ اور سکھین بید کو لانا)

بھبیکھن ۔ سکھین جی سکھین جی ۔ اٹھئے اٹھئے بہت سو چکے سوئے ہوئے گھنٹوں تو ہو چکے ۔

گانا

سکھین ۔ کیا میں دیکھت ہوں ۔ سپنا رے ۔ اپنا دیکھ پرت کو آؤ ناہیں بن کے برچھ ہیں رچھ رن کے لنگور دل گھبرے ۔ گھر نہ در نہ نہیں انگن وانگن کچھ ۔ ہانپت ہیبہ را کا نپت جیا انگ سکل تھر تھرائیں جیالے جیالے بھالو ہیں چھونڈش بڑے ۔ بڑے سمبھالے بل بڈھوالے ۔ سُدھ ناہیں ۔ بدھ ناہیں اک اک ہوں میں دیکھت ٹھائیں کچھ ڈر ڈر کے تھر تھر تھر تھر وداؤ نین جل بھر بھر سب ہی رہ رہ کراہیں ۔

بھبیکھن ۔ آپ حیران کیوں ہیں پریشان کیوں ہیں ۔ یہاں کسی کو غیر نہ جانئے ۔ مجھ کو پہچانئے ۔

سکھین ۔ جی ہاں پہچان لیا ۔ آپ یہاں ہیں ۔ جان لیا ۔ مگر میں یہاں کیسے آیا ۔ مجھ کو گھر سے کون لایا ۔

بھبیکھن ۔ بھائی راون نے سری لچھمن جی پر غصہ اُتار اشکتی بان مارا ۔ وہ غش میں پڑے ہیں ۔ ہم سب سرہانے کھڑے ہیں ۔ ان کا علاج درکار ہے ۔ آپ ہی پر انحصار ہے ۔ اسی لئے آپ یہاں بلائے گئے ہیں ۔ لائے گئے ہیں ۔ جب لچھمن جی صحت پاوینگے ۔ آپ مکان پر واپس پہنچا دیئے جاوین گے ۔

سکھین ۔ اُف میری تو جان نکل گئی تھی ۔ روح ڈھل گئی تھی ۔ اگر آپ کا دیدار نہ ہوتا ۔ تو میں مفت ہی میں جان کھوتا ۔ اچھا دیکھوں بیمار کون ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

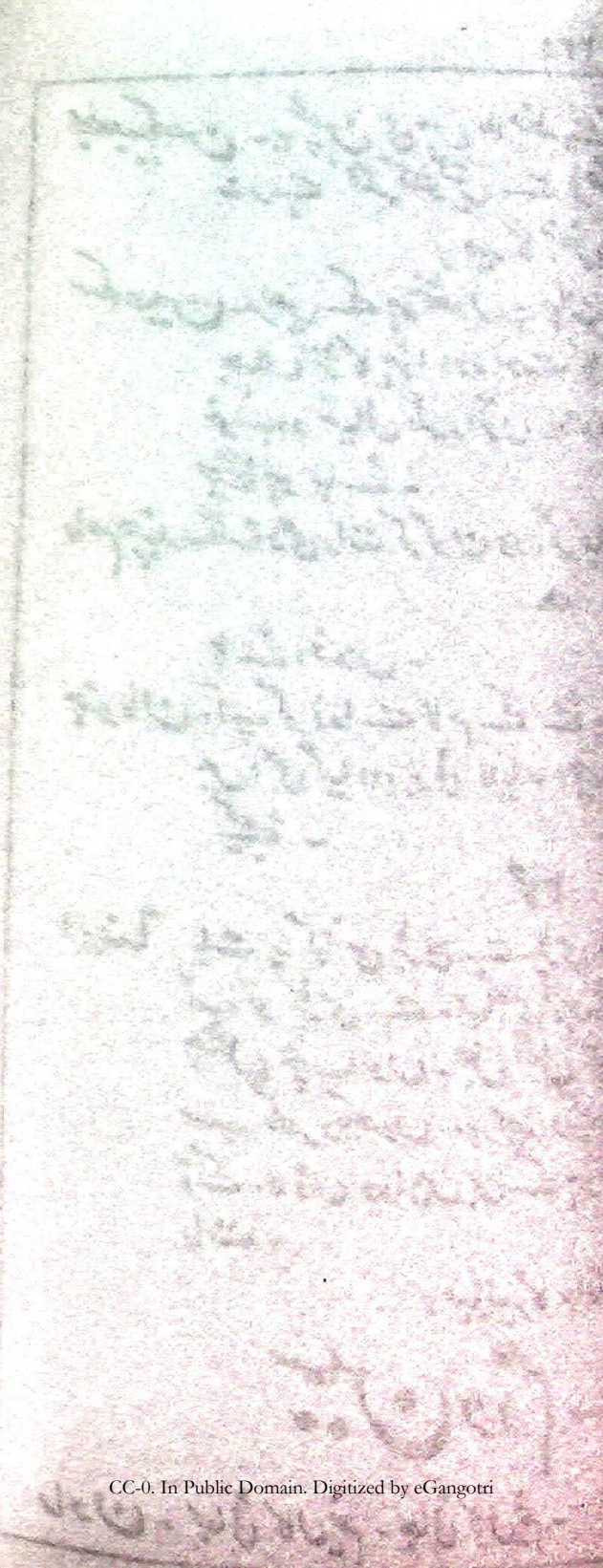
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

نے رات کو کالے کوس کاٹنا لاحاصل تھا۔ صرف پانی پی پی کر کوسنے میں مدعا حاصل تھا۔

راون بھائی نہیں پتھر لنڈھکانے سے کچھ نہیں بنتا۔ دودھ چھینی میں اب نہیں جھنٹتا۔ بُرا ہو ہنومان کا یہ بھی ہم لوگوں کے لئے سچ مچ کا کال ہے۔ جان کا جنجال ہے۔ جب لچھمن نے شکتی کھائی۔ اُس نے طاقت دکھائی۔ وید کو لنکا سے اٹھا کر لے گیا۔ مجھے داغ دے گیا اب دونا گر پہ بوٹی لینے چلا ہے۔ اب تم توجہ کرو تو اپنا بھلا ہے۔ نہیں تو وہ ضرور سنجیونی لے آئے گا اور لچھمن زندہ ہو جائے گا۔ رنج سے میں کراہتا ہوں۔ تم سے چاہتا ہوں۔ کہ کچھ ڈھٹ بندی کے کہ بیت دکھاؤ۔ ایسی مایا رچاؤ کہ ہنومان کچھ نہ جان سکے۔ بوٹی نہ پہچان سکے۔ بوٹی ہاتھ بھی آجائے تو کورا ہی چلا جائے۔ سویرا ہوتے ہوتے وہ بڑھاؤ پر نہ پہنچ سکے۔ وہیں بوٹی ڈھونڈھتا ڈھونڈتا تھکے۔ تم کو اپنا ہمدرد جان کر آیا۔ آدھی رات کو جگایا کہ اسوقت تم ہی سہانتا کرو گے۔ دھرم بھرو گے۔ ہنومان اگر بوٹی لے کر آیا تو بُری ہوگی۔ ہماری تمہاری گردن پر کند چھری ہوگی ؎

گانا

کال نیم ۔ بس
رستے میں روکوں۔ کو رستے میں ٹوکوں۔ میں آنکھوں میں جھونکا
دُھور۔
میں دم دے کے ماروں میں خم دے کے ماروں
ماروں ہو کیسا ہی شور۔
منتر پڑھکر اندھا کر دوں۔ بکرم کا مقدور نہیں ہے۔ لائے گر سے
جو بوٹی۔ راہ میں روکوں گا۔ رستے میں ٹوکوں گا۔ مار اتاروں ضرور۔

راون دھن ہو کال نیم واہ رہے پریم۔ میں پہلے ہی سمجھ آیا تھا۔ دل پر خیال چھایا تھا۔ کہ بس تمہیں سے یہ کام ہوگا۔ تمہیں سے سارا

فیصلہ تمام ہوگا۔ پر بھدی پر آج تمہارا کوئی نظیر نہیں۔ تم ایسا شور بیر نہیں تم نے سب بلوانوں کے کان کاٹے ہیں۔ تمہاری تلوار نے لاشوں کے میدان پاٹے ہیں۔ برہما بھی تمہاری مایا سمجھ نہیں سکتے۔ اندر بھی تم سے الجھ نہیں سکتے۔ لیاقت وہ طاقت وہ ہے کہ میں بھی سہایتا مانگنے آیا ہوں۔ تمہارے قدموں پر سر جھکایا۔

کال نیم ۔ سب ایشور کی کرپا ہے۔ ان ہی کی دیا ہے میں کس لائق ہوں۔ کس بات میں فائق ہوں۔ آپ میری نسبت جو فرماتے ہیں مجھ کو شرماتے ہیں۔ یہ سب آپ ہی کی تعریف ہے۔ آپ ہی کی توصیف ہے۔

راون تو بھائی جلدی جاؤ۔ تدبیر لڑاؤ۔ ہنومان ابھی راہ میں ہوگا۔ بوٹی کی چاہ میں ہوگا۔ بس آج ہی تو تمہاری کارستانی دیکھنا ہے۔ عقلمندی کی نشانی دیکھنا ہے۔

کال نیم ۔ بہت اچھا آپ جائیے۔ اطمینان فرمائیے۔ زیادہ اور کیا کہوں۔ سمجھ لیجئے کہ دونا گر پہ ہی ہوں۔

سین نمبر ۱۔ پہاڑ (آبشار)

گانا

لڑکے
اوہو چھائی ہے کیسی بہار
۱-۲ پھولے شجر۔ پہلے ہیں ثمر۔ کھل گئی کلیاں
۳-۴ پھلتی ہیں پھلیاں
۱-۲ نئی اٹھتی ہے دل میں موج لہروں کی روانی سے
کلی کھلتی ہے دل کی گلبنوں کی گلفشانی سے
۳-۴ کلیوں کی مہک سونگھ کے پڑ جاتی ہے کلیاں
مُرجھاتے ہیں گل سیر کو پھر آئیے کل یہاں
سب دُوب ہری گویا سبز پری ہے۔ کبک دری کی نغمہ گری ہے۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

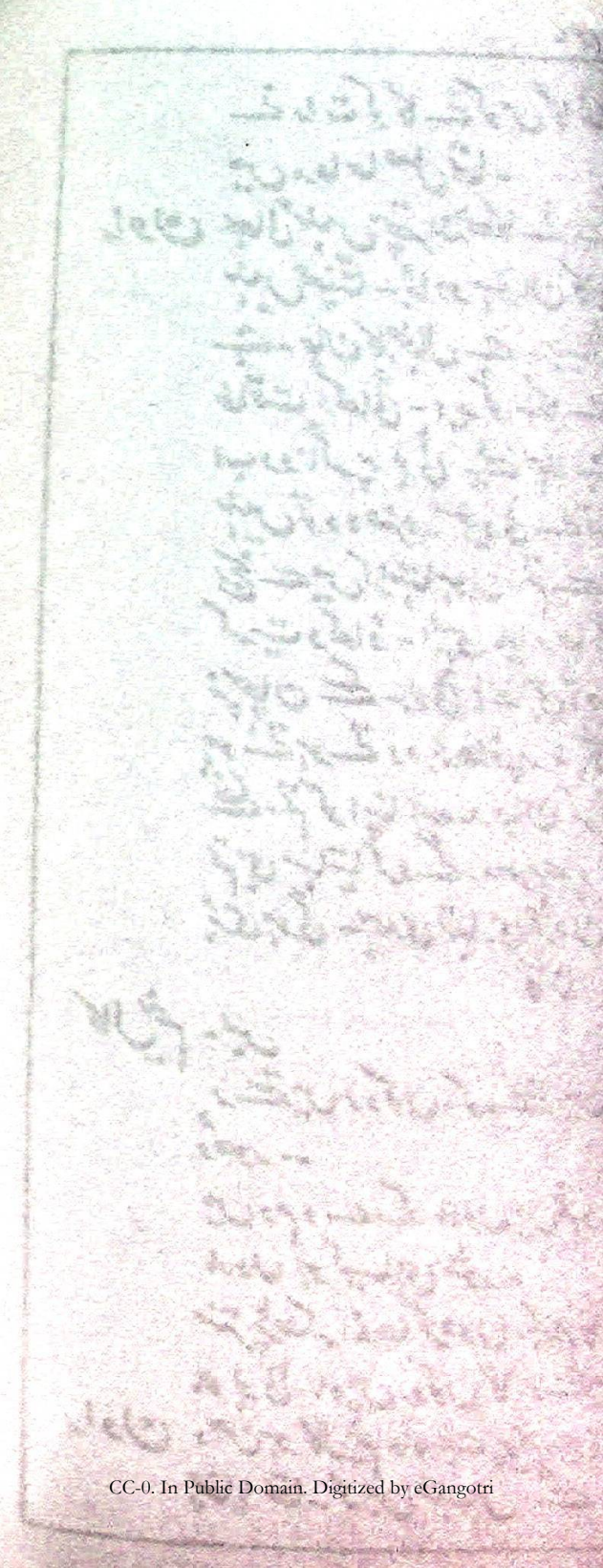
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

پھولے شجر . . . . . .

(ہنومان کا آنا)

مہابنیر (کال نیم سے) ڈنڈوت ہے مہاراج۔

کال نیم۔ آئیے آئیے بھگوت پریم کا آنند اٹھائیے۔ دہنہ ہو مہاراج بھگتوں کے سرتاج۔ قیاس لڑتا ہے۔ جان پڑتا ہے۔ کہ شنکر سون کیسری نندن پون کے پران پیارے۔ انجنی کے دلارے۔ کمت نواز سمت کے سنگی۔ ہنومان بکرم بجرنگی آپ ہی ہیں۔ پون سون کے سوا پربھوی پرکس کا نت نیم ہے۔ کس کو سچا پریم ہے۔ پربھو کا نام سننے کو ہر جگہ موجود ہو جانا۔ ہر ایک کا کام نہیں۔ اتنا پریم نہیں آج میرے بھی اہو بھاگ کہ آپ نے درشن دیئے۔ بیٹھئے کرپا کیجئے۔

مہابنیر آپ نے پہچان تو ضرور لیا۔ ایک تجھ کا ایسا سنگار کیا۔ مجھ میں سامرتھ کہاں۔ کہاں میں کہاں بھگوت کے گنوں کا بیان۔ مجھ میں رام کے چرن رج کھلانے کی بھی لیاقت نہیں۔ بھگوان بھگت بننے کی بھی طاقت نہیں۔ آپ کی زبان سے بھگوت بھجن سننے کا شوق تھا۔ ذوق تھا۔ افسوس کہ سری رام چندر جی پر مصیبت پڑی ہے۔ لچھمن جی کے سر پر موت کھڑی ہے۔ راون نے شکتی بان مارا ہے۔ درد ناک نظارہ ہے۔ ادھر پو پھوٹی۔ ادھر سب کے منہ پر ہوائی چھوٹی۔ سنجیونی بوٹی کا انتظار ہے۔ اسی پر صحت کا دارو مدار ہے۔ تھوڑی دیر معاف کیجئے۔ بوٹی لے آئے دیجئے۔

کال نیم۔ وہ بھگوت ہی کا سب سے ضروری کام ہے۔ اس میں تو آپ کی بھگتی کا نام ہے۔ جائیے جائیے فوراً سنجیونی لائیے۔

(جانا مہابنیر کا)

مہابنیر۔ آہا کیسا صاف پانی ہے۔ کیسی نظر فریب روانی ہے۔ اس سے

چلو بھر لوں۔ دو گھونٹ منہ سے لگا لوں۔ دل ٹھنڈا کر لوں پیاس بجھا لوں۔

(پانی کا چلو بھرنا۔ عورت کا نمودار ہونا)

ہے رام یہ کیا اصرار ہے۔ چلو بھرتے ہی ایک نور کی تصویر نمودار ہے۔

گانا

اپسرا دیکھنے میں ظاہرا پانی کے جانداروں میں ہوں
اصل میں دام مصیبت کے گرفتاروں میں ہوں
بد دعا سے مل گیا تھا قالب ماہیئ آب
اپسرا ہے قوم راجہ اندر کے پیاروں میں ہوں
ہو نہ ہوشیاری سے غفلت تاک میں ہے کال نیم
آپ ناواقف ہیں اس سے میں خبرداروں میں ہوں
اب اجازت ہو کہ اڑ کر جانب بام سپہر
اختروں میں مشتری ہوں چاند سیاروں میں ہوں
ہو اُفق کی طرح مجھ پہ بھی نگاہ عاطفت
ایک میں بھی آپ کے ادنےٰ وفاداروں میں ہوں

نشر اپسرا۔ آج بھاگ اودے ہوئے۔ سب پاپ چھے ہوئے میں سراپ سے مچھلی کی جون میں زندگی گنوا رہی تھی۔ دکھ اٹھا رہی تھی۔ مجھے بد دعا تھی۔ اس سے آفت میں مبتلا تھی۔ ایشر کا بار بار شکر اور ہزار ہزار شکر کہ آج مراد پوری ہوئی۔ رنج و الم سے دوری ہوئی۔ آپ نے چرنوں کے درشن دیئے۔ احسان کیا میرا کلیان کیا۔ آپ کا جش گاتی ہوں۔ دونا گر پر سب ڈھٹ بندی ہے۔ کال نیم کی شرارت پسندی ہے۔ اس کو مکار جانئے۔ رنگا سیار جانئے۔ کہیں دھوکا نہ کھائیے گا۔ جال میں پھنس نہ جائیے گا۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مہابنیر ہاں یہ بات ہے ۔ مجھ سے ہی گھات ہے ۔ تو دیکھو ابھی جاتا ہوں ۔ آفت ڈھاتا ہوں ۔ دھجیاں اڑاتا ہوں ۔ بدمعاش کو مزہ چکھاتا ہوں ۔

(الپسرا کا اڑ جانا)

(مہابنیر کا کال نیم کو مارنا)

مہابنیر ۔ یہاں تو جو چیز ہے ۔ وہ لال انگارے کی طرح دھمک رہی ہے پتی پتی برساتی ۔ جگنو کی طرح چمک رہی ہے ۔ بوٹی پہچان نہیں پڑتی ۔ کچھ عقل نہیں لڑتی ۔

(گانا)

بڑھا دے آج کی شب او چرخ پیر تھوڑی سی ۔
کہ لے آؤں لکھن کے واسطے اکسیر تھوڑی سی
نہ جانے زہر چھڑکا ۔ کس طرح رگ رگ میں نس نس میں
چبھی تھی صرف سینے ہی میں نوک تیر تھوڑی سی
سحر ہونے ہی سورج بنس میں مچ جائیگا ماتم
سری سورج نکلنے میں کریں تاخیر تھوڑی سی
سنجیون کیا ہے راتوں رات پہنچوں کوہ بھی لے کر
پون جی گر مدد تھوڑی سی دیں رگبیر تھوڑی سی
جلانا لکھشمن کو کون مشکل کام ہے لیکن
دکھانا ہے دوا کی بھی اُفق تاثیر تھوڑی سی

نشر ۔ افسوس مفت طبیعت ملول ہوئی ۔ اتنی دیر فضول ہوئی ۔ عقل کو چکر لے دو ۔ بوٹی نہیں ملتی تو جانے دو ۔ آؤ پہاڑ کی چھاتی پر مونگ دلیں ۔ جڑ بنیاد سے اکھاڑ لے چلیں ۔ سکھین ہوشیار ہے ۔ واقف کار ہے ۔ خود بوٹی کو جان لیگا سنجیون پہچان لے گا

(پہاڑ کو اٹھا لینا)

سری رام چند جی بھرت کی بہت تعریف کیا کرتے ہیں ۔ ہر وقت دم بھرتے ہیں ۔ چلوں ذرا دیکھوں تو کہ نام بڑے اور درشن تھوڑے تو نہیں بھرت جی ان کی محبت چھوڑے تو نہیں ۔ اونچی دوکان پھیکا پکوان ہوگا ۔ تو وہاں پہنچنے پر امتحان ہوگا ۔ ذرا آزمائش کرنی چاہیئے ۔ اپنی طاقت کی بھی نمائش کرنی چاہیئے ۔

سین چوتھا ۔ مندر

گانا

بھرت اب کوں پربھو سُدھ ناہی لئی
اتنی اودھ راہ تکت بیت گئی
صورت اب کوں نہیں درسائی
سُرت مورت موری بسرائی
پران ناتھ سوامی جگت بجئی ۔ اب . . . . . .

(مہابنیر کا کلکاری مارنا)

بھرت ۔ ارے یہ آواز کیسی سنائی دی ۔ پہاڑ لئے کس کی صورت دکھائی دی ۔ کہیں کوئی بدراہ تو نہیں ۔ سری رام چند جی کا بدخواہ تو نہیں ہیں کیوں تیر مار کر گرا نہ دوں ۔ منہ پھرا نہ دوں ۔ کلکاری مارتا ہے ۔ نہ جانے کیا بگھارتا ہے ۔

(تیر کمان لے کر)

او مغرور بے شعور ۔ دھنش بان سنبھالتا ہوں ۔ ابھی جان نکالتا ہوں ۔

(تیر مارنا)

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مہابنیر (گر کر زبانی) رگھورائی - وہائی - ہائے مار ڈالا - اب میرا قصور نہیں اس حال میں وہاں پہنچنے کا مقدور نہیں - ہائے لچھمن جی دوا نہ کھائیں گے تو کیسے شفا پائیں گے -

بھرت - ارے آپ رام چندر کے غمخواروں میں ہیں - جان نثاروں میں ہیں - ہائے بڑی بھول ہوئی - طبیعت حد سے زیادہ ملول ہوئی - اب آپ کچھ نہ ڈریں - خوف نہ کریں - نام بتائیے - جنگل کے سماچار سنائیے - آپ اتنے کیوں بے قرار ہیں - کیا لچھمن جی نصیب دشمناں کچھ بیمار ہیں ؟

مہابنیر - سری رام چندر جی کے چرنوں کا داس ہوں - انہی کے پاس ہوں ہنومان نام ہے - رام بھگتی سے کام ہے - راون نے لکھشمن جی کے شکتی بان مارا - کلیجے میں تیر اُتارا - مہاراج رو رہے ہیں بے چین ہو رہے ہیں - سنجیونی درکار ہے - اسی پر زندگی کا دار و مدار ہے - سویرا ہُوا اور دنیا جہاں میں اندھیرا ہُوا - ہائے آپ نے بان مار کر ٹانگ گھائل کر دی - طاقت زائل کر دی -

بھرت - ہیں بھائی سری رام چندر جی کو ملال - بھائی لچھمن کا یہ حال - لکھشمن دلاور - بھائی کے قدموں پر نچھاور - افسوس مجھ سا کوئی بدنصیب نہیں - جو چرنوں کے قریب نہیں - ہائے سری رام چندر جی نے میری محبت بھلا دی - چرنوں کے ساتھ رہنے کی بھی نہ آگیا دی -

مہابنیر - یہ افسوس پھر کیجئے گا - جی بھر کے چرنوں کی یاد کر لیجئے گا وہاں تو راتوں رات پہنچنا ضرور ہے - جانا بہت دُور ہے - کچھ تدبیر بتائیے - کسی طرح سویرے سے پہلے لشکر میں پہنچائیے ؟

بھرت - ہنومان جی میں خود چلتا - تلوؤں سے آنکھیں ملتا مگر پابندی قول نے پاؤں میں بیڑی پہنائی ہے - نندی گرام سے اٹھنے کی قسم کھائی ہے - جب تک اجازت نہ پاؤں - کھڑاؤں چھوڑ کر کیسے جاؤں - نہیں تو ابھی راون کا سر توڑتا - جیتا نہ چھوڑتا - تمہیں دیر کا خیال ہے - تو بیٹھئے میرے تیر پہ - دیر ہو تو کیا مجال ہے ؟

مہابنیر - دھرم مورت مہاراج تیر کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت - بھگوان سری رام چندر کے داسوں کو بھلا کہیں دُکھ ہو سکتا ہے یہ کہیں اُن کا بھی نصیب ہو سکتا ہے - مہاراج بار بار آپ کی تعریف کیا کرتے تھے - توصیف کیا کرتے تھے - مجھے درشنوں کی آرزو تھی - قدموں کی جستجو تھی - آج ادھر سے گذرا تو نندی گرام پیش نظر ہُوا - ایشور کا دھنیاد کہ چرن کمل دیکھنا نصیب ہُوا - بل دیکھنا نصیب ہُوا - بھگتی بھی دیکھی - شکتی بھی دیکھی - اب میں قدموں سے جُدا ہوتا ہوں - جہاں بوٹی پہنچائی - لچھمن جی نے شفا پائی -

(مہابنیر کا اُڑ جانا)

سین پانچواں - جنگل جھونپڑی

رام چندر

گانا

جاگو لکھن کیسے سوئے - اٹھو لے کر تیر کمان
آپ نہیں تو سنگ نہ ساتھی سوتا ہے سارا جہان
کیا منہ لیکر جاؤں اجودھیا ہائے ہائے گئی موہنی جان

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

جامونت مہاراج دل کو ڈھارس دیجئے۔ طبیعت پریشان نہ کیجئے۔ ہنومان جی آتے ہی ہونگے۔ سنجیون لاتے ہی ہونگے۔

رام چندر۔ دیکھئے آسمان کی طرف۔ گو ستارے نمودار ہیں۔ مگر پو پھوٹنے کے آثار ہیں۔ غنچے چٹکنے لگے۔ پھول مہکنے لگے۔ سحر کے جھونکے آرہے ہیں۔ چراغ جھلملا رہے ہیں۔

(مہانبیر کا آنا)

گانا

مہانبیر۔ ہے سوامی گن گرامی۔ سہت گر۔ ہر پھر بوٹی لائیوں
کال نیم کو مار ادودھ ہوئے۔ چرن سرن آئیوں!

رام چندر۔ خوب وقت پر آگئے۔ ابھی تمہاری ہی باتیں ہو رہی تھیں۔

ے

تیز اتنا چلے پیکر صبا سے بھی نہ ہوگا
یوں تیز آجاتے ہوا سے بھی نہ ہوگا

اور یہ پہاڑ کا پہاڑ لانا تھا۔ یا فقط بوٹی کا اکھاڑ لانا تھا۔

مہانبیر۔ کیا عرض کروں۔ کال نیم نے پہاڑ پر سحر و نیرنگ کیا دنگ کیا۔ آخر میں لے مار ڈالا۔ دنیا سے ٹالا۔ پہاڑ پر آنکھیں چوندھیا گئیں نہ جانے بوٹیاں ہی بوٹیاں کہاں سے آگئیں۔ میں نے سوچا کہ ڈھونڈھنے میں رات کٹ جائے گی۔ پو پھٹ جائے گی۔ اس لئے یہ پہاڑ اٹھانا پڑا۔ بوٹیوں کا پربت ہی لانا پڑا۔ سکھین کو بوٹیاں دکھائیے فرمائیے کہ مریض کی خبر ملے۔ سنجیون تلاش کرلے۔

رام چندر۔ وید جی لیجئے بوٹیاں موجود۔ اب دیر بے سود۔ علاج کیجئے دوا دیجئے۔

وید۔ لیجئے مہاراج۔ ہوگیا علاج۔ یہ دیکھئے دوا ہے اب صحت

ہونے میں دیر کیا ہے۔ لیجئے بوٹی کھلاتا ہوں۔ مریض کو جلاتا ہوں۔

(وید کا بوٹی کھلانا اور لچھمن جی کا صحت پانا)

(گانا کورس)

درباری کافور آزار ہے۔ چھائی بہار ہے دل سب شادان
نارد سارو گن پت۔ پھن پھت۔ سُرمن خندان
دو جہاں سے رنج و محن ہیں نخلِ تہالِ میان چمن ہیں
چمن چمن نسرین و سمن ہیں شاداں ہیں سب گلشن میں
طوطی و بلبل چہچہ زن ہیں

سین چھٹا۔ محل اوّل

میگھ ناد — گانا

ابھی جاتا ہوں۔ بہاتا ہوں لہو۔ ایک ایک پر تیر مار کر سنہ
نہ نہ نہ نہ نہ نہ
گولے چھوڑوں چڑھ رن۔ دھنہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ
رام و لکھن کو مار کے خنجر۔ ڈھیلے کر دوں انجر پنجر
منہ کی وہ کھائے۔ جو میرے منہ آئے۔ دکھلائے نہیں منہ
کبھی یہاں۔ ابھی . . . . . .

راون۔ کہو میگھ ناد لچھمن کیونکر بچ گیا۔

میگھ ناد۔ بڑے قسمت کے دھنی ہیں۔ ہنومان بوٹی لے آیا۔ لچھمن لوٹ بوٹ کے اٹھ ہی کھڑا ہوا۔ رات بھی نہ کٹنے پائی۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راون - بھائی کمبھ کرن کے جاگنے بھر کی دیر ہے - پھر ہمارا دل شیر ہے -

میگھ ناد - وہ سب کا ایک لقمہ کر جائیں گے - لشکر کے لشکر اُن کے سائے سے کچل جائیں گے -

راون - لقمہ کیسا - ریچھ بندر تو ایک ڈاڑھ کے بھی نہیں سمجھ لو کہ اب کسی کی زندگی نہیں -

میگھ ناد اِدھر چچا اُدھر آپ اور میں - پھر دشمن کس شمار قطار میں کل میں پھر جاؤں گا - پہلے کی طرح ہاتھ دکھاؤں گا -

راون - نہیں نہیں کل بھائی کمبھ کرن لڑیں کہ سب کا ایک ساتھ خاتمہ کریں - تمہاری باری ہی نہ آئے اور فیصلہ ہو جائے -

میگھ ناد بہت اچھا یہی سہی - مطلب سے مطلب ہے - اُن کے ہوتے پیش قدمی بھی ترکِ ادب ہے -

راون بس چلو جگائیں - ڈھڑے پر لگائیں - ایک ایک کے دُھرّے اڑائیں گے - سب کے رخ چھڑائیں گے -

میگھ ناد - ہاں چلو -

سین ساتواں محل دوم

راون (شانہ ہلا کر) بھائی کمبھ کرن - بھائی کمبھ کرن - ذرا اُٹھو - ذرا اُٹھو -

میگھ ناد - چچا جی - ذرا آنکھ کھولئے - آپ کے سونے سے قسمت سوئی جاتی ہے -

راون - بھائی کمبھ کرن تو جگائے سے نہیں جاگتے - اب کوئی تدبیر کرنا چاہیئے جس سے آنکھیں کھولیں - کچھ منہ سے بولیں - ڈھول

وغیرہ لاؤ

(سب لوگوں کا ڈھول وغیرہ بجانا - کمبھ کرن کا بیدار ہونا)

کمبھ کرن - ارے یہ کون کانوں میں پھٹ پھٹ کر رہا ہے - کون میٹھی نیند کا دشمن ہوا ہے -

راون - بھائی کمبھ کرن میں نے تمہیں جگایا ہے - معاف کرنا ضرورت یہ تھی کہ تمہارے سونے سے دشمنوں کی چاندی ہو گئی اور تمہارا سب راج پاٹ چھینا جاتا ہے -

کمبھ کرن - کیا! کیا!! میرے جیتے جی راج پاٹ چھیننے والا کون پیدا ہو گیا ہے -

کمبھ کرن کا اٹھکر بیٹھ جانا

راون - دو چھوکرے جنہوں نے سرپ نکھا کی ناک کاٹی - یہی نہیں بلکہ کھر دوکھن بھی مارے گئے - لنکا جل گئی - اب دل کے دل ہمارے تمہارے مارنے کو سر پر آ گئے ہیں - ریچھ بندروں کے بادل چھا گئے ہیں -

کمبھ کرن - آپ کچھ بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں - سر پیر سمجھ میں نہیں آتا -

راون - بھائی ذرا آنکھیں مل کے بیٹھو - تو کہوں تم سو رہے تھے - میں لنکا میں تھا - رام لکھن نے سورپ نکھا کی ناک کاٹی - کھر دوکھن کو مارا - سورپ نکھا میرے پاس دوڑی آئی - تو میں رام چندر کی استری کو اُڑا لایا - اب رام لکھن پیچھے پڑے ہیں - ریچھ بانروں کی سینا ساتھ ہے - ہنومان اچھے کو مار کر ہزاروں شور بیروں کے خون بہا کر لنکا جلا گیا - بھبیکھن رام لکھشمن سے جا ملا - بالی کے بیٹے انگد نے ایسی زبان درازی کی - کہ تم سنتے تو حلق سے زبان نکالتے - گلہ چیر ڈالتے - مگر تمہیں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

کچی نیند سے نہ جگایا۔ خود ہی لڑائی کا لگا آ لگایا۔ اور میگھ ناد کو اکھاڑے
ہیں اُتارا۔ اِدھر لچھمن کو شکتی بان مارا۔ مگر تیز زخم کے پیٹ میں
بچ گیا۔ لچھمن بال بال بچ گیا۔ سکھین نے دوا دی بھائی
کیا کہوں۔ کیسی مصیبت ہے۔ کیسی آفت ہے۔
اس سے تمہارے شانے کو ہاتھ لگانا پڑا۔ اب ہم سب کی
لاج تمہارے ہاتھ ہے۔ میری زندگی تمہارے دم کے
ساتھ ہے۔

کنبھ کرن ۔ آپ کی سمجھ کے صدقے۔ عقل کے قربان۔ عورتوں کے معاملے
میں پڑکے۔ اکڑکے۔ بگڑکے۔ جھگڑکے۔ لڑکے۔ نام ڈبو
دیا۔ اپنے حق میں بس بو دیا۔ سورپ نکھا کا ضرور قصور ہے۔
کچھ نہ کچھ فتور ہے۔ ورنہ کسی کو کتے نے کاٹا ہے۔ کہ بے فائدہ
چھیڑ چھاڑ کرے۔ کسی کے گلے پڑے۔ اُس نے خود ہنی کی سزا
پائی۔ شرارت کی جزا پائی۔ کھردو کھن اونچ نیچ سمجھتے۔ بے
سمجھے بوجھے نہ الجھتے۔ تو کیوں مارے جاتے۔ کاہے کو موت
کے گھاٹ اُتارے جاتے۔ آپ بھی بھولے۔ اپنے ہاتھ پاؤں
پر پھولے۔ سیتا کو ہرلانے سے کیا کام تھا۔ اس کا یہی انجام
تھا۔ اب سر پر ہاتھ رکھ کر روئیے۔ رنج و غم میں جان کھوئیے
پرائی استری کو پاپ کی نظر دیکھنا گناہ ہے۔ سارا خاندان تباہ
ہوتا ہے۔ آپ نے تو پرائی استری کو گھر میں رکھ چھوڑا ہے۔
جتنا عذاب ہو تھوڑا ہے۔ آپ نے ماتھے پر کلنگ لگایا۔
اچھا کیا۔ مگر مجھ کو ناحق جگایا۔ اس سے اچھا تھا کہ میں پڑا
سوتا رہتا۔ اور لنکا میں جو ہونا تھا ہوتا رہتا۔

راون بھائی تم کچی نیند سے جاگے ہو۔ ذرا اور آگے ہو۔ کچھ کھا لو۔
ایک آدھ قرط لگا لو۔ کہ سستی دور ہو۔ طبیعت کو سرور ہو۔
یہ لو شراب ناب یہ ماہی۔ کباب۔ یہ سلونی گزک۔ یہہ

چٹپٹی خشک

کنبھ کرن (شراب پی کر) بھائی صاحب مزا آگیا۔ آنکھوں میں سرور چھا
گیا۔

(خوشی سے)

شکار ہے بطِ صہبا کا لال آنکھوں میں
بچھا ہے نشے کے ڈوروں کا جال آنکھوں میں

راون ۔ ابھی تم نے پی ہی کیا ہے۔ زبان تک بھی نہ گئی ہوگی۔ یہ لو
ایک دور اور

کنبھ کرن ۔ واہ واہ کیا بات ہے شراب نہیں۔ آبِ حیات ہے۔

انسان یہ شراب جواہر میں تول لے
لعل ایک ایک بوند کی قیمت سے مول لے

راون ۔ بھائی میں بڑا خوش ہوا کہ تمہیں شراب پسند آئی۔ مگر یہ تو بتاؤ
کہ رام لچھمن کے نام سے کیوں چپ ہو۔ میرے بارے میں
کیا کہتے ہو۔

کنبھ کرن ۔ میری رائے میں سیتا کو وہاں بھیج دیجئے۔ میل کر لیجئے۔

مثل

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے
مصیبتوں سے پنڈ چھوٹے

راون ۔ لو یہ شاہی کباب۔ تمہارا کہنا بہت ٹھیک۔ مگر بتاؤ تو جب
اتنی ہو چکی۔ ساری عزت کھو چکی۔ تو اب میل کی صورت کیا
ملاپ کی ضرورت کیا۔

کنبھ کرن ۔ اگر یہی ہے۔ تو یہی سہی۔ جو سر پر آپڑی سو بڑی مصیبت
نرم ہو یا کڑی۔ جھیلنا ضروری۔ جان پر کھیلنا ضروری۔ میں
تلوار کو پھر چڑھاؤں گا۔ آپ کا ہاتھ بٹاؤں گا۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راون - اجی تمہارا سامنا ہونے کی دیر ہے - پھر نہ کوئی پلنگ ہے، نہ شیر ہے - ایک چوٹ میں سب ریچھ - بانر دُم دبا کر بھاگ جائیں گے - تمہارے دانت رام لچھمن کی ہڈیاں چبا جائیں گے ارے کوئی ہے - رامشگروں کو بلا لائے -

چوبدار بہت خوب -

گانا

رامشگران - جن کے من کورت مدن کو - موہے سگھڑ کامنی
مدھ بھرے بول سمن سے کپول چمکت جیسے دامنی
ٹھمک ٹھمک - جھمک جھمک ڈولت مرگ کامنی
رب تلک ہے شش پلک ہے اور الک ہے بھامنی
اندسو بند للاٹ کا سوہے مکھ چھب رب مکھ سم من موہے -
دھن دھن دھن نینن سینن - چندن - بدن - مدن - سدن - ون - ہن
برن چرن - لٹک مٹک - چمک دمک - سوہت موہت چھب بھامنی جن -

کبنہ کرن - بس بس خاموش - محفل برخاست - دل میں امنگ ہے -
اب وقتِ جنگ ہے -

اشعار

غصّے سے لب تیر کو دانتوں سے چبا لوں
تلوار کا پھل سامنے آجائے تو کھا لوں
تلوار کوئی مجھ سے کڑی پڑ نہیں سکتی
قسمت کوئی کتنی ہو بلی لڑ نہیں سکتی
ترکش سے جو باہر ہو زباں تیر کی کھینچوں
مجھ سے جو کھچے کھال میں شمشیر کی کھینچوں

سیدھا میں کروں فوس کی ٹیڑھی جو نظر ہو
سر گرز اٹھائے تو وہی گدی میں سر ہو

گانا

کرتا ہوں جنگ کی تیاری - اب توڑھاؤں گا آفت میں بھاری
توڑوں قیامت چھائے وحشت - کردوں غصے سے سب کو تباہ
ابھی - کیسا بھی کوئی ہو شور بیر کروں گا - کام تمام آگ برساؤں گا -
ہر ایک پر کنبہ کرن میرا نام یہ ہے - امنگ خوب کروں جنگ -
دشمن مانگے گا مجھ سے پناہ ابھی -

سین آٹھواں - کٹ جنگل

کنبہ کرن - ارے جاؤ - ہوا کھاؤ - سایہ پڑ جاوے گا - تو پمپا پور اجڑ جاوے گا - رام چندر سے کہو میدان میں آئے منہ نہ چھپائے -

سگریو - ابے ہٹ - پہلے باپ سے تو نمٹ - پہچانتا بھی ہے سگریو کو - سری رام چندر جی کے آنے کی کیا ضرورت دیکھوں اُن سے لڑنے والے کی صورت - تیرے بہر کو سگریو کیا کم ہے یہ دیکھ سر قلم ہے -

کنبہ کرن - اچھا تو آؤ - پہلے تمہیں دونوں کی چٹنی کر دوں -

(سگریو اور دودھ کو لے کر بھاگنا)

سگریو - ارے کمبخت پیسے ڈالتا ہے - اُف اوہ ہڈی پسلی چور ہو

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

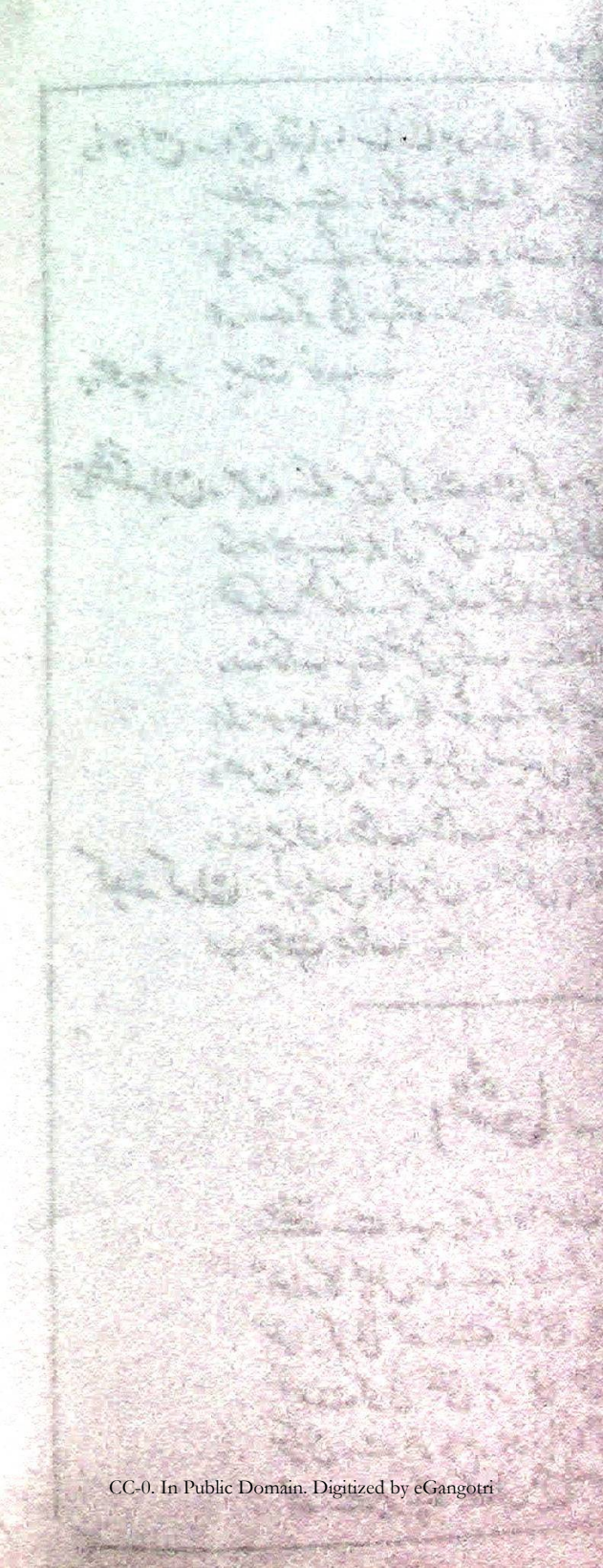
CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گئی - چھوڑ چھوڑ لیموں کی طرح نہ نچوڑ -

کنبہ کرن - پیس ڈالوں ہڈیاں - نکال دوں کچومر

دوبدھ ہنومان جی دوڑو - یہ تو مارے ڈالتا ہے - رگ رگ سے دم نکالتا ہے

سگریو - نیل نل کہاں ہو - جلدی لپکو - پسلیاں ٹوٹی جاتی ہیں - نبضیں چھوٹی جاتی ہیں -

نیل - اور کنبہ کرن کے بچے - بھاگا کہاں جاتا ہے - تیرے جمراج آ گئے -

کنبہ کرن - ارے مکھی مچھروں کیا بھنبھنا رہے ہو - کیوں غل مچا رہے ہو - ابھی سب کو کچا چبائے لیتا ہوں - ایک ایک کو کھائے لیتا ہوں - لے آجاؤ سب کے سب سامنے -

(رام چندر کا آنا - لڑائی میں کنبہ کرن کا مارا جانا)

(اتنے میں میگھ ناد کا آنا)

میگھ ناد او لکھشمن نیرا کال آگیا - رگھوبنس کا زوال آگیا

لچھمن بک بک واہیات ہے - زبان کی طرح بان چلیں - تب بات ہے -

میگھ ناد - اب کے بچنا محال ہوگا - میگھ ناد تمہارے لئے کال ہوگا -

لچھمن - سارا بدن خون سے لال ہوگا - جینا وبال ہوگا -

میگھ ناد - سنبھل اس با سے آن بان نہیں - اب کے تیر میں تیری جان نہیں

(لڑائی ہونا میگھ ناد کا مارا جانا)

ے

لچھمن - کر کے بے بازو تن دشمن کو سینہ چیر کے
طائر جاں کو اڑایا پرنے میرے تیر کے
کر دیا اس طرح سر ناوک نے گردن سے جدا
کاٹتے ہیں شمع کا سر جیسے پھل گلگیر کے

ڈراپ

سین اوّل محل اوّل

سلوچنا گانا

رکھی ہے جان آج میری رزمگاہ میں
جمتا نہیں ہے کوئی بھی نقشہ نگاہ میں
جب منہ اندھیرے سج کے چلے تھے سلاح جنگ
لرزہ تھا خوف سے تن - خورشید و ماہ میں
لچھمن کا منہ کہاں جو کریں گے مقابلہ
ہے فرق آسمان و زمین کوہ و کاہ میں
کیا جانیں محو جنگ کہاں ہیں پران ناتھ
لنکا کی فوج میں کہ عدو کی سپاہ میں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دیر اتنی اب تک آنے میں ہوتی نہ تھی اتفق
شاید ابھی چلے ہی نہیں یا ہیں وہ راہ میں

(ہاتھ کا گرنا)

ہیں ہیں یہ کیا گرا یہ تو کسی کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے

(پہچان کر)

ہائے

گانا

ہاتھ پران ناتھ کا یہ کہاں سے آگرا -
دِل طپاں ہے تن کہاں ہے - ہے سر کہاں پیارے کا
رن میں لڑکے دکھ میں پڑکے ساتھ چھوڑا منہ کو موڑا
کہاں جاؤں - کیسے پاؤں - پدکے درشن میری جان
سر جو پاتی - تن جلاتی - کھوکے پران میں ابھی

نثر

اے سلوچنا کے بانہ گہنے والے ہاتھ اے قبضۂ شمشیر پر رہنے
والے ہاتھ کیوں تم نے اکیلے کیسے درشن دیئے پران جیون
کہاں ہیں - پتی پرمیشر نے کیوں تمہیں کاٹ کر پھینک
دیا - کیا کام نہ دے سکے - یا تم مجھے دکھانے آئے
ہو - کہ بانہہ بل اسی ہاتھ میں تھا - میرے سسر نے
مہادیو جی کو سر کاٹ کر چڑھا دیئے - کیا پران پتی نے
ہاتھ چڑھانے کی پرتگیا کی ہے - لڑائی میں تو پران ناتھ کو
کوئی جیت ہی نہیں سکتا - تمہیں دیکھ کر میرے اوسان ٹھیک
نہیں - جی چاہتا ہے کہ ابھی پران تیاگ دوں -
میرے سوامی کو تم کہاں چھوڑ آئے - پتی برتا تو نہیں
ہاں پتی برتاؤں کے پاؤں کی چرن دھور ہوں اسی

سے کہتی ہوں - کہ پران پتی کا حال بتا دو - کہاں ہیں - کیا
کر رہے ہیں - کس حال میں ہیں - اے پران ناتھ کے ہاتھ
تمہیں نے میرے بیاہ میں میرا ہاتھ پکڑا تھا - بانہہ بل کی
لاج ہو - تو تمہیں میرے پتی برت دھرم کی سوگند - سچ سچ لکھ
دینا - جاؤ قلم دوات کاغذ لاؤ -

خواص بہت خوب -

(خواص کا قلم دوات لانا)

(ہاتھ کا لکھنا)

پیاری جانتی ہو کہ جانکی جی کے لئے کیسی ہو رہی ہے - میں
رن بھوم میں لچھمن کے ہاتھ سے مارا گیا - برہما جی کا بردان
صحیح ہوا - لکھشمن جی نے چودہ برس نہ عورت کا منہ دیکھا ہے
نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ کبھی سوئے - ہر وقت جاگتے رہے - شریر
رن بھوم میں ہے - سری رام چندر جی کی فرودگاہ میں -

گانا

سلوچنا

کس خنجر نے یہ سر کاٹا
کس ناوک نے ہے خون چاٹا
کہاں مجھ کو چھوڑے جاتے ہو - کیوں دل کو توڑے جاتے ہو
کر دیا گھر میں لنکا بھر میں سناٹا - کس . . . . . .
پہلے تو جب لڑتے تھے - پاؤں زمیں میں گڑتے تھے ہے
لاشوں سے رن پاٹا - رگھبر لچھمن کے دل میں جھوٹ میں یا بھج
بل میں آج ہوا کیا گھاٹا - کس . . . . . .

نثر

سلوچنا - سلوچنا پران پتی نہیں - تو پھر تو کیا سوچ رہی ہے - ایسا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مبارک وقت کون ہوگا - چل ایک ساتھ دونو چتا پر جلیں
آگ میں جلیں - شریر ہمیشہ رہنے کا نہیں - ایک دن راکھ
ہوگا - آج نہ سہی تو کل - کل نہ سہی تو پرسوں - پھر مٹنے والے
خاک کے ڈھانچے کا لالچ کیا - پیارے پران پتی اپنے کو
اکیلا نہ سمجھنا - تمہاری زندگی کی ساتھی تمہارے ساتھ چلنے
کو تیار ہے - ابھی جلدی نہ کرنا - ذرا ساس سسر سے بدیا
ہو لوں

سین دوم - محل دوم

گانا

سلوچنا - سُن سُن سُردھن میّا ہا دیا - سُت تو رَن چھوڑ رے
سیں ناہیں مورو رے - دُھجا گری اُڑ آئی بُجا - یہاں
نین بلاپ سُجاوے رے

منشر

ماتا جی آج تمہاری سلوچنا کا راج پاٹ اُجڑ گیا - تمہارے
کلیجے کے ٹکڑے نے رَن بھومی میں جان دی - ہائے پران
پتی بغیر پران کیونکر رہیں -

مندودری - اری سچ

گانا

مندودری - مرگئی ہائے رے - جیتے جی مَیں تو ہے گیان
قسمت پھوٹی ہے آفت ٹوٹی - غم سے منہ پر ہوائی چھوٹی

میری ساری کمائی لُوٹی - لچھمن جان لئی ہائے ولی ہائے
ولی اہنوئی نئی بھئی آہ میں تو مر گئی جی سے گذر گئی - اندھیارا
ہی اندھیارا ہی نظر آئے ری - مرگئی . . . . . .

منشر

ہائے میرے پیارے اندرجیت آہ میرے لاڈلے میگھ ناد اپنی
ماتا کو کہاں چھوڑ گئے - یہی دن دیکھنے کے لئے میں نے تمہیں
دودھ پلا پلا کر دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھکر اتنا بڑا کیا تھا
میری آنکھوں کے تارے تم کہاں ہو - آج تمہارا وہ
پراکرم وہ باہو بل کیا ہو گیا - جس سے اندر کانپتا تھا - کال
ڈرتا تھا - ارے میں تو پہلے سے سمجھی بیٹھی تھی - کہ اب گھر پلٹ
ہوا لنکا الٹ پلٹ رکھی ہے - اف اوہ کیسے جان
نکالوں - آہ میری نول لاڈلی پران پیاری بہو کو آج ننھے
بچھوڑے بہارو ہو گئے - چوڑی قسمت سے اتر گئی -
اب مانگ سینہ ورنہ دیکھ کر آنکھوں کا نہ جانے کیا حال
ہوگا -

سلوچنا - ماتا جی - بیٹے کا رنج کیجئے - میرے سنگار کی آپ کو کیا فکر
میرا سنگار کہاں جا سکتا ہے - آج ہی ایسا سنگار دکھاؤں
کہ آپ نے اب تک نہ دیکھا ہے - آج سے بڑھکر سنگار
کا دن میرے لئے کون ہوگا - زندگی میں تو ساتھ دینے والے
دنیا میں بہت ہوتے ہیں - مرمٹنے پر بھی کوئی ساتھ دے تب
بات ہے - آپ آگیا دیں - تو میں سری رام چندر جی سے
پران ناتھ کا سر مانگ لاؤں - اور چتا پر بیٹھ کر دکھاؤں
کہ استری کا سنگار کیا ہے -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

گانا

مندودری ہائے ہائے کلیجے کے ٹکڑے کے غم نے میرا کلیجہ دو پارا کیا۔

سلوچنا۔ ہائے کیسے جان نکالوں میں کیا کروں

مندودری۔ پیاری کروں کیا جی کے۔ بس کیوں نہ کھا مروں

سلوچنا۔ ہے دل میں چولا چتے پر جلاؤں۔

مندودری اے موت آ تجھ کو آگ لگاؤں

سلوچنا۔ پران پیارے۔ جب نہیں ہیں کیوں نہ تج دوں پران

مندودری۔ جان و جگر کے رنج و غم میں جسم میں نہیں جان

سلوچنا۔ ہو حکم تو سیس لینے میں جاؤں۔

نثر

مندودری۔ پیاری سلوچنا۔ جب پران پتی نہ ہو تو پران رہے یا نہ رہے۔ جس عورت کا سر ہی نہیں رہا تو دھڑ پھینکنے ہی کے لائق ہے۔ مگر تم کیوں دکھ سہو۔ میری آنکھوں میں رہو کلیجے کو سکھ دو۔

سلوچنا۔ جب آپ کے کلیجے کا ٹکڑا ہی نہیں۔ تو مجھ سے آپ کے کلیجے کو سکھ تو نہ ہو گا۔ ہاں دکھ ہوتا رہے گا۔ اس سے ایسا موقعہ پاکر پران پتی کے ساتھ کیوں نہ جاؤں کہ لوک بھی رہے اور پرلوک بھی۔

(سلوچنا کا سر جھکانا)

مندودری۔ سر تو وہ ضرور دیں گے۔ فرق نہیں یہ کیا اور جو چاہو بروان دیدیں گے۔ وہ دھرم جاننے والے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں سب آپس کے لوگ ہیں۔ کوئی غیر نہیں۔ میں ایلیا اور

تارا تینوں پانچ کنیاؤں میں ہیں۔ تم میری بہو اندرجیت میرا بیٹا۔ ہنومان جی اہلیہ کے نواسے تارا کا بیٹا انگد اس کے علاوہ تمہارے چچا یا سسر بھبیکھن بھی تمہارے حال پر آنسو بہائیں گے۔ یہی نہیں بلکہ سفارش کریں گے۔ اس سے جاؤ اور سر لے آؤ۔ استری کا دھرم ہی یہی ہے۔ کہ اپنے پتی کے مرنے پر بھی ساتھ دے۔

سلوچنا۔ تو میں چرن چھوتی ہوں۔ اشیرباد دیجئے۔

مندودری۔ اچھا جاؤ

سین تیسرا محل تیسرا

گانا

راون۔ ہائے کیا ہے ستم۔ غضب ہوا تیر غم سے ہوں میں دلفگار چھیدا ہے۔ ایسا غم رن مارا میرا پیارا آنکھوں کا تارا ہے دل بسمل پارا پارا۔ اچھا اچھا۔ بہاں بنس ابھیرام ابھیرام رگھورائی رگھورائی۔ جاتا ہے۔ لچھمن کہاں ٹھہر نہیں چھوڑونگا سر توڑوں گا۔ دل اس تلوار سے کاٹ دوں گا۔ میں سارا . . . . . .

سلوچنا۔ میں آخری درشن کرتی۔ آپ نے جس کا ہاتھ پکڑایا تھا۔ وہ جب ساتھ چھوڑ گیا۔ تو زندگی فضول ماتا مندودری لے آگیا دے دی۔ کہ جا اور سری رام چندر جی سے سر مانگ لا۔

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

راون - بیٹی میں اپنے بھائی بیٹوں کے رنج میں اندر ہی اندر گھل رہا ہوں
اس پر تم زخم پر نمک چھڑکنے آئیں - پتی کے ساتھ
ستی ہونا استری کے لئے ٹھیک ہے - مگر دشمن کے ہاں
جانا اور اس سے سر مانگنا میں پسند نہیں کرتا - تم سیر
دیکھو - کل کو دم میں رام لچھمن دونوں کو جیتا پکڑ لاؤں گا - پھر
جو چاہئے کرنا - اختیار ہے - ابھی تم جاؤ گی - تو وہ بدلا
لے لیں گے - جس طرح سیتا کو میں نے قید رکھا ہے - اسی
طرح تم کو قید میں ڈالیں گے - پھر اور آفت ہو گی - میرا بیٹا
رن سور تھا - لڑائی میں بہادری کی موت مرا - تو کچھ رنج کی بات
نہیں - وہ باپ خوش نصیب ہے - جس کا بیٹا ایسا بہادر ہو -
کہ پھولوں کی سیج کے عوض بہادروں کے میدان میں لیٹا
ہوا دکھائی دے -

سلوچنا - آپ تمام دنیا چرائے بیٹھے ہیں - سارا زمانہ دیکھ ڈالا - بچپن گیا -
جوانی گئی - اب بڑھاپا آیا - اور پھر بھی ایسی باتیں - سورپ
نکھا نے ذرا لگائی بجھائی کر دی - اور آپ بے سوچے سمجھے
مہارانی کو اٹھا لائے - جس نے سمجھایا - اس نے مار کھائی -
اب یہ نتیجہ ہوا کہ بھائی مرا - بیٹے مرے - لاکھوں بہادر خاک
پر سوئے - پھر بھی ہوش نہ سنبھالا - کہئے دیتی ہوں - کہ خریت
نہیں - آپ کو بیٹے کی موت سے خوشی ہوئی - میں بھی آپ کی
خوشی میں شریک ہوں - اسی لئے جاتی ہوں - کہ چتے پر
ساتھ جل کر آپ کو اور خوش کر دوں - رامچندر جی آپ کی
طرح دھرم کے دشمن نہیں - کیا وہ پرائی استری کو قید کر کے آپ
کی طرح دھرم کے گلے پر چھری پھیریں گے ؟

راون میگھ ناد کے مرنے ہی تو اتنی گستاخ ہو گئی ہے - اٹھ جا سامنے
سے منہ نہ دکھا -

(راون کا منہ پھیرنا)

سلوچنا - آپ اطمینان رکھیں - اب منہ نہ دکھاؤنگی - اسی کو منہ دکھاؤنگی
جو میرا منہ دیکھتا رہا ہے -

سین چوتھا - جنگل جھونپڑی

ہنومان ہے

دعا دست قوی کو خنجر فولاد دیتا ہے
فن جنگ آوری کی کوس نصرت وافیا ہے
نشانہ تاک کر مارا شگم اندر جیت کو ایسا
زباں سے تیر لچھمن کو مبارک باد دیتا ہے
برائے مغفرت کفار کو یوں تھی خونریزی
سزا جیسے کوئی شاگرد کو استاد دیتا ہے

بھبیکھن - مہاراج معلوم ہوتا ہے - کہ سلوچنا آ رہی ہے -
رام چندر - خوشی سے آنے دو وہ بڑی پتی برتا ہے -
بھبیکھن - لیجئے وہ آ گئی

سلوچنا کا آنا

گانا

رام چندر - کہاں آئی ہے تو نول نار - سراگھار مکھ پر دکھ سے جل کی بہت
دھار تر کی ہیں - کر کی چوریاں ساری - کون قلق سے الک چھوٹی
ورگ جل ڈھلک پلک پر جھلکت - بن کرت ڈھاڑیں مار

سلوچنا - مہاراج میں اپنا جنم سپھل کرنے آئی ہوں - آپ دیوان پتی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

مکتی دی - مجھ پر بھی کرپا درشٹی چاہیئے - کہ مکتی ہو جاوے آپ
انا تھوں کے ناتھ ہیں - انا تھ پر دیا کیجیئے -

رام چندر - تو کیا چاہتی ہے ؟

گانا

سلوچنا - پربھو پد میں دیکھن آئی - سوہت - موہت - صورت مورت
جگ بیچ چھائی - پربھو تائی
دین دکھی ہوں کرپا کیجیئے - سیس پر نیم کا موہے دیجیئے - جائے
ستی ہوں یہ جش لیجیئے - پاؤں پڑت ہوں رگھورائی -

رام چندر - مجھے تیرے پتی برت پر رحم آتا ہے - کہ تو تیرے پتی کو زندہ کر
دوں -

(نارد کا آنا)

نارد - ہیں - ہیں - مہاراج - کہیں ایسا نہ کر بیٹھیئے گا - اگر اب کے میگھ ناد
جی اٹھا تو دنیا کا خاتمہ کر دے گا -

سلوچنا - نارد جی آپ کیوں مہاراج کو سمجھاویں - یہاں خود منظور نہیں -
کہ پران پتی جیئیں - ایسی مبارک ہاتھ مکتی حاصل ہوتے ہوئے
کوئی بیوقوف بھی زندگی پسند نہ کرے گا - مہاراج آپ میرے
پران ناتھ کے مرنے کا کچھ رنج نہ کریں - نہ زندہ کرنے کی فکر
صرف پتی کا سر عطا فرما دیں -

رام چندر - سلوچنا تم دھن ہو - استری دھرم میں تمہارا بھی نام رہے گا -
مگر تم ستی ہونے کو کہتی ہو - ستی ہونے کے تم میں لکھشن
بھی ہیں - میں یقین کروں - جب تمہارے پتی کا سر ہنس
دے -

سلوچنا - (سر کو زانو پر رکھ کر)
پران پتی کچھ سنا مہاراج جی کیا فرماتے ہیں - اگر میں سچ مچ
پتی برتا ہوں تو ذرا ہنس دے کہ ذرا بات رہ جائے

(سر کا نہ ہنسنا)

نارد - دیکھو سر نہیں ہنسا - بس تمہارے پتی کو تمہاری اتنی
ہی محبت -

سلوچنا - یا تو کوئی بات پٹ نہ ہونے دیتے تھے - یا آج بھری محفل
میں ہنسی کرا رہے ہو - واہ ایسے شور بیر ایسے بلوان اندر نام سے
کانپتا رہا میری بات ہمیشہ اونچی رہی - آج چپ سادھی ہے -
بھلا ذرا تو مسکرا دو - میں بھی تمہارے ساتھ چلنے کو بیٹھی
ہوں -

نارد - واہ واہ اسی پتی برت دھرم پرستی ہونے کی جرأت کی تھی -

سلوچنا - گھبرائیے نہیں - ابھی دکھائے دیتی ہوں - کہ استری دھرم
کیا ہے - (سر کو ہلا کر) پران ناتھ کیا سوتے ہی رہو گے - ذرا
بولو کس نے تمہیں ایسا سلا دیا - کہ آنکھیں بھی نہیں کھلتیں -
افسوس کہ تم لڑائی میں ہار گئے اور ہارتے وقت مجھے نہ یاد کیا
کہ اپنے پتا سیں جے سے کہہ کر تمہاری جان بچاتی -

(سر کا بولنا)

سر کی آواز - بس اتنی دیر میں ایک بات کہی - اری پران پیاری جس کے
بھروسے پر تو پھولتی ہے - اُسی نے تو مجھے مارا ہے - تو بدھ کس
سے لیتی - لچھمن جی تیرے پتا شیش جی کا اوتار ہیں - وہ نہ ہوتے
تو مجھے کون مار سکتا تھا - لے بس اب رخصت -

رام چندر - سلوچنا تیرا پتی برت دھرم دھینہ ہے - تیری ستی کی پدوی
نامناسب نہیں جا اور اپنے دھرم کو نباہ -

(سلوچنا کا جانا)

بھبیکھن - مہاراج لڑائی کو تین ماہ ہو گئے - لچھمن جی کا بھی بُرا حال
ہو چکا ہے - ہر لڑائی میں لہو کی ندیاں بہ گئیں - مگر آپ نے اب
تک توجہ نہ کی -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سگریو۔ سچ مچ مہاراج آپ کو تو جیسے اپنی فوج کے کٹنے کا غم ہی نہیں راون ہزاروں شور بیر کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ چکا۔ کیا آپ اُس وقت نشانہ چت کرینگے۔ جب ساری فوج کٹ جاوے گی۔

رام چندر۔ آپ لوگوں کی شکایت ٹھیک ہے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں مگر سوچ لیجئے۔ کہ مجھے بھی کچھ خیال ہی ہے۔ تب راون پر تیر نہیں چلاتا۔

بھبیکھن آخر وہ کیا یہ تو کچھ آپ نے انوکھی سی بات کہی

سگریو۔ میں مہاراج کے مطلب کو کچھ نہیں سمجھا۔

رام چندر۔ بس اتنی ہی تو کسر ہے۔ کہ راون نے تپ کیا تھا۔ تو مہادیو نے بردان دیا تھا۔ کہ اے راون سر کیا چیز ہیں۔ جتنے پھول تم نے چڑھائے ہیں۔ ضرورت کے وقت اتنے ہی سر تجھ کو مل جاویں گے دوسری بات یہ ہے کہ راون کی ناف میں امرت ہے۔ اس سبب سے اس کا مرنا مشکل ہے۔ ہاں اگر اس کے دل سے کسی وقت سیتا جی کا دھیان دور ہو تو مار لینا کچھ بات نہیں۔ بس اتنی ہی سوچ بچار ہے۔

بھبیکھن۔ مہاراج راون کے دل سے سیتا جی کا دھیان ہٹانا مشکل ہی کیا ہے۔ تیروں کی بچھاڑ کیجئے۔ وار پہ وار کیجئے۔ جب اپنی جان پر پڑے گی۔ تو کیسا سیتا جی کا خیال اور کیسی سیتا جی کی یاد۔ دم دبانے اور جی چرانے کی فکر ہو گی۔ اس وقت ناف پر ایسا نشانہ لگائیے گا۔ کہ نہ امرت رہے نہ بس کی گانٹھ۔

رام چندر (مسکرا کر) خیر جو مرضی۔ کل کی کل پر۔

سین پانچواں۔ کٹ جنگل

راون ؎

اے رام سنبھل جاؤ کہ سر پر اجل آئی
شمشیر قضا میان سے باہر نکل آئی
چٹکی میں نہ لو تیر کمان ہاتھ سے رکھ دو
ڈرتا ہوں کہیں موج نہ کھا جائے کلائی

رام چندر سب جھکتے ہیں جس پر وہ قدم آتے ہیں دیکھو
رگھونس کے میدان میں علم آتے ہیں دیکھو
لنکیش خبردار۔ خبردار۔ خبردار
ہم آتے ہیں ہم آتے ہیں ہم آتے ہیں دیکھو

راون تلواروں کے ہونٹوں پہ میرے خوف سے دم ہے
قدموں پہ ادب سے میرے سر گرز کا خم ہے
میدان میں آئے ہو تو لکھ رکھو سر رام
تلوار کے اک وار میں سر سب کا قلم ہے

رام چندر جو تیغ بہ کف ہوں اُنہیں شمشیر سے ماروں
جتنے ہوں کماندار انہیں تیر سے ماروں
پھر رکھوں تجھے جنم کے چکر میں کہ دوں مکت
توقیر سے لوں جان کہ تحقیر سے ماروں

راون بندر جو مقابل ہوں تو انگلی پہ نچاؤں
ریچھوں کو لڑائی کا تماشا میں دکھاؤں
سیدھا کروں مجھ سے جو حریفو نکے اڑیں بان
تیور آ کے گریں سو جو تیوری میں چڑھاؤں

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

رام چندر لنکیش بتا میں تجھے کس شان سے ماروں
ٹھکراؤں کہ زخمی کروں یا جان سے ماروں
تلوار مچلتی ہے کہ میں کاٹوں سر اس کا
کہتی ہے کمان وہ نہیں میں بان سے ماروں

(لڑائی ہونا۔ راون کا زخمی ہو کر گرنا،
رگانا)

راون کھُل گئی آنکھیں کچھ ایسا تیر مارا رام نے
بش کی مورت لگی پھرنے نظر کے سامنے
جانئے موت اس کو یا کہئے دوامی زندگی
مکت کامژدہ سنایا موت کے پیغام نے
دستگیری عمر بھر کی جن کی اُف رے انقلاب
کوئی ہاتھ اس وقت ان میں سے نہ آیا تھامنے
وقت مغرب آفتاب زندگی روشن ہؤا
اختر تقدیر چمکایا سواد شام نے
تین جنموں سے جو چکر تھا ملی اس سے نجات
خوبئے قسمت دکھائی گردش ایام نے

نثر

آج میرا جنم سپھل ہؤا۔ آج موت میرے لئے دوامی زندگی ہوئی۔ سنکاوک کے سراپ سے میں راچھسوں کی جون میں آیا تھا۔ مگر آج سمجھا کہ بڑی خوش قسمتی سے یہ چولا پایا تھا۔ اے رام چندر آنند کند آپ انترجامی ہیں۔ ہر ایک کے دل کی بات جانتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس چولے سے چھٹکارا پانے ہی کے لئے یہ ساری کرتوت کی تھی۔

میں جانتا تھا۔ اب ایسی مبارک موت کا ملنا دوبھر ہے۔ اسی لئے میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے تمام بھائی بند رَن میں آپ کے ہاتھ سے کٹوا ڈالے۔ اب میں آپ کے چرنوں کے درشن کر کے اس دنیا کو چھوڑتا ہوں۔ جو ذرا بھی پائدار نہیں۔ جس میں مال و دولت کو قرار نہیں۔ جس میں اپنے ہاتھ پاؤں کا اعتبار نہیں جس میں چند روزہ بھی بہار نہیں۔ اے دنیا والو۔ اے مال و دولت پر پھولنے والو۔ اے زور و طاقت پر گھمنڈ کرنے والو۔ آج وہ راون رخصت ہو رہا ہے۔ جس کی طاقتیں آپ سے چھپی نہیں۔ ویدشاستر جاننے والوں میں آج تک راون سے بڑھ کر نہ کوئی ہؤا ہے نہ ہو گا۔ طاقتوروں میں راون ہی وہ شخص تھا جس نے کیلاش کی چولیں ہلا دیں۔ تپسویوں میں بھی راون ہی ایک مرد تھا جس نے اپنے سر کاٹ کر مہادیو جی کو چڑھا دیئے۔ راجاؤں میں راون ہی تھا جس سے راجہ اندر کی بھی روح لرزتی تھی۔ راون کو ایشور نے وہ قدرت دی تھی کہ چاند سورج اشارے میں چلتے تھے۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ پرتھوی۔ آکاش۔ گویا مٹھی میں رہتے تھے۔ راون ہی وہ خوش نصیب تھا جسکو برہما برن اندر کے محلوں سے سونے کی لنکا نصیب تھی۔ راون ہی وہ پرتاپی چکرورتی اور آکاش پاتال جیتنے والا جیو تھا۔ جس نے راکھش کے چولے میں بھی سالکشات پرمیشور کو بیر بھاؤ کی بھگتی سے اپنے سامنے کھینچ بلایا۔ مگر آج وہی راون ہے۔ جو بیکسی کی حالت میں زمین پر چولا چھوڑنے اور دم توڑنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اسی راون کو ایک لاکھ بیٹوں سوا لاکھ نواسوں میں سے کوئی رونے والا آگ دینے والا بھی نہیں۔ جو ہاتھ پاؤں پرتھوی آکاش کو ہلانے والے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

تھے - وہ سُن پڑے ہیں - صرف زبان میں کچھ جان باقی ہے۔
وہ بھی اس واسطے کہ بیر بھاؤ سے اس پر سریرام چندر
کا نام رہا تھا - ہائے آج تک میں نے جو کچھ دیکھا - وہ
خواب ہی نکلا - اے دنیا والو میری زندگی اور موت سے
عبرت کا سبق سیکھو -

رام چندر جی - لکھشمن جاؤ راون کو ڈھارس دو - اس وقت وہ بے
بس اور بے کس ہے - آج اس کا کوئی درد دُکھ سننے والا نہیں
اگر اس کی طبیعت درست ہو تو کچھ راج نیت پوچھ لینا -

لچھمن جی - بہت اچھا مہاراج

(لچھمن جی کا راون کے پاس جانا)

لچھمن - بھائی صاحب آپ کی حالت پر سخت افسوس کرتے ہیں - اگر تکلیف
نہ ہو تو راج نیت کی کچھ رمز بیان فرمایئے - کہ ہماری یادداشت
میں آپ کی یادگار رہے -

راون - میرے پران نکل رہے ہیں سریرام چندر جی کو راج نیت کی
پڑی ہے - جایئے کہئے - کہ دو جنم آپ کے ڈھونڈھنے میں
گذر گئے - مگر پتہ نہ لگا - اب بیر بھاؤ کی بھگتی سے وہ ہتھے
چڑھ گئے - اب بھی منہ چھپائیں - تو بس سمجھ لوں گا - کہ جس
طرح دنیا میں کوئی اپنا نہیں ویسا ہی نرلوک میں بھی
اگر مہاراج راج نیت سننا چاہتے ہیں تو آخری وقت خود
درشن دیں -

(رام چندر جی کا آنا)

رام چندر - کیوں مزاج کا کیا حال ہے - آپ کو اس حالت میں دیکھ کر مجھے
سخت رنج ہوا -

راون - مہاراج راون نے اسی دن کے لئے بیر مول لیا تھا - یہی تو ہوس
تھی - کہ کسی طرح مکتی ہو - مہاراج آپ دھنیہ ہیں - آپ کی

مہما اُپار ہے - آپ سے بڑھ کر نرلوک میں کوئی دوسرا نہیں۔
میں اپنی ہی بیتی کہتا ہوں - اور اس وقت ہاتھ مل مل کر پچھتاتا
ہوں - کہ ہائے ساری عمر آج کل آج کل کرتے بیت گئی -
اور کچھ بھی نہ کر پایا - سنئے مہاراج ایک دن جم لوک کی طرف سے
گذرا - تو وہ درد ناک چیخیں سنائی دیں - کہ کلیجہ پھٹ گیا - دل پر
سخت چوٹ لگی - اسی وقت دل میں ٹھان لی - ایسے نرک کو
کھود کھود کر پھینک دینا چاہیئے - جس سے جانوں پر ایسے عذاب
ہیں - میں چاہتا تو اسی وقت نرک کا نام و نشان نہ رکھتا - مگر
گھر کی یاد آگئی - لنکا میں چلا آیا - اور آج کل آج کل کرتے
یہ حالت ہو گئی - کہ اس ہوس کو دل میں لئے ہوئے دنیا سے
چلا جاتا ہوں - پھر خیال آیا کہ سارے سمندر تو شیریں اور
لنکا ہی کا سمندر کھاری یہ کیا اندھیر ہے - اسی وقت تہیہ کر لیا
کہ اسے بھی شیریں کر دوں - مگر آج کل آج کل نے اپنا ہی
خاتمہ کر دیا - تیسری دفعہ سوچا کہ وشوکرما نے بیکنٹھ بنایا -
اور بہت خوب بنایا - مگر وہاں جانے کی اجازت صرف انہیں
کو ہے جو دان پُن جپ تپ کرتے ہیں - اوروں کا گذر نہیں
مجھے ایسے لوگوں پر بڑا ترس آیا اور اسی وقت ارادہ کیا -
کہ وشوکرما کو بلا کر یہیں بیکنٹھ بنا دوں - جس میں پاپی
اور پُن آتما دونوں بے کھٹکے جا سکیں - تلووں سے لگی تھی -
دل اُمنگوں پر تھا - مگر یہ وقت آگیا کہ آجکل آجکل نے ذرا
سا کام پُورا نہ ہونے دیا - یہ تین باتیں تو آپ سُن چکے -
اب اور سنئے کہ پاپ کے لئے کیسی جلدی آلس دُور ہو جاتا
ہے - لکھشمن جی نے سروپ نکھا کی ناک کاٹی - تو وہ میرے پاس روتی
پیٹتی دوڑی چلی آئی - میں کھانا کھانے بیٹھا ہوا تھا - اُس
نے سب حال سنایا - اور سیتا جی کو اڑا لانے کی

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

دکھا دوں تو جو کہدے آہ کی تاثیر کیسی ہے
نہ آتی ہے اجل آتے نہ ہیں جی جان کے مالک
نہیں آتا سمجھ میں کچھ میری تقدیر کیسی ہے
مصیبت میں الم میں رنج و غم میں دیکھتے آکر
بسی ہے دل میں جو وہ نور کی تصویر کیسی ہے
مہینے تین گذرے کشت و خون کی جنگ جوئی کو
میں حیراں ہوں حصول فتح میں تاخیر کیسی ہے
دلاسا تھا تفکر میں تردد ہے تشفی میں
نہ جانے آپ کی قدرت سری رگھوبیر کیسی ہے

نثر

آہ دس مہینے دس برس ہو گئے۔ ہائے کیسے نصیب سو گئے۔ پہلے جدائی ہی کا غم تھا۔ اب لڑائی کا بھی الم ہے۔ پیشتر ایک ہی ستم تھا۔ اب دوسرا ستم ہے۔ لچھمن جی کی غش نے آنکھوں سے آنسو بہائے۔ ناگ پھانس نے چھکے چھڑائے۔ ایشر مناتے مناتے کنبھ کرن کا دھڑکا گیا۔ میگھ ناد راون کے کلیجہ میں غم کی آگ بھڑکا گیا۔ مگر پھر بھی بے حیا کی رسی دراز ہے۔ وہ طاقت کا زعم اسی دل گردے پر ناز ہے۔ تین مہینے گنتے گنتے کٹے ہیں۔ دونوں دل میدان میں ڈٹے ہیں۔ سری رام چندر جی کے بان نہ جانے کیا کر رہے ہیں۔ راون کے مارنے سے کیوں ڈر رہے ہیں۔ آج دھنش کو کیا ہو گیا۔ فتح کا پاؤں کہاں سو گیا۔ ایشور اب صبر کا یارا نہیں۔ رام کے بغیر گذارہ نہیں۔ ترحم کی نظر کر۔ لڑائی جلد سر کر۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

چلئے یاد ہوئی ہے۔ آپ کو ہنومان جی جو کچھ کہہ گئے تھے
آج سچ ہوا۔

سیتا جی۔ ایشور تیرا ہزار بار شکر۔ آج بدن میں جان آئی۔ تقدیر نے
فتح کی خوشخبری سنائی۔

ے

تیری رحمتوں کا چشمہ ناپیدا کنار ہے
تیری ہی جنس نظر سے ڈوبتے ہوؤں کا بیڑا پار ہے
تیری قدرت نے دھبوں سے جلا دی ماہ کامل کو
زمیں سے بھی بڑا سورج دکھایا آنکھ کے تل کو

سین دوم۔ جنگل جھونپڑی

(سیتا جی کا آنا)

لچھمن۔ (قدموں پر گر کر) اہو بھاگ انہی قدموں پہ سر جھکانے کو دل
ترس رہا تھا۔

سیتا جی۔ (اٹھا کر) تم مجھ ابھاگی کے کیوں پاؤں چھونے ہو۔ ہائے
میرے واسطے پیارے لچھمن جی کو کیسے کیسے دکھ اٹھانے
پڑے۔ کیسی صورت اتر گئی۔

لچھمن۔ آج آپ کے چرن دیکھ لئے۔ سب کشٹ بھاگ گئے۔ جہاں
آپ ہوں پھر کشٹ کہاں

سیتا جی۔ مہاراج کے چرنوں کو پرنام ہے۔ میرے لئے ان کمل
چرنوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔

(رام چندر کا خاموش رہنا)

گانا

ترجٹا۔ خزاں کو نہیں ہے دائم چمن میں قرار۔ ایک دن آتی ہے بہار
پھرتی ہے ہوا گلزار کی۔ خزاں . . . . . .
رحمت ہوتی نہیں ہے حاصل بے زحمت زنہار۔
نیش کے بعد ہے نوش کی لذت۔ پھولوں سے پہلے ہے خار کی
سوچ فضول ہے آپ کی بھول ہے رکھئے استقلال
چھٹے ہوگی دشمن کی۔ جے رام لچھمن کی۔ پرلے پلست کمار کی۔

نثر

مہارانی جی بس مار لیا۔ اب کیا ہے میدان صاف۔ بازی
ہمارے ہاتھ۔ ابھی ابھی کوئی آپ کے لینے کے لئے آتا
ہوگا۔

گانا

سیتا جی۔ نہیں آتا نہیں آتا میرے دل کو قرار نہیں آتا
موت آئے تو آجائے کوئی میرا غمخوار نہیں آتا
میں کس کو دکھاؤں جو کچھ درد و دکھ ہے
مجھ سے چرہ الم کا ستم کا اتارا نہیں آتا

(مہابیر کا آنا)

گانا

مہابیر لنکیشر کی جان نکلی۔ لڑائی میں تن سے۔ بدن سے۔ زن
سے۔ رشن سے۔

کرو ٹھیک اوسان۔ نہ ہو اتنا پریشان
کرو جلد بسمان۔ ملنے کو راون دمن سے

ترجٹا۔ مہارانی کی جے فتح مبارک۔ راون ختم۔ راکشس قتل

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

"تلک کر چکا ہوں۔ تم جا کر راج سنگھاسن پر بٹھلاؤ۔

لچھمن۔ بہت اچھا مہاراج جو آگیا۔

سین تیسرا دیوان خانہ

گانا

لچھمن۔ خزاں گذری بہار ہر سو ہے چھائی۔ مبارک بلبلو فصل گل آئی۔
نشاط و عیش سے مسرور ہو کر۔ شب غم دل سے ہے سب نے بھلائی
دکھ دور ہوا کا فور ہوا آزار سبھی یک بار!
لڑ کر مر کر تڑپ تڑپ سکھ پایا ہے سکھ پایا ہے
دکھ دور ہوا کا فور ہوا آزار سبھی یک بار
زمانہ رنج کا گذرا خوشی کا آیا ہے!
سرور عیش نے سب پچھلا غم بھلایا ہے
نظر میں نقشہ چین و امن سمایا ہے۔
کہ ملتا بھگت بھبیکھن کا سر پہ سایا ہے

لڑ کر مر کر تڑپ . . . . . .

لچھمن جی۔ لنکا نواسیو میں آپ سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور میں شریمن مہاراجہ رام چندر جی کی طرف سے یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کے لئے امن کے دروازے کھل گئے۔ آپ کو مہاراجہ بھبیکھن ایسے دھرم وان اور ایشور بھگت کا سایہ نصیب ہوا۔ میں اس وقت بھبیکھن جی کا راج تلک کر کے آپ کو ایسے مبارک سایہ میں جگہ دیتا ہوں۔ کہ آپ کو پچھلی باتیں خواب کی مانند معلوم ہوں گی اور کچھ اور ہی آنند

سوامی جی آج مندبھاگی داسی کے بھاگ اُودھے ہوئے ہیں۔ پھر بھی کرپا درشٹی کیوں نہیں ہوتی۔ کیا میرا اپرادھ یاد آگیا۔ جس کے سبب سے آپ کو اتنے کشٹ سہنے پڑے۔ آہا میں سمجھ گئی۔ آپ کو میری طرف سے اور خیال ہے۔ لیجئے میں آپ کا شک مٹائے دیتی ہوں۔

(آگ میں پرویش کرنا)

درباری۔ جے بولو سیتا مہارانی کی۔

رام چندر۔ ہیں۔ تم آگئیں۔ بڑا انتظار دکھایا۔ آؤ آؤ۔ بیٹھو۔ اف اوہ دس مہینے دس جگ کے برابر ہو گئے۔ آج کا دن مبارک ہے شکر ہے کہ مصیبتوں کا خاتمہ ہوا۔

(لچھمن جی سے)

لچھمن جی بھرت جی انتظار میں ہونگے۔ صرف دو دن چودہ برس میں باقی ہیں۔ اگر ایک پل کی بھی دیر ہو گئی۔ تو بھائی بھرت پران تیاگ دیں گے۔ اس سے ٹھیک وقت پر پہنچنا چاہیئے۔ میں بھبیکھن کو راج گدی پر بٹھلا دوں اور پھر یہاں سے روانہ ہو جاؤں۔

بھبیکھن۔ سری رگھوکل سن جانکی جیون۔ آج ہم لوگوں کی زندگی سپھل ہوئی۔ مہارانی جی سب کو آپ کا درس پرس مبارک اب اپنے سیوک پر بھی دیا ہو۔ لنکا نواسی درشن کے ابھلاشی ہیں۔

رام چندر۔ ابھی چودہ برس میں دو دن باقی ہیں۔ میں شہر میں نہیں جا سکتا ہاں لچھمن جی کو لے جاؤ۔ شکر ہے کہ ایشور نے لنکاپت کہنے کی لاج رکھ لی۔

(لچھمن جی سے)

بھائی جاؤ۔ لنکا کی سیر کر آؤ۔ بھبیکھن جی کو میں راج

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

آئے گا - آیئے بھبیکھن جی سنگھاسن پر براجیئے -

(راج تلک کرنا)

بھبیکھن - آج مجھے راج سنگھاسن کے ملنے کی خوشی نہیں - خوشی ہے تو یہ کہ ساری دنیا پر بھگوان سریرام چندر جی کی سرن میں جانے والے کی مہما ظاہر ہوگئی - اگر بھائی راون اسی طرح سرن میں جاتے - تو کال کیا چیز ہے - مہاپرلے بھی اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکتی - آپ سب جانتے ہیں کہ بھائی کے خون کا جوش کیسا ہوتا ہے - مجھ پر جو صدمہ ہوا ہے - میں کلیجہ چیر کر نہیں دکھا سکتا - مگر دو جنم کے بعد اس جنم میں ان کی تمنا ہوئی - یہی ایک بات ہے - جو دل کو صبر دینے والی ہے - بھگوان سریرام چندر جی کے احسانوں سے ہم کبھی اُرن نہیں ہو سکتے - جنھوں نے تمام پاپیوں کا اُدھار کر دیا - اب میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے دھرم سمندھی اُستاہوں کا زمانہ آگیا - اور سری رام چندر جی کی فتح کے پھریرے نے اکاش تک دھرم دُھجا پہنچا دی - ایک بار سب سجن پرش بولیں

جانکی رمن رگھوکل نبس من - اور رگھوکل سمن سری لکھشمن جی کی جے -

گانا

درباری - راج پایا - تاج سہایا - کاج بن آیا - آج سپھل جنم ہوا کا لعدم الم ہوا - علاج غم ہوا -

زنگ نشاط آج ہے - رونق تخت و تاج ہے - اندر کا گرو راج ہے -

شان بڑھی - آن بڑھی - رام کا کیا کرم ہوا -

لچھمن - بجرنگ بلی ! بھائی بھرت انتظار میں ہوں گے - ایسا نہ ہو کہ ایک آدھ دن کی بھول میں وہ کچھ اور کا اور کر بیٹھیں - ذرا جلدی جاؤ - اور ان کو خبر کر دو کہ بن باسی رام تمہاری بھگتی کے وش میں چودہ برس کاٹ کر گھر آرہا ہے -

سین چوتھا - سمند

بھرت - آج کون دن - کون تتھ - بھائی سریرام چندر اب تک نہیں آئے - چودہ برس میں صرف دو دن باقی رہ گئے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھرت کو اپنے دل سے بھلا دیا - اجودھیا باسیوں کی طرف سے نظر پھیر لی - اچھا وہ بڑے ہیں بزرگ ہیں - اُن کی یہی مرضی ہے کہ بھرت شریر چھوڑ دے تو کچھ پرواہ نہیں - آخر ایک دن یہ ڈھانچا سواہ ہی ہوگا اگر رام نام کے رٹتے ہوئے دیہہ تیاگنا پڑے - تو اس سے بڑھکر اور کون بات ہے - میں کل تک راہ دیکھتا ہوں - پھر اپنا بچن نباہوں گا - چتا ہوگی - اور میں - میں ہوں گا - اور بھڑکتے ہوئے شعلے - ہائے - بھائی رام چندر کیا بھرت ایسا بدنصیب ہے - کہ جان دیتے وقت بھی آپ کے چرنوں کے درشنوں کی ہوس دل میں لئے چلا جائے گا - ہائے -

مہابنیر کا آنا

گانا

مہابنیر - سیتا جیون آتے ہیں - آتے ہیں - آتے ہیں - دھرم کے پتا کے

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

لہراتے ہیں.

بھرت کرو تو بیان پران جیون ہیں کہاں

مہابنیر - آگئیں قریب ہی جھنڈیاں نشان کی
سنئے غل ہے آج ستیا پت جے لکھن جانکی
چلئے کیجئے محنت سوار تھ - سوامی ہنومان کی

بھرت - بجرنگ بلی جی - جی چاہتا ہے - کہ تمہارا منہ موتیوں سے بھردوں
اس وقت تم نے اپنی زبان سے گویا - مجھے امرت پلایا - اس
وقت جو کچھ مانگو تم کو دوں -

مہابنیر - دنیا میں بھگوان سری رام چندر جی کے چرنوں کی بھگتی سے
بڑھکر اور کوئی چیز ہو - تو بیشک آپ دیں میں ضرور لوں گا -
اس کے سوا آپ نے کوئی چیز اور سوچی ہو - تو سیوک کو لینے
میں کیا عذر -

بھرت - نہیں نہیں - اس وقت کچھ ضرور مانگو - میری اچھیا ہے کہ تم
کو کچھ دوں -

مہابنیر - اگر آپ کی یہی مرضی ہے - تو بس اشیرباد دیجئے کہ جنم جنمانت
اس چولے کو بھگوان رام چندر آنند کند کی بھگتی سے جنم سپھل
اور آپ کے چرنوں کی پریت سے کام رہے -

بھرت تتھاستو - تتھاستو - تتھاستو -

مہابنیر - تو اب پھر میں واپس جاتا ہوں - آگیا دیجئے -

بھرت - دیکھو ہنومان جی دیر نہ ہو جلدی لانا میں بھی چرنوں کے درشنوں
کو پہنچتا ہوں -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

سین پانچواں - راستہ

(رام چندر و بھرت کا ملنا)

بھرت - بھرت آج سمجھا - کہ زندگی میں کوئی غیر معمولی خوشی کا بھی دن ہوتا ہے -

اس وقت بھرت کو معلوم ہوا - کہ بزرگوں کا سایہ تمام مصیبتوں کو ایک دم سے دور کرنے کی قدرت رکھتا ہے - چودہ برس تھے یا چودہ جگ جدائی کی زندگی تھی - یا جوانی کی موت - مگر آج قدم چھوتے ہی پریم کے آنسوؤں نے دل کے سب رنج و غم دھو بہائے - لنکا کی فتح کی مبارکباد دوں رونق افروزی اجودھیا کی تہنیت پیش کروں - قسمت کو سراہوں اظہار مسرت کروں - ایک زبان سے ممکن نہیں - بھرت خوش نصیب ہے - جس نے اُن چرنوں کی دھوون سے ماتھے پر تلک لگانے کا فخر حاصل کیا - جن کے دابنے سے سری لکھشمن جی مہارانی سب جگت کی ماتاؤں سے سرفراز ہیں - جن کے چرنامرت نے سری پرماوتی گنگا کو وہ فضیلت بخشی کہ آج بھاگیرتھی مائی کے ایک بوند پانی سے انسان بھوساگر سے پار اتر جاتا ہے -

رام چندر جی - تم نے میرے لئے راج پاٹ چھوڑ دیا - میری یاد میں ہر وقت مصروف رہے - میری کھڑاؤں کو تو نے تاج سے زیادہ عزت بخشی - کہاں تک سعادت مندی کی تعریف کروں - ایشور تمہیں تمہارے نیک خیالوں کی برکت دے -

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

(ستروہن کو گلے لگا کر)

کیا اسی بھولی صورت کے دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی تھیں۔
میرے پیارے بھائیوں کے منہ میرے غم میں کیسے چھوٹے ہو گئے ہیں۔ اب چہرہ بشاش کرو۔ میں آ گیا۔

(کوشلیا کے قدم چھو کر)

رام چندر جنم داتا ماتا آپ کی دعا سے میں ماتا کیکئی کی آگیا پالن کر آیا۔ دھرم کا پرتاپ دیکھئے۔ چودہ برس کیسی جلدی گذر گئے۔

کوشلیا۔ رام چندر دھن ہو۔ تمہاری کیرتی تمہارا جش آج دنیا میں پھیل رہا ہے۔ تمہاری بدولت میں بھی بھاگوانوں میں شمار کی جاؤں گی۔ ایشور جس کو اولاد دے تمہیں ایسی (لچھمن جی سے) میرے پیارے ایشور گواہ ہے کہ مجھے تمہاری سب سے زیادہ یاد آتی تھی۔ تم نے اپنے سچے پریم بھاؤ سے وہ پدوی حاصل کی کوشش کے اُتارہی کے لائق تھی۔

سُمترا۔ (رام چندر سے) آؤ پیارے تم نے بہت راہ دکھائی۔ کل سے گھڑی گھڑی گنتے گذری۔ میں تم کو دھرم پرتگیا پوری کرنے کی شاباش دیتی ہوں (لچھمن سے) بیٹا جگ جگ جیو۔ تم نے میرا جنم سپھل کیا۔

رام چندر۔ (کیکئی سے) ماتا جی آپ کی دعا سے میں آپ کے چرنوں میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے دھرم کا راستہ بتا کر مجھے وہ عزت بخشی کہ دیوتا تک میری تعظیم اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

کیکئی۔ خوش رہو عمر بڑھے۔ (لچھمن جی سے) پھولو۔ پھلو بیٹا۔

بھرت (ستروہن سے) ماتا آج رنواس کی قسمت جاگی۔ ایک آپ کے بغیر محلوں میں جیسے کبھی چراغ ہی نہ روشن ہوا تھا۔ آپ کی آمد آمد سنتے ہی اجودھیا چوٹھی کی دولھن بن گئی باغ ہرے بھرے ہو گئے۔ کل تک سب درخت سوکھے کھڑے تھے۔ آج جسکو دیکھئے پھلوں پھولوں سے لدا ہے۔ ایشور تیرا ہزار ہزار شکر۔ چودہ برس کی مصیبتیں پل مارتے کاٹ دیں۔ پلک جھپکتے آنند ہی آنند ہو گیا۔

سیتا جی۔ میرے دھنیہ بھاگ کہ سب ماتاؤں کے پردار کو اس وقت آنند میں مگن دیکھتی ہوں۔ آج کی خوشی کے سامنے چودہ برس کی مصیبتیں خیال میں بھی نہیں آتیں۔ ایشور اس ہری بھری پھلواری کو ہمیشہ پھلا پھولا رکھے۔ جس کی بہار دیکھ دیکھ کر میں بھی آنکھیں ہری کرتی ہوں۔

بھرت۔ (لچھمن جی سے) پیارے لچھمن تم بڑے خوش نصیب ہو۔ تم نے چودہ برس کی خدمت سے جو اعزاز حاصل کیا۔ تمہارا ہی حصہ ہے۔

ستروہن۔ تمہاری لیاقتوں نے تمہیں وہ رتبہ دیا کہ دیوتا تک تمہارے قدموں پر سر جھکاتے ہیں۔

لچھمن۔ میں تو کسی قابل نہ تھا۔ نہ ہوں۔ ہاں ہری رگھوناتھ جی کی مہربانی اور آپ کی برکت سے قدموں کے ساتھ رہ آیا۔ البتہ آپ نے بھگتی کا ایسا بناہ کیا۔ کہ دیوتاؤں کے بھی جی چھوٹ گئے۔

گانا

کورس۔ جے بھرت شترو ہن لچھمن رام ۔ جے سیتا جنک کماری کی
پھول کیسو رت کھل کھل کے ۔ خوش ہیں گلے سب مل مل کے
غنچے شگفتہ ہیں دل کے ۔ شاد ہیں خاص و عام
شیشۂ فرقت چور ہوا ۔ رنج جدائی دور ہوا
درد الم کافور ہوا ۔ غمگین دل مسرور ہوا
جگ میں عالم نور ہوا ۔ مٹ گئے سب آلام

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

پر زانو نہ کرتا ہوں - اور اس چھتر کے زیر سایہ سر پر تاج رکھتا ہوں
مورث اعلےٰ مہاراجہ پرتھو نے ایجاد کر کے قوم کو چھتری کے
خطاب سے جسے شہرت دی - سری لکشمن جی میری قوت بازو
ہیں جنھوں نے ہر موقع پر اپنی لیاقت و سعادت کا پورا ثبوت دیا۔
میں ان کو بڑی خوشی سے یوراج کا منصب جلیلہ عطا کرتا ہوں -
بھرت جی نے بھی میری رفاقت کا کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا میرا فرض
ہے کہ میں انہیں اپنی طرف سے انتظام ملک داری کے اختیارات
دوں - میں دعا کرتا ہوں کہ اپنے پیارے بھائیوں کی قوت بازو
سے پوری طاقت حاصل کر کے عدل و گستری و رعایا پروری کے
فرائض بخوبی ادا کرنے میں کامیاب ہوں - اور ماتاؤں کی
خدمت گذاری گرو کی فرمانبرداری اور دھرم کی پابندی
سے نیک نام رہوں -

گانا

کورس اسراری رام - بلدھاری رام - سب جگ کے ہتکاری رام
ہر بھگتوں کے رکھواری رام - اسراری . . . . .
سکھ کاری رام - دکھ ہاری رام - واری واری رام - بلہاری
رام -

ہو گل و زر میں شاخ و شجر میں - برگ ثمر میں - مہر و قمر میں
واہ واہ واہ وا -
یہاں تمہیں تمہیں - وہاں تمہیں تمہیں - سایہ ہے تمہاری چھائی
ساری رام - اسراری -

ڈراپ

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri

D-112 - Done

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri